بسم اللہ الرحمن الرحیم

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

العطایا الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ

مصنفہ

مفتی دار العلوم غوثیہ نعیمیہ و شیخ الحدیث

صاحبزادہ اقتدار احمد خان نعیمی قادری بدایونی

ناشر: نعیمی کتب خانہ گجرات

مفتی احمد یار خان روڈ، گجرات۔ پاکستان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

مجموعہ

العطایا الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ

سنہ ۱۳۹۶ھ و ۱۹۷۶ء

جلد پنجم

مصنفہ

مفتی دار العلوم غوثیہ نعیمیہ و شیخ الحدیث

صاحبزادہ اقتدار احمد خان نعیمی قادری بدایونی

ملنے کا پتہ نعیمی کتب خانہ گجرات

marfat.com

Marfat.com

تنبیہ جملہ حقوق بحق مفتی اقتدار احمد خان محفوظ ہیں

نام کتاب	العطایا الاحمدیہ فی فتاویٰ نعیمیہ (جلد پنجم)
مصنف	صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی
ناشر	نعیمی کتب خانہ مفتی احمد یار خان روڈ، گجرات
تعداد	گیارہ سو

تقسیم کار

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا گنج بخش روڈ، لاہور۔فون:۔7221953

فیکس:۔7238010

marfat.com
Marfat.com

۷۸۶
۹۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرعی اسلامی فتویٰ

قانونِ شریعت کے مطابق سیدزادی کا نکاح غیر سید نیک متقی معظم باوقار باکردار اونچے خاندانی عالم مرد سے سیّدہ کے وَلی قریبی کی اجازت اور رضا سے جائز ہے۔

فاروقِ اعظمؓ کا نکاح سیدہ اُمِ کلثومؓ بنتِ مولیٰ علیؓ سے ہونا ثابت ہے۔ تفضیلی شیعہ رافضی اور تبرائی شیعہ اس نکاح ہونے کے منکر ہیں

کتبہٗ
مفتیِ اسلام صاحبزادہ اقتدار احمد خان نعیمی قادری بدایونی۔ گجرات پاکستان

ملنے کا پتہ
نعیمی کتب خانہ گجرات پنجاب پاکستان

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پہلا فتویٰ

سیدزادی کا نکاح غیر سید مرد سے جائز ہونے یا نہ ہونے کا مکمل مدلل بیان

اسلام میں کفو کی قسمیں

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلے میں کہ ہمارے علاقے حویلیاں ضلع ہزارہ پاکستان میں تفضیلی شیعوں کا ایک گروہ کہتا ہے کہ سیدزادی کا نکاح غیر سید مرد سے ہرگز ہرگز جائز نہیں بلکہ حرام قطعی ہے یہ نکاح باطل خاوند بیوی کی صحبت ناجائز اولاد غلط، کوئی والی وارث باپ دادا بھی اپنی رضا سے یہ نکاح اپنی بیٹی کا غیر سید مرد سے نہیں کر سکتا کیونکہ اس میں سیدزادی کی ذلت اور دنیا بھر کے سادات کی توہین ہے ہاں اگر ساری دنیا کے سید راضی ہوں تب اُس ایک سیدزادی کا غیر سید سے نکاح جائز ہو سکتا ہے۔ یعنی سیدہ کا باپ پوری دنیا کے سیدوں کو راضی کرے پھر غیر سید سے اپنی بیٹی بیاہ سکتا ہے۔ اگرچہ مرد قریشی خاندان سے ہو، پوری دنیا کے سید حضرات اپنی بیٹیوں کا نکاح سوائے سید لڑکوں کے کسی سے بھی نہیں کر سکتے، اگر سید لڑکے کا رشتہ نہ ملے تو خواہ سیدزادی بوڑھی ہو کر مر جائے مگر غیر سید اُس کا خاوند ہرگز نہیں بن سکتا، سیدزادہ اگرچہ نیک ہو یا فاسق فاجر یا بدعقیدہ شیعہ ہو یا سُنّی، بلکہ سیدزادہ اگر فاسق فاجر بدمعاش بدقماش یا بدعقیدہ بھی ہو۔ تب بھی غیر سید متقی مسلمان بلکہ غوث و قطب عالم فقیہ سے افضل ہے کیونکہ نبی کریم کی اولاد ہے، یہاں تک کہ موجودہ ہر سید کا درجہ غیر سید صحابی سے بھی زیادہ ہے یہ حویلیاں کے رافضی شیعہ یہاں تک کہتے ہیں کہ ابولہب اگرچہ کافر تھا مگر اس کا بھی احترام اس لیے کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ نبی کریم کا چچا اور قرابت دار تھا، ہمارے سلف صالحین نے تَبَّتْ یَدَا۔ والی سورۃ اپنی نمازوں تلاوتوں میں پڑھنی چھوڑ دی تھی کہ اس میں ابولہب کی توہین کی گئی ہے اس سورت کو پڑھنے سے نبی کریم کو تکلیف ہوتی ہے، نیز یہ فرقہ کہتا ہے

marfat.com
Marfat.com

کہ ابولہب کا درجہ امیر معاویہ سے زیادہ ہے، یہ فرقہ امیر معاویہ کو کافر کہتا ہے (معاذ اللہ) یہاں تک کہتا ہے سیدوں کو امتی کہنا بھی گناہ ہے کیونکہ یہ عام مسلمانوں کا لقب ہے، ان کی شان وعظمت کے لیے یہ لفظ گھٹیا ہے۔ سادات کا درجہ قریشیوں عرشیوں سے بلند ہے اسی وجہ سے کوئی بھی غیر سید شخص سیدزادی کا کفو اور برابری کا رشتے دار نہیں ہو سکتا، ہاں البتہ سیدزادہ ہر عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔ چند ماہ پیشتر میرے پاس جو بلیاں کے ایک سید صاحب آئے تھے اُن کی روائیداد حسبِ ذیل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ان کی تین جوان بیٹیاں ہیں مگر کسی شریف سید گھرانے کا رشتہ نہیں ملتا، وہ خود صحیح العقیدہ حنفی سنی متبع سنت باشرع نیک عابد زاہد تہجد گزار ہیں اور گھر کا ماحول بھی بہت پاکیزہ ہے سب بچیاں تہجد اور نفلی عبادت تلاوت کے پابند ہیں، گھر کی مستورات سختی سے پردہ نشین ہیں ویسے تو سادات سے بستیاں بھری ہوئی ہیں مگر حنفی سنی قادری یا چشتی نقشبندی، پاکیزہ خصلت والا پابند صوم وصلوٰۃ رشتہ اب تقریباً کہیں کوئی مشکل سے ہی ملتا ہے۔ بہت سے رشتے آئے مگر پاکیزہ صحیح العقیدہ نیک متقی رشتہ نہیں آیا کوئی سید آوارہ ہے تو کوئی داڑھی منڈا تماشہ باز اور لڑاکا قاتل اور تبرائی شیعہ ہے کوئی تفضیلی شیعہ، بے نمازی بے روزہ خراب سادات کی اکثریت ہے ایسے بدقماش اور جواری خاوند کے ساتھ ایک نہایت پاکیزہ نیک نمازی باپردہ سیدھی سادی سیدزادی کا گزارہ کیسے ہو سکتا ہے یا ہر وقت جان کا خطرہ یا ہر وقت لڑائی کا خطرہ یا عزت وآبرو کا خطرہ، جو رشتہ آتا ہے وہ نیکی کے معیار پر پورا نہیں اترتا۔ اور میں خود چونکہ بیٹیوں والا ہوں لہٰذا خود تلاش رشتے کے لیے جا نہیں سکتا ورنہ لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید ان کی بیٹیوں میں نقص ہے جو یہ خود رشتے تلاش کرتے پھر رہے ہیں کوئی ان کا رشتہ مانگنے نہیں آتا۔ ایک سید گھرانے کا رشتہ آیا تھا ہم نے اسے پسند بھی کر لیا مگر انہوں نے اتنا بڑا جہیز مانگا اور وہ وہ چیزیں مانگیں جو ہماری پہنچ سے بھی باہر تھیں اور شرعاً بھی ہم اس کو ممنوع سمجھتے ہیں۔ بعد میں یہ بھی پتہ لگا کہ وہ تفضیلی شیعہ ہیں، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سخت دشمن اور تبرائی، اور کتوں کے لڑانے والے شرطیں لگانے والے، گھر میں بھی کوئی خاص شرعی پابندی نظر نہیں آئی جگہ جگہ فوٹو تصویریں لگی ہوئیں۔ میرے پیر ومرشد سید محمد حسین شاہ صاحب علی پور شریف والے جو حیدر آباد دکن میں رہتے تھے امیرِ ملت پیر قبلہ سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند ارجمند رحمۃ اللہ تعالیٰ

marfat.com
Marfat.com

علیہ فرمایا کرتے تھے کہ سچا سید کبھی بدمعاش فاسق وفاجر اور بدعقیدہ نہیں ہوسکتا نہ تفضیلی شیعہ رافضی ہو کر نہ تبرائی شیعہ رافضی ہو کر۔ جو سید فاسق وفاجر بے نمازی بدمعاش قاتل ڈاکو چور ہو یا تفضیلی شیعہ وتبرائی شیعہ ہو سمجھ لو یہ جھوٹا بناوٹی سید ہے اگرچہ کوئی شخص [illegible] بنا ہو مگر مذکورہ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ان کو ایک شخص ہیں جو سید خاندان سے تو نہیں ہیں ایک زمیندار چوہدری خاندان ہے دوسرا پٹھان خاندان ہے لیکن دونوں خاندان نہایت پاکیزہ نیک پابندِ صوم صلوٰۃ اور پابندِ شریعت ہیں لڑکے بھی نیک باشرع حنفی سنّی متشرع چہرہ خوب صورت خوب سیرت ایک گھرانہ حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب محدّثِ علی پوری علیہ الرحمۃ سے بیعت ہے اور پٹھان گھرانہ بریلی شریف سے بیعت ہے، پٹھان لڑکا عالمِ دین بھی ہے، بچے اور میرے گھر والی کو بچّوں بچیوں کو بھی یہ رشتہ پسند ہے۔ ان دونوں لڑکوں اور خاندانوں کی علاقہ میں بہت عزت اور تعظیم ہے لڑکے تو بہت ہی شریف ہیں اور عاجز مسکین ملنسار ہیں، دونوں خاندان مالی اعتبار سے بھی مخیر ہیں۔ ایک زمیندار ہے اور پٹھان لوگ تجارت پیشہ ہیں، فی الحال کپڑے کا وسیع کاروبار ہے، گھر میں ہر چھوٹا بڑا مرد عورت نمازی ہے، غرضکہ ہر طرح صحیح العقیدہ اور باعزت لوگ ہیں، میں چاہتا ہوں کہ میری دونوں بیٹیوں کا رشتہ یہاں ان گھرانوں میں ہو جائے مگر میرے علاقے محلیاں کے یہ تفضیلی شیعہ اس نکاح کو باطل اور حرام کہتے ہیں۔ اور معاذ اللہ بہت بری بڑی شرمناک باتیں بناتے ہیں کہتے ہیں کہ اس میں سیدزادی کی ذلت ہے یہ ہیں تو چند لوگ ہی مگر شور بہت ڈالا ہوا ہے۔ ظاہراً سنی بنے ہوئے ہیں مگر ان کا ہر کام شیعوں جیسا ہے اور خود کو محبتِ اہل بیت اور شیعانِ علی بھی کہتے ہیں، یہ شاہ صاحب ایک ماہ پیشتر میرے پاس ڈھوک کشمیریاں راولپنڈی تشریف لائے اور اپنی پریشانی سنا کر مجھ سے شرعی مسئلہ پوچھا میں یہاں اس علاقہ میں امام اور خطیب ہوں میں نے اس وقت ان کو مشورہ دیا تھا کہ تم گولڑے شریف سے فتویٰ منگواؤ۔ انہوں نے گولڑے شریف خط لکھا اور اپنی یہ ساری پریشانی بھی لکھ کر بھیجی تھی پندرہ دن بعد وہاں سے واپسی جواب وہاں کے امام مسجد صاحب نے ایک ستّر صفحات کا چھپا ہوا کتابچہ فوٹو سٹیٹ کرا کر بھیجا جس کا نام ہے۔ تعارفِ مفتیانِ گولڑہ شریف۔ اس رسالچی میں تیئیس ۲۳ فتاوے در

marfat.com
Marfat.com

ایک چوبیسواں ۲۴ نمبر روزنامہ اخبار ذوالفقار لکھنو کا ایک مضمون ہے۔ اس میں پہلا فتویٰ خود حضرتِ اعلیٰ پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ قبلہ کا ہے جو فتاویٰ مہریہ سے نقل شدہ ہے اور آخری فتویٰ خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے، جو گولڑے شریف کے پیر خانے سیال شریف سے جاری ہوا، میرے اپنے ذاتی علمی خیال میں مسلکِ حنفی کے مطابق صرف پہلا فتویٰ اور آخری سیالوی فتویٰ ہے۔ باقی تمام فتوے شرعاً غلط معلوم ہوتے ہیں کیونکہ پیر مہر علی شاہ صاحب حضورِ گولڑوی کے فتوے کے بھی خلاف ہیں اور سیالوی فتوے کے بھی اور مسلکِ حنفی کے بھی زیادہ تر فتاویٰ میں حویلیاں کے ہی ایک شاہ صاحب کے مسلک و تحریر کا سہارا پکڑا گیا ہے کسی حنفی فقہ کی معتبر و مشہور کتاب کا کوئی حوالہ نہیں، اس کے بعد میں سوچ رہا تھا کہ کہاں سے مدلّل و مضبوط فتویٰ منگوایا جائے کہ ایک دن ایک مدرسے میں جانے کا اتفاق وہاں آپ کا فتاویٰ تین حصوں میں دیکھنے کا موقعہ ملا پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا کہ اتنا مضبوط فتاویٰ اتنے کثیر دلائل اور عجیب و غریب تحقیق و تفتیش، اور ہر ایک ایک فتوے میں اتنی محنت کہ کمال کر دیا، اس سے پہلے ایسا عظیم الشان فتاویٰ میری نظر سے نہیں گزرا واقعی آپ نے فتویٰ لکھنے کا حق ادا کر دیا اور ایک مفتیِ اسلام کی شان بتا دی۔ یہی وہ فتوٰی ہیں جن کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا مؤدبانہ گزارش ہے کہ ہمیں بھی اسی شان کا ایک فتویٰ سیدزادی کے نکاح کے متعلق مندرجہ بالا جات حالات کی کیفیت کے حل کے لیے عطا فرمایا جائے میری یہ تحریر استفتا سمجھی جائے۔ شاہ صاحب کی طرف سے بھی یہی استفتا ہے اُن کے اور میری دستخطوں کے ساتھ جوابی لفافے کے ہمراہ یہ خط آپ کو بھیجا جا رہا ہے اور ساتھ ہی گولڑے شریف سے آیا ہوا وہ کتابچہ بھی بھیج رہا ہوں۔ اس کا تردیدی یا تائیدی جواب بھی ہم کو عطا فرمایا جائے، ہم انشاء اللہ تعالیٰ سب حضرات اُس پر ہی عمل کریں گے فقط والسّلام۔ بَیِّنُوا تُوجَرُوا۔

دستخط سائل سید نصیب علی شاہ حنفی سنّی نقشبندی، حویلیاں ضلع ہزارہ پاکستان

دستخط۔ مُرسلہ منجانب مولوی مہربان خاں کوٹلوی مال خطیب جامع مسجد ڈھوک کشمیریاں۔

۱۹/۵/۹۴

marfat.com
Marfat.com

بعونِ العلّامِ الوہّاب

الجواب

محترم مکرم حضرت شاہ صاحب اور حضرت علامہ خطیب صاحب آپ کے تمام کاغذات وصول ہوئے اور استفتاء کی ترتیب پڑھنے کے بعد یہ شرعی فتویٰ اسلام قرآن اور احادیث مقدسہ اور فقہ حنفی کے مطابق تحریر کیا جا رہا ہے۔ گولڑوی کتابچہ کا جوابِ تردیدی بھی بحمدہ تعالیٰ عنقریب دیا جا رہا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اس فتوئے شرعیہ کے حکم سے مذکورہ فی السوال کیفیات کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کو مکمل اجازت دی جاتی ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کا نکاح ان دونوں سید گھرانوں میں فوراً کر دیں جن کا تذکرہ آپ نے سوال میں فرمایا ہے یہ اجازت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کی طرف سے ہے۔ آپ اپنی بیٹیوں کے وَلیِ اَقرب ہیں اور آپ کی عاقلہ بالغہ بیٹیاں بھی اس نکاح سے راضی ہیں آپ بھی خوش اور مطمئن ہیں، نیز جو کیفیات اور پاکیزہ حالات آپ نے اُن دونوں گھرانوں کے بتائے ہیں اُس اعتبار سے وہ لوگ شریعتِ اسلامیہ کے فرمودات سے آپ کے حسبی کفو ہیں اور بحکم قرآنی حسبی کفو زیادہ مضبوط ہوتا ہے نسبی کفو سے۔ لہٰذا جہلاءِ جیلیاں اور حمقاءِ تفضیلی شیعوں کو شور مچانے دو اِن کے لغو شور و غوغا کی پرواہ نہ کرو، اِن کی ہر بات باطل ہے اور باطل کا کام ہی شور مچانا ہے یہ لوگ اگرچہ اِس مسئلے پر ہزاروں کتابیں لکھتے رہیں۔ قلم گھسلتے اور صفحات سیاہ کرتے رہیں مگر حقیقت کو جھٹلا نہیں سکتے۔ کیونکہ ان کا ہر نظریہ قرآنِ مجید حدیث پاک اور فقہ حنفی کے خلاف ہے۔ قرآن عظیم اور حدیث مبین سے ہر مسلمان شخص مرد و عورت کے دو قسم کے کفو ہیں۔ پہلا کفو نسبی اور دوسرا کفو حسبی۔ مگر حسبی کفو کو نسبی کفو پر فوقیت ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا کے کسی بھی دین نے عورت کی اتنی حفاظت نہیں کی جتنی مضبوط و دائمی ایک مسلمان عورت کی ہر روپ میں اسلام نے حفاظت فرمائی عورت خواہ ماں کے روپ میں ہو یا بیٹی کے یا بہن کے یا بیوی کے روپ میں۔ یہودیت نے امیر و غریب کا فرق کر کے عورت کو ذلیل کیا۔ عیسائیت نے کالے و گورے کا فرق کر کے عورت کو ذلیل کیا۔ ہندو مت نے اونچی نیچی ذات کا فرق کر کے عورت کو ذلیل کیا۔ اور اِن سب دینوں کے اس امتیازی سلوک میں سب سے زیادہ بیوی کو ذلت ملی، کبھی جہیز کا مسئلہ کھڑا کر کے بیوی

marfat.com
Marfat.com

کو ذلیل کیا گیا، کہیں حق مہر کا نام ونشان مٹا کر بیوی اور بیوی کے والیان کو ذلیل کیا، حالانکہ کثرتِ جہیز بیوی کی ذلت ہے اور کثرتِ حق مہر اس صنفِ نازک کی عزت ہے۔ اسلام سے پہلے بیوی کی حیثیت ایک جانور سے زیادہ نہیں سمجھی جاتی تھی بلکہ عورت کا وجود ہی حقیر شمار کیا جاتا تھا۔ آج بھی عالمِ کفر میں بیوی کی یہی حیثیت ہے۔ خاوند اور اُس کے لواحقین کی نگاہ میں دولت کی عزت زیادہ بیوی کے مقابل۔ مگر اسلام نے دنیا میں تشریف لاکر۔ اس پُرانی کفریاتی رواج اور ذلتوں کو ختم کیا اسلام نے ہی فرمایا کہ اے مسلمانوں تم میں آج سے کالے گورے امیر غریب اور نیچے اونچے کا کوئی فرق نہیں۔ اور یہ بات صرف عجمیوں کے لیے ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے تاقیامت تمام مسلمان مرد و عورت عربی عجمی سیّد غیر سید کے لیے ایک جیسا قانون ہے۔ کسی کو کسی پر غرور و تکبر کرنے کا حق نہیں۔ تبلیغِ نبوی کی کیا عظیم الشان غرور توڑ تعلیم ہے کہ سیّد سیدوں کو فرمایا۔ خبردار اپنی سیادت پر شیطانی غرور نہ کرنا، کیونکہ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ اور غیر سیّدوں کو فرمایا کہ خبردار اپنی چوہدراہٹ دولت تجارت ثروت، حکومت پر غرور نہ کرنا تم کچھ بھی ہو یا کچھ بھی بن جاؤ۔ قُوْمُوْا لِسَیِّدِکُمْ۔ سادات کے احترام کے لیے اپنی عزت کی کرسیاں چھوڑ کر کھڑے ہو جاؤ۔ ظاہراً تو یہ چند کلماتِ طیبات کسی خاص موقع کے لیے ارشاد فرمائے گئے لیکن حقیقتاً تاقیامت پورے عالمِ اسلام کے لیے اصلاحِ معاشرے کی تعلیم عظیم ہے ان پر عمل کر کے پورا اسلامی معاشرہ اسلامی تہذیب آداب کا نقشہ پیش کر سکتا ہے اسی اسلامی تعلیم کو بھلا کر اور کافرانہ ہندوانہ رسمیں و طریقے اپنا کر مسلمانوں نے ظلم و تعدّی کا جال پھیلا رکھا ہے۔ لفظ آقا بھی عربی لفظ ہے اور سیّد بھی مگر زبانِ علم و حکمت نے آقا نہ فرمایا۔ نہ قُوْمُوْا لِاٰقَاکُمْ نہ آقَاءُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ۔ فرمایا کیونکہ جانتے تھے کہ آقائیت کا وجود دنیا سے ناپید اور ختم ہونے والا ہے مگر سید و سادات تا ابد سدا بہار ہیں اور اِن کی تعظیم بحکمِ قرآنی جزوِ ایمانی ہے۔ لیکن غرور و تکبر ہر سید غیر سید مومن مسلمان کے لیے ایمان سوز زہر قاتل ہے۔ عالمِ انسانیت میں ہر انسان کو اسلام نے بہترین تحفظ عطا فرمایا مردوں کو بھی عورتوں کو بھی مگر چونکہ عورتیں صنفِ نازک ہیں بعض موقعوں پر یہ اپنے خاندانوں اور اپنے گھروں میں بھی غیر محفوظ ہو جاتی ہیں، کبھی جان کا خطرہ کبھی عزت و آبرو کا خطرہ کبھی ایمان کا خطرہ اس لیے اسلام نے مسلمان عورت کی حفاظت کے لیے خاصہ مضبوط انتظام و اہتمام فرمایا ہے، ان خطرات سے بیوی سب

marfat.com
Marfat.com

میں زیادہ مبتلا ہوتی ہے اور ظالم فاسق لالچی تنگ مزاج، شادی ند اور اسی قسم کے سسرالیوں کے ہاتھوں مظلوم بیوی ظلم کا شکار ہو جاتی ہے۔ اسلام میں کفو کا مسئلہ اور کفو کی تقسیم، غیر کفو سے عورت کو بچانا، والی وارث کی حاکمیت کو عورت پر قائم فرمانا حق مہر کا مسئلہ اور زیادہ سے زیادہ حق مہر دلوانا، جہیز کی رسم وغیرہ کو ختم کرنا، اور تفویضِ طلاق کے قوانین یہ سب کچھ مسلمان عورت کے تحفظ اور حفاظت کے ظلم و تکبر و لالچ کو توڑنے کے لیے ہی ہیں۔ مگر نادان اور دنیا ساز و مغرور مسلمان ان کو سمجھتے نہیں۔ سوال مذکورہ میں تفضیلی شیعہ روافض کی اسی طرح کی ساختہ نادانیاں نقل کی گئی ہیں اور سب محض جہالت، کور چشمی، اوندھی عقل اور گمراہی ہیں۔ پہلی نادانی یہ کہ سیّدزادی کا غیر سیّد مرد سے قطعاً نکاح جائز نہیں بلکہ باطل و حرام ہے یہاں تک کہ قریشی مرد سے بھی نا جائز، دوسری نادانی یہ کہ لڑکی سیّدزادی اگرچہ عاقلہ بالغہ ہو اور غیر سیّد نیک مرد سے نکاح پر راضی ہو اس کے والی وارث بھی راضی ہوں تب بھی نکاح جائز نہیں ہاں تمام دنیا کے سیّد لوگ اگر راضی ہوں تب نکاح جائز ہے یہ نظریات سب غلط اور ضلالتِ ابلیسی اور سیّدزادی پر ظلم ہے اس لیے کہ اسلام قرآن اور واقعاتِ احادیث کے خلاف ان شیعوں نے اپنا یہ عقیدہ سراسر اسلام کے خلاف بنا لیا ہے۔ بلکہ ان کے تمام اقوال و اعمال ہی خود ساختہ غیر شرعی ہیں، ذاتی ایجادات ہیں۔ زمانۂ نبوی سے ایسے نکاح ہوتے چلے آئے ہیں بے شمار سیّدزادیاں غیر سیّد بزرگوں ولیوں عالموں کے نکاح میں رہیں۔ جیسا کہ ہم مندرجہ ذیل دلائل میں ثابت کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ، یہ کہنا بھی حماقت ہے کہ ساری دنیا کے سیّد راضی ہوں تب غیر سیّد سے نکاح جائز ورنہ نہیں، کیونکہ اسلام نے صرف قریبی ولی کی رضا مندی شرط لگائی ہے، اور صرف سیّدوں کے لیے ہی نہیں بلکہ ہر مسلمان کے لیے تاقیامت اور یہ کہنا بھی غلط ہے کہ غیر سیّد سے نکاح میں سیّدزادی کی ذلت ہے اگر ایسا ہوتا تو اسلام یعنی قرآن و حدیث میں سیّدزادیوں کے لیے علیحدہ صاف الفاظ میں قانون کفو بنا دیا جاتا، حالانکہ ایسا خصوصی کوئی قانون موجود نہیں نہ قرآن مجید میں نہ حدیثِ پاک میں نہ فقہ ائمہ اربعہ میں۔ اسلام کی تعلیم و تبلیغ کے مطابق شریعت مطہرہ کے فرمودات کی حد میں رہ کر جو نکاح کیا جائے وہ تو خاوند بیوی کی عزت و عظمت اور وقار کا باعث ہے نہ کہ ذلت و رسوائی کا قرآن مجید فرماتا ہے هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (سورۃ بقرہ آیت ۱۸۷) اے

marfat.com
Marfat.com

مسلمان خاوند و تمہاری بیویاں تمہارے لیے عزت کا لباس ہیں اور تم اُن کے لیے عزت کا لباس ہو اسلام قرآن تو ہر خاوند بیوی کو بذریعہ شرعی نکاح عزت کا مقام دے رہا ہے۔ مگر یہ ظالم بد نصیب تفضیلی شیعہ کون سی عزت ڈھونڈتے پھر رہے ہیں دنیا اور آخرت کی جتنی بھی عزتیں ہیں وہ اسلامی اصول و شرائع میں ہیں ان سے ہٹ کر اپنے ڈیڑھ اینٹ کے گھروندے میں عزتیں بانٹتے پھرنا وساوسِ شیطانی اور تلبیسی ابلیس کے سوا کچھ نہیں، کیا یہ دنیوی عزت کم ہے ایک سیدزادی نیک پاک باوفا متقی مسلمان غیر سید بادشاہ کی بیوی بن کر پورے ملک کی ملکہ بنے جس پر حکمرانی کرے یا ایک معظم متقی نیک پاک مومن مسلمان زمیندار چوہدری اپنے علاقہ کا سردار پانچ وقت کا نمازی با حیثیت غیر سید مرد سے، مجبور مظلوم سیدزادی کا نکاح کر دیا جائے تاکہ وہ انتہائی احترام و عزت کے ساتھ زندگی گزار سکے یا معاشرے میں اونچے معزز و معظم خاندان کے نیک متقی مومن مسلمان عالم باعمل فقیہ پٹھان قبیلے کے نوجوان باادب بااخلاق مرد سے کسی سیدزادی کا نکاح کر دیا جائے تاکہ گھر کی چار دیواری میں باپردہ باعزت ہم مسلک صحیح العقیدہ شخص کے ساتھ اپنی خاندانی وجاہت و سیادت کے ساتھ عزت گزار سکے۔ کیونکہ بفرمانِ الٰہی صرف علماءِ اسلامی ہی خوف خدا رکھنے والے اور سب کی عزت پہچاننے والے ہیں۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (سورۃ فاطر آیت ۲۸) اور میرا مشاہدہ ہے کہ جن غیر سیدوں کے گھروں میں سیدزادی بیاہ کر آئی ہیں وہ ہی لوگ اپنی بیویوں بہوؤں کی صحیح عزت کرتے ہیں سیدزادیاں وہاں انتہائی عزت و احترام سے رکھی جاتی ہیں انہی غیر سید سسرال والوں میں سیدزادی بہو، بیوی کی صحیح اور حق سادات کے مطابق عزت ہوتی ہے اور اُنہی گھروں میں اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ کا سچا نقشہ نظر آتا ہے۔ ہمارے علاقے یوپی انڈیا میں اکثر نیک شریف سنی سادات گھرانوں نے اپنے خاندان کے بدقماش و بدعقیدہ سیدوں سے اپنی اور اپنی بیٹیوں کی جان و عزت بچا کر نیک متقی سنی معظم و معزز اونچے خاندان صاحبِ وقار و حیثیت گھرانوں کے علما فقہا کو اپنی بیٹیاں بیاہی ہوئی ہیں، سارا سسرال یہاں تک کہ ساس اور سسر بھی اُس کی عزت کرتے ہیں صرف اس لیے کہ یہ سیدزادی ہے ہمارے گھر کا چراغ اور قبر و حشر کی روشنی ہے، بھلا یہ عزت کسی سیدزادی کو فاسق و فاجر بدعقیدہ ظالم لالچی بددماغ سید خاوند اور اُس کے گھرانے سے مل سکتی ہے۔ اِن عقل کے اندھوں تفضیلی شیعوں کو کیا معلوم کہ اگر کوئی نیک شریف مومن مسلمان متقی عابدہ زاہدہ کو کسی فاسق فاجر

marfat.com
Marfat.com

بجز اس کے کوئی فائدہ نہیں یا وہ دیا جائے تو بیچاری سیدزادی اور اُس کے نیک شریف میکے والوں کی ساری عمر کتنی ذلت و خواری ہوتی ہے۔ یہ مجھے معلوم ہے کہ اس قسم کے نیک شریف بیٹیوں والے ایسے ہی کے ہاتھوں عذاب میں مبتلا ہیں۔ تعویذ و فتاوی کے لیے جب سیدزادیاں میرے پاس آتی ہیں تو سید خاندانوں کے ہاتھوں اذیت ناک حالات سنے نہیں جاتے اور پھر حیرت اس بات پر ہے کہ یہ نسبی کفو کی سخت پابندی صرف سیدزادی پر ہے، نہ سیدزادوں پر نہ کسی اور مشرقی مسلمان اونچی ذات کی قوم قبیلے اور معزز خاندان کے لڑکوں لڑکیوں پر یہ امتیازی تفریق وسلوک ان تفضیلی رافضیوں نے صرف بے چاری سیدزادیوں اور اُن کے مذکورہ فی السوال قسم کے والدین کے لیے بنا رکھے ہیں کہ سید لڑکا جہاں چاہے اونچی نیچی ذات میں جھک مارتا پھرے اس کو کھلی چھٹی ہے۔ ان حمقاء و جہلاء سے کوئی پوچھے کہ جب سید لڑکے غیر سیدوں میں اپنی من پسند کی شادیاں کرتے پھریں گے تو پھر سیدزادیوں کے رشتے سیدوں میں کہاں سے آئیں گے۔ تمہارے خودساختہ دین نے اس کا کیا حل سوچا ہے، اور پھر اگر سیدزادی کی اولاد کو غیر سید والا کا طعنہ پڑ سکتا ہے تو سید مرد کی اولاد کو بھی پنج قوم کی والدہ کا طعنہ پڑ سکتا ہے۔ یہ تفریق صرف انہی دیہاتی اَن پڑھ تفضیلی شیعوں نے اپنے بناوٹی دین و مذہب میں ہی بنائی ہے۔ اسلام میں ایسی کوئی ظالمانہ تفریق اور امتیازی سلوک کہیں ثابت نہیں ہے۔ اس ظالمانہ نظریے کا نام محبتِ اہل بیت رکھا ہے یہ محبت نہیں بلکہ سیدات اور شرفاءِ سادات پر ظلم ہے۔ یہ تفضیلی شیعہ محبتِ اہل بیت کی دعویداری میں اتنے اندھے ہو چکے ہیں کہ ابولہب کی تعریف کرتے ہیں اور اس کی مردودیت اور ملعونیت میں رب تعالیٰ نے جو سورۃ لہب نازل فرمائی اس سورۃ کے بھی گستاخ ہو گئے اور اللہ تعالیٰ پر معترض کہ اس نے یہ سورۃ کیوں نازل فرمائی اس سے نبی کریم کو دکھ پہنچتا ہے کہ اس میں اُن کے چچا ابولہب کی برائی اور ہلاکت بیان فرمائی معاذ اللہ، پھر کل آذر بت تراش کی تعریفیں شروع کر دینا کیونکہ وہ بھی ابراہیم علیہ السلام کا چچا ہی تھا، یہی وہ گمراہ لوگ ہیں جن کے بارے میں خود مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ و کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا۔ هَلَكَ فِيَّ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ۔ ترجمہ۔ ہلاک ہوتے رہیں گے جہنم کے اندر میرے بارے میں وہ محبت کرنے والے جو میری محبت میں شریعت کی حدیں توڑ گئے۔ سورۃ تَبَّتْ يَدَا کی گستاخی اور کلامِ الٰہی سے نفرت بیان کر کے اپنے کافر ہونے کا خود اظہار کر دیا۔ یہی تفضیلی شیعہ رافضی صرف اس لیے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ

marfat.com
Marfat.com

عنہ کو برا کہتے ہیں کہ انہوں نے مولیٰ علی سے جنگِ صفین کی تھی یہ میں صرف اس سوال کی تحریر سے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ اس سوال کے بعد تحقیق و تفتیش کرتے ہوئے میں نے بنظرِ خود اِن کی کتابوں میں یہ کفریہ عبارتیں پڑھی ہیں۔ حالانکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عظیم صحابی کاتبِ وحی اور معتمد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ مولانا روم ان کی تعریف کریں داتا صاحب اُن کا ذکر خیر فرمائیں علما فقہا ان کی خدماتِ اسلامیہ کو سراہیں، قاضی عیاض کی کتاب الشفا کی شرح نسیم الریاض جلد اوّل ص۱۰۰ پر ہے۔ وَمَنْ یَکُوْنُ یَطْعَنُ فِیْ مُعَاوِیَۃَ فَذٰلِکَ مِنْ کِلَابِ الْھَاوِیَۃِ۔ ترجمہ۔ جو بد بخت انسان حضرت معاویہ کو بُرا کہے وہ جہنم کے کتوں میں سے ہے۔ اسی طرح یہ کہنا کہ سیدوں کو اُمتی نہ کہو، کیونکہ یہ لفظ گھٹیا ہے، سیدوں کا درجہ غیر سیدوں قریشیوں سے زیادہ ہے یا یہ کہ تمام سیدوں کا درجہ غیر سید صحابی سے بھی زیادہ ہے اگرچہ سید فاسق فاجر یا بدعقیدہ بھی ہو غوث و قطب سے بھی اس کا درجہ بلند ہے یہ سب اقوال اُن کے ذاتی بنائے ہوئے خرافات و گمراہیاں ہیں۔ اسلام قرآن سے ان لغویات کا کوئی تعلق نہیں، ان ہی خود ساختہ فضائل ساوات کی بنیاد پر یہ کہتے ہیں کہ سید زادی کا کوئی غیر سید کفو نہیں، کفو کا معنی کرتے ہیں برابر اور ہم پلّہ یہ ترجمہ بھی ان کی جہالت اور کفریات میں سے ہے کیونکہ اسی ترجمہ کے بلبوتے پر وہ اہل بیت کو معاذ اللہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے برابر سمجھتے ہیں جیسا کہ ان کی کتبِ عقائد میں لکھا ہے۔ ان تمام خرافات لغویات ظلمیات کی وجہ سے ہی تبرائی شیعوں رافضیوں کو کافر کہا جاتا ہے اور تفضیلی شیعوں رافضیوں کو گمراہ کہا جاتا ہے۔ چنانچہ علامہ شرنبلالی اپنی کتاب تنبیر المقاصد شرح وھبانیہ کتاب السیر ص۳۰ پر فرماتے ہیں۔ اَلرَّافِضُ اِذَا سَبَّ اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَوْ لَعَنَھُمَا یَکُوْنُ کَافِرًا وَاِنْ فَضَّلَ عَلَیْھِمَا عَلِیًّا لَا یَکْفُرُ وَھُوَ مُبْتَدِعٌ۔ ترجمہ۔ رافضی شیعہ جب صدیق و فاروق پر تبرا بولے تو کافر ہے اور اگر صرف تفضیلی ہے اور صدیق و فاروق سے مولیٰ علی کو افضل مانے تو گمراہ ہے۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ اہل سنت ہیں۔ اور مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ۔ تبرائی شیعہ ہیں اور وَلَا الضَّآلِّیْنَ تفضیلی شیعہ اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی۔ (سورۃ شوریٰ آیت ۲۳) کا صحیح نقشہ صرف اہل سنت کے پاس ہے رافضیوں تفضیلیوں کی حُبِ اہل بیت تو جہنم کی ہلاکت ہے۔ آج دنیا میں محبانِ علی بنے

marfat.com
Marfat.com

بھرپور ظلم کا [illegible] سیدہ کریں مگر قیامت میں مولا علی کے ہاتھوں ہی یہ تفضیلی رافضی ذلیل و خوار ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ قرآن و حدیث نے اِن کے اسی ظلم کو توڑنے کے [illegible] حسبِ نسب کی آڑ میں سیدزادیوں پہ روا رکھا ہے۔ کفو کی دو قسمیں ہیں۔ پہلی قسم کفو نسبی دوسری قسم کفو حسبی یعنی حسبی۔ کفو کا معنیٰ ہے تعلق رشتے داری نسبی کفو میں خون کا تعلق ہے یہ کفو بچے کے پیدا ہوتے ہی شروع ہو جاتی ہے جو بھی بچہ کا بیٹا ہوا تو پیدا ہوتے ہی اُس کے خونی رشتے قبیلے والے اُس کے نسبی خاندانی کفو بن گئے یعنی کفو میں دو چیزیں شرط کفویت ہیں ۱ قومیت ۲ حرفت یعنی خاندانی پیشہ کفو کی قسم دوم حسبی اور حسبی کفو میں غیر نسبی تعلق دینی رشتے داری ضروری۔ حسبی کفو میں پانچ چیزیں شرطِ کفویت ہیں ۱ خاوند بیوی کا دین ایک ہو عقیدہ ایک ہو ۲ معاشرے میں معزز معظم ہو ۳ نیک سیرت متقی ہو ۴ عالم عاقل ہو ۵ خاوند غریب مسکین محتاج و قلاش نہ ہو بلکہ کم از کم اتنا کما سکتا ہو کہ بیوی کا حق مہر ادا کر سکے اور دونوں خاوند بیوی اپنے اِخراجات میں باعزت زندگی کی رہائش نان نفقہ پورے کر سکیں۔ سورۃ اِخلاص میں وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ کا معنیٰ بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی رشتے دار نہیں کفو کا یہ معنیٰ کرنا کہ فضیلت میں برابری اور پھر تفضیلی شیعوں کا یہ کہنا کہ مولا علی نبی کریم کے کفو ہیں اور پھر کہتے پھرنا کہ علی کرم اللہ وجہہٗ بالکل نبی کریم کے برابر اور اُن کی مثل ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ علی کو نبوت نہ ملی وہ بھی صرف اس لیے کہ نبی کریم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے معاذ اللہ یہ سب باتیں کفریہ ہیں۔ کفو کے سلسلے میں تفضیلی شیعوں کا موقف اور عقیدہ یہ ہے کہ فاطمی سیدزادی لڑکی کا نکاح غیر فاطمی سیدزادے کے علاوہ کسی اور دوسرے شخص سے جائز نہیں۔ اگرچہ وہ مرد ھاشمی ہو یا قریشی کے دس قبیلوں میں سے کسی قبیلے کا ہو یا اگرچہ عجمی النسل عالم فقیہہ نیک متقی مومن مسلمان معظم صاحبِ حیثیت باوجاہت ہو۔ اور اگرچہ غیر فاطمی شخص سے نکاح کرتے ہیں خود عاقلہ بالغہ سیدزادی بھی راضی ہو اور اُس کے ولی قریبی بھی راضی ہوں کتنی ہی مجبوری ہو سید لڑکے کا رشتہ ملے یا نہ ملے۔ لڑکی سیدزادی بے شک بے نکاحی محتاجی میں حقیرتی بوڑھی ہو کر مر جائے۔ اگر کسی غیر سید سے نکاح سیدزادی کا کسی بھی مجبوری کے تحت کیا یا کرایا گیا تو باطل اور وطی صحبت زنا ہو گی اور اولاد ناجائز ہو گی۔ سیدزادی کا خاوند صرف اور صرف سید لڑکا ہی ہو سکتا ہے اگرچہ وہ سید لڑکا جاہل فاسق فاجر قاتل ڈاکو یا

marfat.com
Marfat.com

ایا ہیچ قلاش اور بدعقیدہ ہی ہو، شیعوں رافضیوں کے پاس اپنے اس موقف اور خود ساختہ عقیدے پر کوئی بھی واضح دلیل نہیں نہ قولی نہ عملی، نہ عقلی نہ نقلی، نہ قرآن مجید سے نہ حدیث پاک سے نہ فقہ ائمہ اربعہ سے نہ متقدمین علما فقہا کے قول و عمل سے نہ متاخرین علما فقہا کے قول و عمل سے جو اُن کے اس مندرجہ بالا صرف سیدزادی کے لیے بنائے گئے عقیدے کو صاف صاف لفظوں میں ثابت کرے، جو گولڑوی رسالہ میرے پاس بھیجا گیا ہے اس میں بھی حضرت اعلیٰ پیر مہر علی شاہ صاحب کا فتویٰ صاف صاف ان تفضیلی شیعوں کے اس موقف کی تردید فرما رہا ہے۔ جیسا کہ ہم ابھی اگلی سطور میں اس رسالے کی مکمل تردید کرتے ہوئے بتائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ کفو کے مسئلے میں اہل سنت والجماعت کا مسلک و مذہب مندرجہ ذیل ہے۔

چنانچہ مسلکِ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہُ یہ ہے کہ مسلمان مومنہ متقیہ کے لیے صرف دین اور دیانت میں کفو ہونا ضروری ہے نسبی کفو ضروری نہیں۔ یعنی مسلمان متقیہ لڑکی کے لیے صرف ایسا خاوند ضروری ہے جو مومن مسلمان متقی صحیح العقیدہ دین اور دیانت والا ہو اور تمام مسلمان عورتوں کے لیے یہ ایک ہی قانون ہے خواہ لڑکی سیدزادی ہو یا غیر سیدہ چنانچہ فتاویٰ شامی جلد دوم ص ۳۲۵ پر ہے۔ خِلَافًا لِمَالِكٍ فِي اعْتِبَارِ الْكَفَاءَةِ وَالثَّوْرِي وَالْكَرْخِي وَجَصَّاصٍ مِنْ مَشَايِخِنَا لَمْ يَعْتَبِرُوا الْكَفَاءَةَ فِي النِّكَاحِ وَلَوْ لَمْ تَثْبُتْ عِنْدَهُمْ هٰذِهِ الرِّوَايَةُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ لَمَا اخْتَارُوهَا۔ ترجمہ نسبی کفو کے ضروری ہونے کا اعتبار کرنا مسلک امام مالک کے خلاف ہے اور علامہ ثوری اور علامہ کرخی اور علامہ جصاص جو ہمارے حنفی مشائخ میں سے ہیں وہ بھی کبھی نکاح میں نسبی کفو کا اعتبار نہ کرتے اگر امام اعظم ابوحنیفہ کی یہ روایت (نسبی کفو کے اعتبار والی) ان مشائخ کے نزدیک ثابت نہ ہو جاتی اور حاشیہ ترمذی جلد اوّل ص ۲۰۷ پر بحوالہ مجمع البحار ہے وَفِيهِ حُجَّةٌ عَلَى الْجُمْهُورِ فَإِنَّهُ يُرَاعِي الْكَفَاءَةَ فِي الدِّينِ فَقَط۔ ترجمہ اور امام مالک کے اس قول و مسلک میں جمہور کے خلاف دلیل ہے کیونکہ امام مالک صرف دینی کفائۃ کی رعایت اور اعتبار فرماتے ہیں اور قاضی خان فتاویٰ جلد اول ص ۳۲۹ پر ہے اَلْكَفَاءَةُ مُعْتَبَرَةٌ فِي النِّكَاحِ خِلَافًا لِمَالِكٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَسُفْيَانَ وَجَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔ ترجمہ:۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو نکاح میں نسبی کفائۃ معتبر ہے مگر امام مالک رحمہ کے خلاف اور

marfat.com
Marfat.com

[illegible] صحابہ کرام کی ایک جماعت کے بھی خلاف ہے یعنی وہ صرف حسبی نسبی
[illegible] کو ضروری سمجھتے ہیں۔ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا مسلک بھی یہی ہے
[illegible] کفو صرف نسبی نہیں مسلمانوں کے لیے اصل کفو اسلامی رشتے داری ہونا چاہیے
[illegible] کی عزت [illegible] دین اور دیانت میں ہے یہی اصل تحفظ ہے۔ چنانچہ
[illegible] اکثر الفقہاء [illegible] ہے۔ وَعِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ هِيَ مُعْتَبَرَةٌ فِي الْإِسْلَامِ
فَقَطْ۔ ترجمہ: امام شافعی رح اور امام احمد کے مسلک میں وہ کفاءۃ فقط اسلام ہونے
[illegible] مسلمان متقیہ عورت کا کفو ہوتا ہے جو نیک متقی مسلمان ہو۔ نسبوں
[illegible] قوم پرستی پیدا ہوتی ہے سب سے پہلے نسب و اصل پر شیطان
اور ابلیس نے غرور و تکبر کیا جیسا کہ سورۃ اعراف آیت ۱۲ میں ہے۔ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ
خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ۔ ترجمہ: ابلیس نے کہا اے اللہ میں اچھا ہوں
آدم سے کیونکہ مجھ کو تو نے آگ سے بنایا جو اعلیٰ نسب والی ہے اور اس کو تو نے حقیر
مٹی سے پیدا کیا۔ اس نسبی فخر کرنے کو رب تعالیٰ نے تکبر فرمایا، کہ ارشاد ہوا۔ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ
وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ۔ پھر زمانۂ جاہلیت میں اہل عرب نے یہ ابلیسی روش اختیار کی وہ
بھی اپنے نسب پر فخر کرتے رہے۔ چنانچہ فتاوی بحر الرائق جلد سوم ص۱۴۱ پر ہے وَإِنَّمَا
يَتَفَاخَرُونَ بِالنَّسَبِ۔ ترجمہ: زمانہ جاہلیت سے اہل عرب اپنے نسبوں پر فخر کرتے
چلے آ رہے ہیں۔ اسلام نے اس غرور سے مسلمانوں کو بچایا، فخر کا معنیٰ ہے غرور تکبر شیخی
حدیث پاک میں ارشاد مقدس ہے۔ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ۔ ترجمہ: میں تمام
انسانوں کا سردار بنایا گیا مگر مجھے اس پر غرور نہیں۔ نسب پر فخر غرور ہے اور غرور سے ظلم
نافرمانی۔ بدکرداری، بدعقیدگی جیسے مرض پیدا ہوتے ہیں اسی لیے ائمہ ثلاثہ نے فرمایا
کہ نکاح میں نسبی کفویت اتنی زیادہ ضروری نہیں جتنی دینی ایمانی اخلاقی شرافت دیانت وجاہت
ضروری اور اہم ہے لہٰذا ہر مسلمان کو بیٹیوں کے لیے اہلِ ایمان و تقویٰ رشتوں کو ترجیح دینی
چاہیے اسی میں ہی بیٹی کی عزت و حفاظت ہے، دلیل ۲: رب تعالیٰ نے ایک آیتِ پاک
میں خاوند بیوی کو ایک دوسرے کا لباسِ عزت فرمایا ہے اور سورۃ اعراف کی آیت ۲۶
میں فرمایا۔ وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ۔ یعنی تقویٰ لباس سب سے اچھا ہے۔ دونوں
آیتوں کو ملانے سے یہ مفہوم ملتا ہے کہ متقی خاوند ہی بیوی کے لیے عزت و حفاظت کا

marfat.com
Marfat.com

لباس ہے۔ اور منقبہ بیوی ہی اپنے خاوند کے لیے عزت و شرافت و امانت کا لباس ہے۔ لہٰذا اے والی وارثو سیدو و غیر سیدو۔ نسب پرستی مت کرو ایمان پرستی کرو صرف سیادت لمارت کار کو ٹھی نہ دیکھو ایمان اسلام شرافت دیانت وجاہت کو دیکھو۔ اگر سیدزادہ فاسق فاجر بدعقیدہ ہو کر تبرائی یا تفضیلی شیعہ بن جائے تو وہ نیک پاک متقیہ سنی سیدزادی کا کفو نہیں رہتا۔ نسب پر غرور حرام ہے۔

امام اعظم کا مسلک، صرف امام اعظم ابوحنیفہ رض کفو میں نسبیت کی پابندی لگاتے ہیں مگر حسبیت کے ساتھ مقید کر کے، فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان عورت کا خاوند وہی مرد ہو سکتا ہے جو اُس عورت کی قومیت اور نسبیت کا ہو بشرطیکہ اُس مرد کا حسب اور نسب بھی عورت کے حسب و نسب جیسا ہو۔ مسلکِ حنفی کا خلاصہ یہ کہ عورت و مرد کا حسب و نسب ایک جیسا ہو تب وہ مرد اُس عورت کا کفو بنے گا اور تب ہی وہ شرعاً خاوند بیوی بن سکتے ہیں۔ اگر نسب تو ایک جیسا ہو مگر دونوں کا حسب و نسب ایک جیسا نہ ہو تو وہ مرد اُس عورت کا کفو نہ بنے گا۔ ہاں البتہ اگر دونوں عورت و مرد کا نسب و قوم قبیلہ جدا جدا ہو۔ مگر حسب و نسب ایک جیسا ہو تو وہ مرد کفو بن جائے گا۔ اس سے ثابت ہوا کہ نسبی کفویت کمزوری اور عارضی ہے اسلام میں اصلی اور مضبوط کفائت حسبی و دینی کفویت ہے۔ امام اعظم کے اِس مسلک پر کثیر دلائل ہیں قولی بھی اور عملی بھی ہم پہلے قولی دلائل عرض کرتے ہیں۔ خیال رہے کہ قولی دلائل قانون کو ثابت کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔ اور عملی دلائل قانون کی اہمیت ثابت کرنے کے لیے ہوتے۔ پہلی دلیل سورۃ حجرات آیت ۱۳ وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ۔ اس آیت مقدسہ میں کفو کی دونوں قسموں کا ذکر ہے۔ آیت کے پہلے حصہ میں نسبی کفائۃ کا ذکر ہے جس کا ترجمہ ہے۔ اور ہم نے ہی بنایا ہے تم سب اِنسانوں کو قومیں اور قبیلے، تاکہ تم ایک دوسرے کو کما حقہٗ پہچان سکو (کہ اُس کا خاندان و خاندانی شان و عزت کیا ہے) آیت کے دوسرے حصہ میں حسبی و دینی کفو کا ذکر ہے۔ اور فرمایا جا رہا ہے کہ خاندانی کفویت تو دنیا کے ہر انسان و قوم قبیلے کے لیے ہے، مومن ہو یا کافر، مسلم ہو یا غیر مسلم، یہی اللہ تعالیٰ کی رضا و حکمت ہے اسی نے تمہاری ذاتیں قومیں بنائی ہیں۔ لہٰذا ہر انسان کو بھی حتی الامکان اس کی حفاظت کرنی چاہیے مگر مسلمان قوم کو اِس نسبی کفو کی حفاظت

marfat.com
Marfat.com

کرنے سے بنا [illegible] یعنی ایمانی قرابت ودیانت والی کفائت کی حفاظت کرنی چاہیئے کیونکہ [illegible] پسندیدہ کفائۃ ایمانی رشتے داری اور متقی خاندان بنانا زیادہ پسند [illegible] حاصل کی جائیں لیکن بامر مجبوری نسبی کفائۃ میں اگر حبیت اور [illegible] تقویٰ [illegible] تو نسبیت کو چھوڑ دے۔ حسبیت کو فوقیت وترجیح دے اس [illegible] کا تعلق [illegible] خاندان سازی سے ہی ہے نہ کہ فقط آخرت سے [illegible] کتاب میں لکھتا ہے کہ اس آیت کے پہلے حصہ۔ وَجَعَلْنٰکُمْ (الخ) کا تعلق دنیا سے ہے۔ اور آیت کے دوسرے حصے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ (الخ) کا تعلق آخرت سے ہے۔ اور دلیل میں۔ کنز العمال جلد سوم ص۹۲ کی روایت پیش کرتا ہے۔ کہ لَا یَسْئَلُکُمْ عَنْ اَحْسَابِکُمْ وَ اَنْسَابِکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یہ روایت صحیح ہے مگر صراحت وقیاسی تائید لینا بالکل غلط ہے جب بندے کی عقل الٹی ہو تو قلم سے ایسی ہی جہالتیں ٹپکتی ہیں۔ اگر یہاں تعلق صرف آخرت سے ہے تو مستدرک حاکم جلد سوم ص۱۵۸ والی روایت کا تعلق بھی صرف آخرت سے ہے کہ مُنْقَطِعٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کُلُّ سَبَبٍ وَّنَسَبٍ اِلَّا سَبَبِیْ وَنَسَبِیْ۔ لہٰذا اب دنیا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے حسب ونسب کی خصوصی فضیلت کے لیے اس روایت مستدرک کو دلیل نہ بنانا چاہیئے۔ نیز اگر ذرا بھی عقل ہو تو پتہ یہ چلتا ہے حسب سبب نسب کا تعلق آخرت سے نہیں ہے کیونکہ تفضیلی شیعہ کی پیش کردہ کنز العمال کی روایت لَا یَسْئَلُکُمْ (الخ) تو اُخروی تعلق کی نفی کر رہی ہے، اور یہ رافضی اسی کو ثبوت کی دلیل بنا رہا ہے۔ کیا انہی کم عقلیوں پر محبتِ اہلبیت کی دعویداری ہے؟ **دلیل دوم**۔ سورۂ مجادلہ آیت ۱۱ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ترجمہ۔ بلند فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تم تمام انسانوں میں سے صرف ان لوگوں کو جو مومن بن گئے اور مومن مسلمانوں میں سے صرف ان لوگوں کو جو علم دیئے گئے دین اسلام کا عالم وفقیہ بنائے گئے بہت درجے۔ اس آیت میں قیامت تک انسانوں کو بتایا جا رہا ہے کہ ایمان والوں کی فضیلت دنیا کے تمام انسانی خاندانوں قوموں قبیلوں پر ہے اور ایمان والوں میں علم وتفقہ والوں کا درجہ وفضیلت تمام بے علم عوام خاندانوں قبیلوں پر ہے اور کفو میں چونکہ شرط ہے کہ مرد کا عورت سے فضیلت میں درجہ بلند ہو، اور یہ آیت مقدسہ

marfat.com
Marfat.com

بتا رہی ہے کہ علم کے ذریعہ درجہ بلند ہوتا ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ معظم و معزز صاحبِ وجاہت عالمِ دین سیدزادی کا کفو ہو سکتا ہے اسلیے اگر کسی سیدزادی کے لیے نیک متقی سید کا رشتہ نہ ملے تو لڑکی کے والی وارث اپنی رضا اور عاقلہ بالغہ سیدزادی کی خوشی و پسند سے غیر سید معظم خاندان کے عالمِ دین سے اپنی سیدہ بیٹی کا نکاح کر سکتے ہیں یہ نکاح شرعاً بالکل جائز اور مضبوط ہے، کیونکہ نکاح کا مقصود بیوی کی عزت آبرو جان مال کی حفاظت کرنا ہے لڑکی کے خاندانی وقار کو قائم رکھنا ہے اور یہ حفاظتیں ایک عالم دین ذی عقل و ذی وقار کے گھر سے ہی مل سکتی ہیں۔ عام تجربہ جس کا مشاہدہ ہے۔ **دلیل سوم**۔ سورۃ زُمُر آیت ۹ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ۔ ترجمہ اے حبیب پاک سوالیہ انداز میں تمام لوگوں سے فرمایئے کہ کیا علم والے اور بے علم لوگ فضیلت میں برابر ہو سکتے ہیں؟ یہ سوالِ انکاری کا فرمان ہے۔ یعنی بے علم لوگ اپنے خاندانی اعتبار سے کتنے ہی بلند ہوں مگر علم و فقہ والے ذی وقار سے ان کی فضیلت زیادہ نہیں ہو سکتی لہٰذا کوئی بے علم فاسق و فاجر بدعقیدہ شخص محض اپنی چوہدراہٹ و سیادت پر مغرور و مُفتخر یا مُفتخر نہ ہو۔ اس آیتِ مقدسہ سے بھی حسبی و نسبی کفو کی فوقیت کا ثبوت ملا۔ **دلیل چہارم**۔ سورۃ ہود آیت ۴۵ و ۴۶ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ تفسیری ترجمہ، اور اپنے بیٹے کنعان کے ڈوب مرنے کے بعد نوح علیہ السلام نے ندا کی عرض کی اپنے رب تعالیٰ سے تو عرض کیا کہ اے میرے پروردگار بے شک میرا وہ ڈوب مرنے والا بیٹا بھی تو میرا اہل تھا اور بے شک میری تمام اہل کو بچا لیا جانے والا تیرا وعدہ بھی حق سچ ہے (لیکن وہ میرا بیٹا نہ بچا) اور تو اپنے ہر فعل میں ہزار ہا حکمتوں والا اَحکمُ الحاکمین ہے تو ہی اُس کی ہلاکت کی حکمت جانتا ہے رب تعالیٰ نے فرمایا اے نوح بے شک وہ (تیرا بیٹا کنعان) تیرا اہل نہ رہا تھا، کیونکہ وہ بدعمل یعنی فاسق و فاجر بدعقیدہ ہو گیا تھا۔ علماءِ اَحناف اِس آیتِ مقدسہ سے یہ دلیل پکڑتے ہیں کہ فاسقِ مُعلن بدعمل مرد نیک متقی خاندان والی عورت کا کفو نہیں بن سکتا اگرچہ نسبت قوم قبیلے میں بہت ہی قریبی رشتے دار ہو فقہاءِ کرام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص

marfat.com
Marfat.com

[illegible] ختم ہو جاتی ہے اور اگر فاسقِ معلن ہو جائے تو اُس کی
[illegible] ہو اگر اصل اور مضبوط ابدی کفویت حسبی ہے کہ
[illegible] کی شرافت و دیانت کفو بنا دیتی ہے۔ اس قانونِ
[illegible] جائے تو سیّد ہی نہیں رہتا۔ اور فاسق ظالم مرد، نیک
[illegible] کا ہو۔ کیونکہ وہاں ایمانی اور یہاں اخلاقی رشتہ
[illegible] نیچری بن گیا تو امام احمد رضا اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ
[illegible] فتویٰ جاری فرمایا تھا کہ اب اس کو سیّد نہ کہا جائے کیونکہ نیچری
[illegible] سیادت ختم ہوگئی۔ اسی بناء پر آذر ابراہیم علیہ السّلام کا اور ابو لہب
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کا اہلِ قرابت نہ رہا۔ اسی طرح حضرت ابوطالب
[illegible] رہ جانے کے قرابتِ نبوی نہ پا سکے۔ یہ قانون تا قیامت نافذ ہے
[illegible] سیّد کے ساتھ۔ دلیل پنجم۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد چہارم ص۲۲۳
بحذف وَعَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ إِلَّا سَبَبِيْ وَنَسَبِيْ۔ ایک اور روایت میں اس
طرح ہے۔ إِنَّ كُلَّ حَسَبٍ وَنَسَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا حَسَبِيْ وَسَبَبِيْ۔ ترجمہ
بے شک ہر حسب و سبب اور نسب قیامت میں جدا ہو جائیں گے ٹوٹ جائیں گے مگر
میرا حسب سبب اور نسب نہیں ٹوٹے گا نہ جدائی ہوگی۔ اور جامع صغیر از امام سیوطی
دوم ص۹۲ و ص۹۵ پر اور اس کے حاشیہ کنوز الحقائق جلد دوم ص۴۱ پر ہے۔ كُلُّ نَسَبٍ
وَصِهْرٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا نَسَبِيْ وَصِهْرِيْ۔ ترجمہ۔ قیامت میں تمام نسبی
وسسرالی رشتے ختم ہو جائیں گے مگر میرا نسبی اور سسرالی تعلق ختم نہ ہوگا خواہ داماد بن کر
علماءِ احناف ان تینوں روایتوں سے اس طرح استدلال فرماتے ہیں کہ سورۂ حجرات آیت ۱۳ وَجَعَلْنٰكُمْ
شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ (الخ) کی طرزِ بیانی سے حسبی کفو کی فوقیت و اہمیت بیان فرمائی گئی
اور ان روایتوں کی ترتیبِ ذکری سے بھی یہ بتایا گیا کہ نسبی کفو سے زیادہ ضروری اور اہم کفو
حسبی سببی ہے۔ دیکھو ابتداءِ آفرینش سے ہر انسان کے تین رشتے بنتے ہیں باعتبارِ وجود
پہلا رشتہ نسبی ہوتا ہے، دوسرا رشتہ حسبی سببی، تیسرا رشتہ صِہری (سسرالی) نسبی رشتہ پیدا
ہوتے ہی، حسبی رشتہ بالغ ہونے کے بعد اور جب دو عورت و مرد کے نسبی حسبی یا صرف حسبی

marfat.com
Marfat.com

کفو میسر آجائیں تو نکاح ہوتے ہی سسرالی رشتہ وجود میں آجاتا ہے یہ تینوں رشتے تمام انسانوں عورت و مرد کے لیے تا قیامت موجود ہیں مومن ہوں یا کافر مسلم ہوں یا غیر مسلم، لیکن باوجود اس بات کے کہ ترتیب وجودی میں نسبی پہلے اور حسبی بعد میں ہوتا ہے لیکن آقاءِ کائنات حضورِ اَقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ترتیب ذکری میں حسبی سببی کا پہلے ذکر فرمایا نسبی کا بعد میں جس سے صاف ظاہر ہوا کہ حسبی سببی کفو کا مرتبہ و درجہ اور فوقیت اہمیت نسب سے زیادہ ہے اگرچہ نسب سیّد کا ہو۔ نیز آقاءِ کائنات کے اِن فرمودات میں تمام اُمّت مومن متقی مسلمان بھی شامل ہو گئے اور تمام سسرالی تعلق و رشتے والے بھی یعنی جن کے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سسر ہیں وہ سب بھی اور جو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سالے سسر ہیں وہ سب اور سسرالی رشتہ بنانے والی ازواجِ مطہرات بھی کُلُّ سَبَبٍ یَّنْقَطِعُ اور کُلُّ حَسَبٍ یَّنْقَطِعُ کا معنٰی یہ ہے کہ مسلمان متقی شریف عابد زاہد عاشقِ رسول مطیع و متبع بننے کے بغیر کوئی کتنا ہی نیک شریف با اخلاق مہذب بن جائے کل قیامت میں اُس کی یہ سب حسبیت سببیت یَنْقَطِعُ بیکار ہو جائے گی حسبیت و سببیت وہی کار آمد ہے جو دامنِ مصطفٰی سے لپٹ کر میدانِ محشر میں پہنچے۔ اسی طرح دنیا میں کوئی کتنے ہی اونچے خاندانی نسب والا ہو چوہدری ہو پٹھان مغل مرزا ہو کل قیامت میں یہ خاندانی حیثیت بیکار ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سید خاندان کل قیامت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقطع اور جدا نہ کیا جائے گا بشرطیکہ ایمان لے کر جائے یہی کیفیت اور فرق عام لوگوں کی سسرالی رشتوں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سسرالی رشتوں میں ہے۔ اسی لیے فاروقِ اعظم نے مولیٰ علی کو پیغام بھیجا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے میرا سببی و حسبی تعلق تو پہلے ہی قائم ہے بلکہ ہر مومن متقی عابد و زاہد کا بھی حسبی سببی تعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قائم ہے میں چاہتا ہوں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میرا نسبی و صہری رشتہ بھی قائم ہو جائے اس لیے تم میرا نکاح اُمِّ کلثوم بنتِ فاطمۃُ الزہرہ سے کر دو۔ آپ کا یہ پیغام قبول ہوا۔ اور نکاح ہو گیا جیسا کہ ہم ابھی آگے ثابت کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اِن احادیث مقدسہ اور فرمودات نبوی کا مقصد یہ ہے کہ اے تا قیامت مسلمانوں تم متقی مومن با اخلاق شریفانہ زندگی باکردار اور عاقل عالم فاضل بن کر اپنی حسبیت آقاءِ کائنات نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جوڑ کر قیامت میں آنا، اور اے تا قیامت سیدو تم اپنی بدکرداری بدعقیدگی سے اپنی نسبیت

marfat.com
Marfat.com

بر باد مت کر بیٹھنا بلکہ ہر مسلمان متقی بن کر نبوی حسب سے اور سید متقی بن کر نبوی نسب کے ساتھ کل قیامت میں آنا کہ اس سے شرف نسبت پر مغرور ہو کر کافر فاسق ظالم نہ بن جائے رنہ کوئی مسلمان صرف نام کا مسلمان رہے ورنہ دنیا میں عند الناس کفایت و اہلیت ختم اور آخرت میں عند اللہ قرب و قربت نبوی کی کرامت ختم۔ نسبِ رسول ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ سادات اسی نسبت پر مغرور ہوتے پھریں یا تفضیلی شیعہ ان کی نسبت کے نعرے لگا کر ان کو مغرور و بے عمل بنا دیں ان فرمودات میں حسب و نسب کو تقسیم فرما کر بتا دیا گیا کہ کوئی نسب بغیر حسب بارگاہِ نبوت سے لَا یَنْقَطِعُ کا تمغہ ابدی دائمی انعام ہرگز نہیں پا سکتا۔ آقا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو رحمۃ عالمین ہیں صرف سیدوں کے لیے نہیں بلکہ اپنی پوری امت فرشی و عرشی زمینی و آسمانی کے لیے اس لیے ان چند کلمات میں تمام امت کو شامل فرما لیا۔ اب امت کی اپنی اپنی تقدیر و تدبیر ہے کہ کون حسب نسبت کو بنا لیتا ہے اور کون نسبت پر ہی مغرور ہو کر عمر برباد اہلیت تباہ اور کفائت و کرامت ختم کر لیتا ہے کیونکہ کفائۃِ حسبی کسبی چیز ہے اور کفائۃِ نسبی وھبی چیز ہے۔ دلیل ششم: ترمذی شریف جلد اول ص۲۵۷ اور مشکوٰۃ شریف ص۲۶۷ پر ہے۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِلَیْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ وَاِنْ لَا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ۔ قَالَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ فِیْهِ شَیْءٌ۔ قَالَ وَاِنْ كَانَ فِیْهِ شَیْءٌ قَالَ فَاَنْكِحُوْهُ۔ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ اس کی شرح حاشیہ ترمذی ص۲۵۷ پر ہے۔ قَوْلُهٗ اِنْ كَانَ فِیْهِ شَیْءٌ اَیْ اِنْ كَانَ فِیْهِ شَیْءٌ مِّنْ قِلَّةِ الْمَالِ اَوْ عَدَمِ الْكِفَاءَةِ۔ ترجمہ۔ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ارشاد فرمایا آقائے کائنات حضورِ اقدس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اے دنیا بھر کے تا قیامت مومن مسلمانو سید غیر سید جب کوئی ایسا مسلمان مرد تمہاری طرف تمہاری بیٹی بہن سے نکاح کرنے کا پیغام بھیجے جس کے دین اور جس کے اخلاق حسنہ یعنی دیانت شرافت وجاہت عبادت سے تم راضی اور خوش ہو تو اس رشتے کو اپنی بیٹی یا بہن کے لیے قبول و پسند کر کے نکاح کر دیا کرو پھر فرمایا اور اگر اس قسم کے دین و شرافت والے رشتے تم نے قبول نہ کیے اور مال و دولت قوم قبیلے کی نسبی کفائۃ کے انتظار میں بیٹھے رہے تو زمین میں فتنہ برپا ہو جائے گا اور بہت لمبا چوڑا

marfat.com
Marfat.com

فساد پھیل جائے گا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ اُس مرد میں کچھ دنیوی کمی کی چیز ہو، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اگرچہ کچھ دنیوی کمی ہو، پھر فرمایا لہٰذا ایسا اچھا اور مناسب رشتہ ملتے ہی فَانْکِحُوْهُ فوراً اُس مرد سے اپنی بیٹی، بہن کا نکاح کر دو، حاشیہ ترمذی کا ترجمہ = اُ فَکَانَ فِیْهِ شَیْءٌ سے مراد یہ ہے کہ اگرچہ وہ مرد بہت زیادہ دولت مند نہ ہو مال کی کمی والا سفید پوش عزت دار ہو اور اگرچہ نسبی کفو میں لڑکی کا کفو نہ ہو دینی کفائت ہی کافی ہے) اور حاشیہ مشکوٰۃ لمعات ۲۶۷ پر ہے ۱۰ قَوْلُهٗ اِنْ لَا تَفْعَلُوْهُ ۔ اَیْ اِنْ لَمْ تَزَوَّجُوْا مِنْ هٰذَا صِفَتِهٖ وَرَغِبْتُمْ فِیْ مُجَرَّدِ الْحُسْنِ وَالْمَالِ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ لِاَنَّ الْمَالَ وَالْحَسَبَ يُوْجِبَانِ الطُّغْيَانَ وَالْفَسَادَ وَيَبْقٰى اَكْثَرُ النِّسَآءِ بِلَا زَوْجٍ وَالرِّجَالُ بِلَا زَوْجَةٍ فَيَكْثُرُ الزِّنَا وَتَقَعُ الْفِتْنَةُ وَهٰذَا اَوْجَهُ لمعات۔ ترجمہ لمعات شرح مشکوٰۃ نے فرمایا کہ حدیثِ مقدس کا یہ ارشادِ اقدس کہ اگرتم یہ نہ کرو گے یعنی اگرتم غیرنسبی کفو والے نیک متقی مسلمان سے نکاح نہ کرو گے اور اپنی رغبت فقط مال و دولت اور عہدے والے مرد کی تلاش و انتظار میں لگائے منتظر بیٹھے رہو گے تو زمین میں فتنہ فساد پھیل جائے گا اس لیے کہ دولت اور دنیوی بڑائی یہ دونوں چیزیں سرکشی اور فساد کا موجب ہیں اور اس لالچی انتظار میں اکثر عورتیں بغیر خاوند کے رہ جائیں گی اور اکثر مرد بغیر بیوی کے رہ جائیں تو پھر زنا اور بدکاری کی دوطرفہ کثرت ہوگی۔ اور فتنہ واقع ہوگا اور یہ لڑکی والوں کے لیے زیادہ ذلّت کا باعث ہوگا، اس فرمانِ عالی سے ثابت ہوا کہ غیرنسبی کفو میں شرعی اور شریفانہ طریقے سے معزز متقی مرد کے ساتھ نکاح کر دینے سے بیٹی بہن اور سیدزادی کی ذلت نہیں بلکہ ذلّت تب ہے جب کہ ولی وارث کی ضد بازی اور ہٹ دھرمی اور نسبی کفو کے انتظار یا دولت ثروت کے لالچی والدین کے اچھے نیک شریف غیرنسبی رشتے ٹھکرا دینے سے بیٹی بہن غلط راہ پر چل پڑے اور خاندانی عزت پامال و برباد کر دے، مجھے حیرانگی ہے کہ ان تفضیلی رافضیوں کی اوندھی عقل یہ بات نہیں سوچتی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان چشمۂ حکمت تاقیامت ہر مسلمان کے لیے ہے سیدخاندان ہو یا غیرسید اس لیے حالاتِ زمانہ سب کے ساتھ یکساں ہیں شیطان سب کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ یہ صرف زبانی بات نہیں بلکہ مشاہدہ ہے کہ جن سیدوں غیر

marfat.com
Marfat.com

سیدوں نے بھی اس فرمانِ نبوی پر عمل نہ کیا اور ان بے عقل تفضیلی شیعوں کی ورغلاہٹ میں آکر نسبی کفو کی ہی ضد پکڑی کہ ان کی سیدزادیاں آخر کار مجبور ہو کر والدین اور والی وارثوں سے متنفر ہو گئیں۔ پس نسبی دولت خاندانی کا باعث نہیں یا عزت زمانی کا سبب نہیں۔ خیال رہے کہ یہاں لغات کی عبارت میں حسب کا معنیٰ ہے دنیوی وجاہت وقار مرتبہ۔ اور اِلاّ حَسَبِیْ وَنَسَبِیْ میں حسب کا معنیٰ ہے دینی وجاہت وقار مرتبہ۔ دلیل ہفتم۔ سابقہ دلیل نے واضح فرما دیا کہ اگر تم لوگوں نے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کا نکاح جلدی نہ کیا اور تم خاندانی سادات وغیر سادات نسبی کفو کے لیے نسبی کفو مال وجمال ڈھونڈتے رہے تو تمہاری لڑکیاں یا بے نکاحی بوڑھی ہو کر مر جائیں گی اور ان کو بہت قسم کی بیماریاں لگ جائیں گی اور یا پھر بدکاری ہو گی یہ سب سے بڑا فساد اور بے غیرتی کا فتنہ ہو گا۔ اب اس دلیل ہفتم میں تمام مسلمانوں کو شادی بیاہ کا ایک شریفانہ باعزت طریقہ سمجھایا جا رہا ہے کہ اگر نسبی کفو کا رشتہ کبھی کسی لڑکی کے لیے نہ ملے اور دینی کفو ملے تو اس کو قبول اور پسند کرنے کا طریقہ کیا ہے۔ اسلام کا یہ ضابطہ بھی تمام مسلمانوں کے لیے یکساں ہے سید لوگ ہوں یا غیر سید۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف بابُ الولی فی النکاح فصل ثانی ص۲۷۰ پر ہے۔ پہلی حدیث پاک۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَہ وَالدَّارِمِیُّ۔ دوسری حدیث پاک۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا امْرَأَۃٍ نُکِحَتْ نَفْسُھَا بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّھَا فَنِکَاحُھَا بَاطِلٌ۔ فَنِکَاحُھَا بَاطِلٌ۔ فَنِکَاحُھَا بَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِھَا فَلَھَا الْمَھْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِھَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِیُّ مَنْ لَّا وَلِیَّ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ، تِرْمِذِیْ، اَبُوْدَاؤُدَ۔ اِبْنُ مَاجَہ، دَارِمِیْ۔ ترجمہ، پہلی حدیث پاک حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی، فرمایا آقائے کائنات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نکاح نہیں ہوتا مگر لڑکی کے ولی کی اجازت سے اس حدیث اقدس کو روایت کیا امام احمد نے ترمذی نے، ابو داؤد نے ابن ماجہ نے۔ دارمی نے۔

دوسری حدیث پاک۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، جو عورت بھی اپنا نکاح اپنے ولی وارث کی مرضی کے خلاف غیر نسبی کفو میں کرے گی تو اس کا یہ نکاح باطل ہے اس کا یہ نکاح باطل ہے

marfat.com
Marfat.com

باطل کا معنیٰ ہے قابلِ تنسیخ وَلی وارث کو بذریعہ عدالت نکاح ختم کرانا پڑے گا اور یہ نکاح
حرام و زنا نہیں کیونکہ آگے ارشادِ مقدس ہے۔ پس اگر خاوند نے اپنی اس بیوی سے
دخول (وطی) کیا تو بیوی کے لیے پورا حق مہر واجب ہو گیا اس وجہ سے کہ بیوی کی فرج سے
خاوند نے حِلت حاصل کر لی، پھر اگر مسلمان، کسی عاقلہ بالغہ مسلمان عورت کے اولیا میں اختلاف
پائیں تو سلطانِ اسلام اس کا ولی ہے جس کا ولی نہ ہو۔ اس حدیث پاک کو بھی، امام احمد،
ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی نے روایت فرمایا، ان دونوں حدیثوں میں غیر نسبی کفو سے
نکاح کر لینے کا ذکر ہے۔ اس لیے کہ اگر نسبی حسبی کفو والے مرد سے عاقلہ بالغہ مسلمان عورت
نکاح کرنا چاہے تو اس کو ولی کی اجازت لینے کی ضرورت نہیں چنانچہ مشکوٰۃ شریف بابُ الولی
ص۲۷۰ پر ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ
بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِیِّهَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا (الخ) رَوَاہُ
مُسْلِمٌ۔ ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک
آقاءِ کائنات حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اَلْاَیِّمُ یعنی عاقلہ بالغہ
ثیّبہ عورت اپنے آپ کی (نکاح کرنے میں) زیادہ حق دار ہے اپنے والی وارث سے اور
بالغہ باکرہ سے اجازت لی جائے گی اس کے اپنے بارے میں اور باکرہ (کنواری) لڑکی کی
اجازت اس کی خاموشی ہے اس حدیثِ مقدسہ کو مسلم شریف نے روایت فرمایا۔ ان احادیث
سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نکاح کی اجازت لینے کی صورت میں صرف ایک قریبی والی وارث کی اجازت
اور رضامندی کافی ہے لہٰذا اگر کسی سیدزادی کا نکاح کسی غیر سید حسبی نسبی کفو میں لڑکی
کا والد بوجہ اپنی مجبوری اجازت خوشی و رضا سے کر دے تو نکاح شرعاً و قانوناً بالکل
جائز مضبوط اور درست ہو جائے گا کسی دیگر سید کو اس میں ناراض ہوتے یا ٹانگ اڑانے
کی ضرورت نہیں نہ اس کی ناراضگی کی شرعاً کوئی حیثیت ہے۔ اس لیے کہ حدیث پاک میں
لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ اور بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّهَا۔ دونوں حدیثوں میں ولی واحد ہے نہ کہ اولیا
جمع۔ لہٰذا تفضیلی رافضی شیعوں کا یہ کہنا کہ ساری دنیا کے سید راضی ہوں تب ایک
سیدزادی کا نکاح غیر سید حسبی کفو کے ساتھ ہو سکتا ہے ورنہ نہیں ہو سکتا۔ یہ بات
نری جہالت و ضلالت ہے اور خود ساختہ پابندی، اس لغو بات کا کہیں کوئی ثبوت نہیں ہے
آٹھویں دلیل۔ نافع کبیر شرح جامع صغیر امام محمد ص۱۴۵ پر ہے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

marfat.com
Marfat.com

[illegible] أَكْفَاءٌ لِبَعْضٍ بَطْنٌ بِبَطْنٍ۔ ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریش بعض بعض کے لیے کفو ہیں۔ یعنی ہر قریشی کسی بھی قبیلے کا ہو ایک دوسرے کا کفو ہے۔ ہر بطن دوسرے بطن سے جڑا ہوا ایک ہی نسب ہے۔ تمام قریش کے دس قبیلے ہیں: ۱۔ قریشی ہاشمی ۲۔ قریشی اموی (بنی امیہ) ۳۔ قریشی [illegible] بنی عدی ۴۔ قریشی [illegible] (بنی کلاب) ۵۔ قریشی بنی کنانہ ۶۔ قریشی بنی نوفل [illegible] ۸۔ قریشی بنی تیم ۹۔ قریشی بنی فہر ۱۰۔ قریشی بنی زہرہ۔ صدیق اکبرؓ قبیلہ [illegible] بنی عدی کے ہیں۔ آقائے کائنات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ [illegible] ابوالعاص بن ربیع خدیجۃ الکبریٰ کے بھانجے، بنی کلاب کے [illegible] کے تیسرے داماد مولیٰ علی شیرِ خدا ہاشمی ہیں۔ قبائلِ قریش [illegible] ۱۔ صدیقی ۲۔ فاروقی ۳۔ عثمانی، یہ بنی عثمان، عثمانِ غنی کی تیسری بیوی [illegible] ۴۔ علوی ۵۔ عباسی ۶۔ ہاشمی ۷۔ جعفری ۸۔ فاطمی (سادات) یہ تمام قریشی قبیلے حسب حیثیت بھی ان میں ہو تو آپس میں کفو ہیں اور ہر ایک بالغہ عاقلہ لڑکی ہر قبیلے کے مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔ بذاتِ خود بلا رضاءِ ولی بھی اور اپنے ولی کی رضامندی سے بھی۔ نکاح کے باب میں اِن دس قبائل میں سے کسی کو کسی پر کوئی فضیلت نہیں۔ لہٰذا سیدزادی کسی بھی قریشی مسلمان متقی مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔ چنانچہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب جامع صغیر ص۱۲۵ پر ہے۔ قَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔ قُرَيْشٌ بَعْضُهُمْ أَكْفَاءُ بَعْضٍ۔ اس کی شرح نافع الکبیر میں اسی جگہ ہے۔ وَبِهٰذَا تَبَيَّنَ أَنَّ الْفَضِيْلَةَ بَيْنَ الْهَاشِمِيِّيْنَ سَاقِطَةٌ فِيْ هٰذَا الْحُكْمِ۔ أَلَا تَرٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَ بِنْتَهُ سَيِّدَةَ رُقَيَّةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَ أُمَوِيًّا لَا هَاشِمِيًّا وَكَذَالِكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ زَوَّجَ بِنْتَهُ سَيِّدَةَ أُمَّ كُلْثُوْمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَ عَدَوِيًّا لَا هَاشِمِيًّا فَثَبَتَ أَنَّ قُرَيْشًا كُلُّهُمْ أَكْفَاءٌ وَسَوَاءٌ فِي النِّكَاحِ۔ ترجمہ امام محمد نے فرمایا کہ روایت ہے یعقوب سے وہ امام اعظم سے راوی رضی اللہ عنہم کہ تمام قریشی ایک دوسرے کے نسبی کفو ہیں، شرح کا ترجمہ اور اس حدیث وفقہ کے زمان سے

marfat.com
Marfat.com

ظاہر ہوا کہ نکاح کے لیے ہاشمی قریش کو دوسرے قریشی قبائل پر کوئی فضیلت نہیں کیا تو نہیں دیکھتا کہ آقاءِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ایک بیٹی سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح کیا تھا حضرت عثمان بن عفان سے حالانکہ وہ قریشی اموی تھے نہ کہ قریشی ہاشمی اور ایسے ہی مولا علی نے اپنی سیدہ بیٹی اُم کلثوم کا نکاح کیا تھا حضرت عمر فاروق سے رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حالانکہ فاروق اعظم بھی قریشی عدوی تھے نہ کہ قریشی ہاشمی، پس ثابت ہوا کہ بے شک قریشی قبائل تمام آپس میں کفو ہیں اور نکاح میں سب برابر ہیں۔ نافع کبیر اور جامع صغیر کی بیان کردہ اِس مندرجہ حدیثِ مقدسہ کو تفضیلی رافضی ضعیف کہدیتے ہیں یہ ان کی جہالت ہے یہ حدیثِ مقدسہ اگرچہ منقطع ہے مگر سات وجہ سے یہ مضبوط اور صحیح حدیث ہے پہلی وجہ یہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عمل شریف نے اس حدیثِ پاک کو مضبوط کر دیا۔ دوسری وجہ یہ کہ مولا علی کے عمل شریف نے اس کو مضبوط کر دیا۔ تیسری وجہ یہ کہ تمام فقہاءِ کرام نے اس حدیث پاک کو قبول کیا اور اپنے مسلک کی دلیل بنایا اُصولِ حدیث کے مطابق فقہاءِ کرام کا کسی حدیث کو اپنی سند بنانا بھی اس حدیث کی قوت کی دلیل ہے، چوتھی وجہ۔ اس حدیث پاک کو محدث حافظ جمال الدین عبداللہ بن یوسف زیلعی نے اپنی کتاب نصبُ الرّایہ لتخریج احادیثِ ھدایہ ہدایہ جلد سوم ص۳۹۸ پر بہت شواہد و دلائل سے صحیح ثابت فرمایا۔ پانچویں وجہ یہ کہ تدریب الرّاوی ص۱۱ پر لکھا ہے کہ منقطع حدیث قابلِ حجت ہوتی ہے۔ چھٹی وجہ یہ کہ ھدایہ شرح ھدایہ جلد سوم ص۲۶۷ پر بہت طریقوں سے اِس کو چند سندوں کے ساتھ روایت کیا ساری سندیں تو ضعیف نہیں ہو سکتیں۔ ساتویں وجہ یہ کہ اس کو امام اعظم نے بھی قبول کیا جیسا کہ ابھی اوپر ذکر ہوا ضعف اگر ہوا بھی تو کسی بعد کے ضعیف غیر ثقہ راوی کے شامل ہونے کی وجہ سے ہوگا۔ ایسا ضعف پہلے والے محدثین و فقہا کے لیے مضر نہیں لہٰذا بعد میں بھی اس ضعف کا اعتبار نہیں ہوتا۔ نیز اگر اِس حدیث پاک کو ضعیف مان کر ترک کر دیا جائے تب بھی تفضیلیوں کو نقصان ہے۔ اس لیے کہ یہی حدیث ہے جس میں نسبی کفو کا ذکر ہے اس کے علاوہ کسی اور حدیث صحیح میں نسبی کفو کے ضروری ہونے کا ذکر نہیں ہے۔ لہٰذا یہ کہنا بھی بے ثبوت ہو جائے گا کہ سیدزادی کے لیے نسبی کفو اہم ضروری ہے اس حدیث کو نہ ماننے کہنا پڑے گا کہ اسلام میں نسبی کفو کی کوئی اہمیت نہیں۔ یہی ائمہ ثلاثہ فرماتے ہیں

marfat.com
Marfat.com

نویں دلیل [illegible] مشکوٰۃ الکفاءۃ تعتبر فی العرب والعجم دیانۃ [illegible] مطلقا کان او لا علی الظاہر

ترجمہ [illegible] تقوے والی کفاءۃ کو معتبر قرار دیا ہے۔ ہر [illegible] متقیہ نیک عورت کا کفو نہیں ہے وہ [illegible] اسی طرح جس لڑکی کا والد متقی ہو مگر وہ لڑکی خود [illegible] اس کا کفو نہیں اور بدکردار مرد سے نیک عورت کا نکاح [illegible] جلد پنجم حصہ دوم صلا پر بھی لکھا ہے۔ بہار شریعت حصہ ہفتم [illegible] عالمگیری لکھا ہے کہ (نسبی وحسبی) کفو میں چھ چیزوں کا [illegible] حریت یعنی خاندانی پیشہ ۵ حریت یعنی پہلے زمانوں [illegible] نہ ہو آج کل اس سے مراد اونچا خاندان، نیچ قوم نہ ہو ۶ تقویٰ دیانت و دینداری [illegible] الدمرد کے پاس ہو تا جس سے وہ حق مہر اور نان نفقہ رہائش میاں بیوی [illegible] ادا کر سکتا ہو۔ بالکل قلاش مفلس غریب نہ ہو اس دلیل سے ثابت ہوا کہ فاسق بدکردار [illegible] کسی سیدزادی کا کفو نہیں ہو سکتا۔ اور نیک پاک سیدزادی کا نکاح بدمعاش سید لڑکے سے جائز نہیں ہے: دسویں دلیل امام برہان الدین فرغانی اپنی کتاب ہدایہ شریف جلد اوّل [illegible] پر فرماتے ہیں۔ قُرَیْشٌ بَعْضُھُمْ اَکْفَاءٌ لِبَعْضٍ بَطْنٌ بِبَطْنٍ وَلَا یُعْتَبَرُ التَّفَاضُلُ فِیْمَا بَیْنَ قُرَیْشٍ بِمَا رَوَیْنَا۔ ترجمہ: تمام قریشی قبائل ایک دوسرے کے کفو ہیں اور کسی کو کسی پر کوئی فضیلتِ نسبی قومی نہیں ہے اسی حدیثِ مقدسہ کے فرمان کی وجہ سے جو ہم نے پہلے روایت کر دی۔ ھدایہ کے حاشیہ پر اس کی شرح عنایہ میں اسی صـ۲۸۹ پر ہے۔ مِنْ قَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ قُرَیْشٌ بَعْضُھُمْ اَکْفَاءٌ لِبَعْضٍ قَابَلَ الْبَعْضُ مِنْ غَیْرِ اِعْتِبَارِ الْفَضِیْلَۃِ بَیْنَ قَبَائِلِھِمْ اَلَا تَرٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَوَّجَ اِبْنَتَہٗ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَکَانَ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ۔ ترجمہ حدیث پاک کا ارشاد ہے کہ قریش سب قبیلے آپس میں کفو ہیں بغیر کسی فضیلتِ قومی کے کیا تو دیکھتا نہیں کہ آقائے دو عالم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کا نکاح عثمان غنی سے کر دیا تھا اور وہ بنی عبد شمس کے اموی قریشی تھے۔ بہارِ شریعت حصہ ہفتم صـ۴۶ پر ہے کہ قریش میں جتنے خاندان ہیں وہ سب باہم کفو ہیں یہاں تک کہ غیر ہاشمی قریشی

marfat.com
Marfat.com

ہاشمی (سید وغیرہ) کا کفو ہے اور کوئی غیر قریشی، قریش کا کفو نہیں، عجمی النسل عربی کا نسبی کفو نہیں مگر عالم فقیہ متقی کہ اس کی شرافت نسب کی شرافت پر فوقیت رکھتی ہے۔ گیارھویں بارھویں، تیرھویں دلیل۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل ص۲۹۰ پر اور فتاویٰ قاضی خان (خانیہ) جلد اوّل (حاشیہ عالمگیری) ص۴۲۹ پر ہے۔ فَقُرَیْشٌ بَعْضُھُمْ اَکْفَاءٌ بِبَعْضٍ کَیْفَ کَانُوْا حَتّٰی اَنَّ الْقُرَشِیَّ الَّذِیْ لَیْسَ بِھَاشِمِیٍّ یَکُوْنُ کُفَاءً لِلْھَاشِمِیِّ اور کنز الدقائق بَابُ اَوْلِیَاءِ الْاَکْفَاءِ فَصْلٌ بِمَنْ نُکِحَتْ ص۹۹ پر ہے وَالْکِفَاءَۃُ تُعْتَبَرُ نَسَبًا فَقُرَیْشٌ اَکْفَاءٌ فِی النِّکَاحِ بَعْضُھُمْ بِبَعْضٍ بِلَا اِمْتِیَازٍ۔ ترجمہ دلیل ۱۱ و ۱۲ پس تمام قریش قبائل آپس میں کفو ہیں جو بھی قبیلہ ہو۔ یہاں تک کہ جو قریشی ہاشمی بطن سے نہیں ہے وہ ہاشمی کا کفو نسبی ہے۔ ترجمہ دلیل ۱۳ اور نسبی کفاءۃ معتبر ہے اسلام میں۔ لہٰذا تمام قریشی آپس میں نکاح کے لیے کفو ہیں ایک دوسرے کے بغیر کسی امتیازی فضیلت کے۔ فقہاء اسلام میں امام قاضی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بہت بلند مقام ہے، چنانچہ عیون البصائر شرح اشباہ والنظائر ص۴ اور شامی جلد اوّل ص۶۹ پر ہے۔ اِنَّ مَا یُصَحِّحُہٗ قَاضِیْ خَانْ مِنَ الْاَقْوَالِ یَکُوْنُ مُقَدَّمًا عَلٰی مَا یُصَحِّحُہٗ غَیْرُہٗ لِاَنَّہٗ کَانَ فَقِیْہُ النَّفْسِ ترجمہ:۔ بے شک جس قول کو قاضی خان صحیح فرما دیں وہ اُن تمام اقوال سے مقدم ہو جاتا ہے جن کو کوئی دوسرا فقیہ صحیح فرمائے، اس لیے کہ علامہ قاضی خان فقیہ نفس یعنی فقہ کے اونچے مقام پر ہیں۔ اور ان کی عبارت سے بھی ثابت ہوا کہ سیدزادی کا نکاح ہر سُنّی متقی نیک قریشی مرد سے بلا امتیاز ہو سکتا ہے فتاویٰ رضویہ جلد پنجم ص۳۵۹ پر ہے کہ امام قاضی خان کے متعلق سب دیگر فقہاءِ کرام فرماتے ہیں کہ وہ مجتہد فی الفروع اور فقیہ النفس کے مقامِ اعلیٰ پر تھے۔ اسی طرح علامہ برھان الدین فرغانی مصنف ہدایہ کے متعلق اعلیٰحضرت بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک امام برھانُ الدین فرغانی صاحبِ ہدایہ ہیں جن کی شانِ جلالت آفتابِ نیم روز و ماہتاب نیم ماہ سے اظہر ہے۔ صاحبِ ہدایہ کا مقام و شان علماءِ اسلام میں بہت بلند ہے۔ ان کی عبارت سے بھی ان کا یہ مسلک ثابت ہو رہا ہے کہ سیدزادی کا نکاح ہر قریشی نیک متقی سے جائز ہے یہ سب حنفی اکابر فقہا ہیں ان کی بات، عبارت و دلائل نہ ماننے والا حنفی نہیں ہو سکتا۔ چودھویں دلیل۔ کفو کا یہ مسئلہ لازم و واجب ہے تمام دنیا کے ہر مسلمان گھرانے کی لڑکی کے لیے تا قیامت یہ اس لیے ہے

marfat.com
Marfat.com

[illegible] کہ عورت کی عزت آبرو جان و مال کا تحفظ حاصل ہو کیونکہ متقی مومن مسلمان [illegible] بیوی بچوں کی جان و آبرو کا محافظ ہو سکتا ہے کسی [illegible] معاشرہ [illegible] اگر [illegible] خاندانی وقار کی کب فکر ہوتی ہے۔ اس لیے دین [illegible] ہر عورت کے نکاح کے لیے عجمی ہو یا عربی سیدہ [illegible] سب کے لیے ایک ہی قانون ہے۔ غیر کفو [illegible] کرنا [illegible] ہزاروں قسم کی ذلتیں مصیبتیں ہیں اور بیوی کے نیک [illegible] رسوائیاں ہو سکتی ہیں۔ فتاوی عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۲۹۰ [illegible] لِلنِّسَاءِ لِلرِّجَالِ فِي النِّكَاحِ۔ كَذَا فِي مُحِيْطِ السَّرَخْسِيِّ [illegible] قوم اور ہم مذہب اور نیک ہونا لازم واجب ہے بیوی [illegible] کے لیے نکاح کا لازمی حق ہے ایسا ہی فتاوی محیط سرخسی میں لکھا ہے۔ نسبی کفو اور [illegible] میں ایک فرق یہ ہے کہ نسبی کفو کا مرد ہو تو عورت عاقلہ بالغہ خود مختار ہے [illegible] اجازت کے بغیر اپنا نکاح اس ہم کفو مرد سے کر سکتی ہے کسی والی وارث کو شرعاً کوئی اعتراض کا حق نہیں۔ چنانچہ قرآن مجید سورۃ بقرہ آیت ۲۳۴ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ۔ ترجمہ جب عورتیں عاقلہ بالغہ ہو جائیں تو اے والی وارثو تم پر کوئی گناہ نہیں ان نکاحوں میں جو عورتیں خود اپنی مرضی سے معروف طریقے سے کر لیں، یہاں معروف سے مراد حسبی نسبی کفو میں نکاح کرنا ہے اب مسئلے کی پانچ صورتیں ہو گئیں ۱ نسبی حسبی کفو کا مرد ۲ صرف نسبی کفو ۳ صرف حسبی کفو کا مرد ۴ مرد بھی صرف نسبی کفو ہو اور عورت کا خاندان بھی صرف نسبی کفو ہو۔ دونوں طرف حسبیت نہ ہو ۵ مرد اور عورت کا نسب تو ایک ہو مگر دین جدا ہو۔ پہلی صورت کا شرعی حکم یہ ہے کہ عورت بغیر رضاءِ ولی نکاح کر سکتی ہے، دوسری صورت کا شرعی حکم، اگر بیوی کا خاندان نیک ہو مگر مرد کا خاندان یا اکیلا مرد فاسق ہے کفائۃ ختم نکاح ناجائز نہ عورت اپنی مرضی سے کر سکتی ہے نہ اُس کا ولی۔ چنانچہ فتاوی عالمگیر جلد اوّل صفحہ ۲۹۱ پر اور فتاوی قاضی خان جلد اوّل صفحہ ۳۵ پر ہے۔ تُعْتَبَرُ الْكَفَاءَةُ فِي الدِّيَانَتِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ الصَّحِيْحُ كَذَا فِي الْهِدَايَةِ۔ فَلَا يَكُوْنُ الْفَاسِقُ كُفْئًا لِلصَّالِحَةِ كَذَا فِي الْمَجْمَعِ سَوَاءٌ كَانَ مُعْلِنَ الْفِسْقِ أَوْ لَمْ يَكُنْ

marfat.com
Marfat.com

خانیہ کی عبارت۔ وَقَالَ اَبُوْیُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلْفَاسِقُ اِذَا کَانَ مُعْلِنًا یَخْرُجُ سُکْرَانًا لَا یَکُوْنُ کُفُوًا لِلصَّالِحَةِ مِنْ بَنَاتِ الصَّالِحِیْنَ اِذَا زَوَّجَتِ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا غَیْرَ کُفُوْءٍ کَانَ لِلْاَوْلِیَاءِ مِنَ الْعُصْمَةِ حَقُّ الْفَسْخِ۔ ترجمہ۔ دین اور دیانت یعنی مرد کی شرافت سعادت تقوی کا بھی کفو بننے میں سختی سے اعتبار رکھا گیا ہے خاندانی نیک پاک متقیہ عورت کے لیے اور یہ مسلک امام اعظم ابو حنیفہ اور ان کے بڑے شاگرد امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کا ہے اور یہی مسلک ہر طرح مضبوط اور صحیح ہے ایسے ہی یہ مسلک ہدایہ میں لکھا ہے۔ لہٰذا فاسق مرد نیک عورت کا کفو نہیں بن سکتا ایسا ہی فتاوی مجمع میں لکھا ہے۔ خواہ مرد فاسق فاجر ظاہر علانیہ ہو یا خفیہ پوشیدہ، قاضی خان نے لکھا کہ فرمایا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہ فاسق مرد جب کہ علانیہ شرابی اور نشئی ہو تو کبھی بھی نیک لوگوں کی نیک بیٹی بہن کا کفو نہیں بن سکتا اگر کسی عاقلہ بالغہ لڑکی نے خود اپنا نکاح اُس فاسق مرد سے کر لیا تو نکاح باطل ہو گا اور لڑکی کے والی وارثوں کو اپنی عزت داری کی وجہ سے نکاح ختم کرانے کا شرعًا پورا حق ہو گا یہ قانون سب خاندانوں کے لیے برابر ہے لہٰذا بدعقیدہ اور بدکردار سید لڑکا نیک سیدزادی کا کفو نہیں ہے۔ تیسری صورت کا شرعی حکم یعنی اگر نسبی کفو نیک شریف مرد کا رشتہ ملے تو حسبی کفو یعنی دوسرے اونچی معزز قوم کا نیک شریف مرد اس نیک صالحہ عورت کا کفو حَسَبِیْ وَنَسَبِیْ بن جائے گا مگر وہاں نکاح کرنے میں ولی قریبی کی رضا و اجازت لازمی شرط ہے۔ اگر ولی راضی نہ ہو تو نکاح فسخ کرا سکتا ہے۔ جیسا کہ پہلے نِکَاحُهَا بَاطِلٌ (الخ) والی حدیث سے دلیل ہفتم میں ثابت کر دیا گیا۔ وہاں مشکوۃ شریف میں ص۲۷۰ پر اس حدیث کی شرح بَیْنَ السُّطُوْرِ میں لکھا ہے اَیْ عَلٰی حَدِّ الْبُطْلَانِ اِنِ اعْتَرَضَ الْوَلِیُّ عَلَیْهَا۔ ترجمہ۔ نِکَاحُهَا بَاطِلٌ کا معنی یہ ہے کہ باطل کیا جا سکتا ہے اگر لڑکی کے ولی کو اس لڑکی کے اس حسبی نسبی کفو والے نکاح پر اعتراض ہو۔ کیسا واضح فرق ثابت ہوا نسبی فاسق اور حسبی غیر فاسق متقی کفاءۃ میں کہ وہاں ہے کَانَ لِلْاَوْلِیَاءِ مِنَ الْعُصْمَةِ حَقُّ الْفَسْخِ یعنی فاسق سے نکاح فسخ کرانا حق لازمی ہے۔ لیکن یہاں ہے۔ اِنِ اعْتَرَضَ الْوَلِیُّ وہاں اولیا جمع ہے یہاں لفظ ولی واحد ہے وہاں لفظِ ولی واحد نہ ہے یعنی فاسق سید سے بس اگر نکاح کسی سیدزادی کا ہو جائے تو سب اولیا پر حق ہے کہ فورًا فسخ کرا دیں، چوتھی صورت کا شرعی حکم، اگر قومیت عورت مرد کی ایک ہو اور دونوں ہی خاندان فاسق و فاجر ہوں تو بھی فاسقہ کا نکاح فاسق مرد سے بذات خود بھی جائز

marfat.com
Marfat.com

ولی کی رضا سے بھی جائز چنانچہ سورۂ نور آیت ۲۶ میں ہے۔ اَلْخَبِیْثَاتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ۔ ترجمہ: فاسق بیویاں فاسق خاوندوں کے لیے ہیں اور متقیہ بیویاں متقی خاوندوں کے لیے ہیں۔ پانچویں صورت کا شرعی حکم۔ اگر دین جدا ہو تو مسلمان عورت کسی بھی قوم قبیلے کی ہو نیک خاندان کی ہو یا بد خاندان کی غیر مسلم مرد سے اُس کا نکاح قطعًا نہیں ہو سکتا بلکہ مسلمان مرد کا نکاح کتابیہ عورت سے ہو سکتا ہے اگرچہ بہتر نہیں پندرھویں دلیل قانون شریعت کے مطابق جب کسی مسلمان والدین کو ان کا نسبی کفو نہ ملے تو حسبی کفو میں فورًا نکاح کر دیا جائے لیکن نسبی فاسق اور غیر نسبی فاسق میں ہرگز نکاح جائز نہیں اگر لڑکی خود بغیر رضائے ولی کرے گی تب بھی باطل ہوگا اور والد یا دادا کرے گا تب بھی باطل یعنی قابلِ تنسیخ ہوگا لیکن نابالغہ بالغہ ہو کر اور بالغہ لڑکی اِس جبری نکاح کی اطلاع ملتے ہی اور ولیوں کو اپنی بیٹی کے نکاح کی اطلاع ملتے ہی تنسیخ نکاح کا اختیار اور حق ہے عدالت کے ذریعے فسخ کرا دیں چنانچہ فتاوٰی قاضی خان جلد اوّل ص۳۵ پر ہے وَلَا یَکُوْنُ الْفَسْخُ لِعَدَمِ الْکَفَاءَۃِ اِلَّا عِنْدَ الْقَاضِیْ لِاَنَّہٗ مُخْتَلَفٌ فِیْہِ۔ ترجمہ: جو تنسیخ کفو نہ ہونے کی وجہ سے کرائی جائے وہ صرف عدالت کا قاضی ہی کر سکتا ہے۔ اس لیے کہ وہ تنسیخ نکاح میں مجاز و مجتہد ہے۔ یہ تنسیخ نکاح اسی لیے ضروری ہے کہ فاسق مرد ہم قوم ہو یا غیر قوم لڑکی کا کفو نہیں ہو سکتا کیونکہ نیک مسلمان خاندان کا کفو فاسق مسلمان نہیں ہوتا اگر والد جبرًا جانتے بوجھتے کر دے تو وہ سوءِ اختیار والا ہوگا اور سوءِ اختیار والد کی ولایت ختم ہے۔ اسی فتاوٰی قاضی خان ص۳۵ پر آگے لکھا ہے۔ وَقَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ الزَّاھِدُ فَخْرُ الْاِسْلَامِ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ الْبَزْدَوِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ اَلْفَقِیْہُ یَکُوْنُ کُفُوًا لِلْعَلَوِیَّۃِ لِاَنَّ شَرَفَ الْحَسَبِ فَوْقَ شَرَفِ النَّسَبِ۔ ترجمہ: امام فخر الاسلام نے فرمایا کہ فقیہ عالم مولیٰ علی کی ہر بیٹی کا کفو بن سکتا ہے۔ اس لیے کہ حسبی شرافت نسبی شرافت سے بلند ہے یہاں علوی سے صرف موجودہ اصطلاح کے علوی مراد نہیں۔ بلکہ مولیٰ علی کی تمام اولاد کو پہلے علوی کہا جاتا تھا فاطمی بھی غیر فاطمی بھی۔ چنانچہ تیسیر البصائر لامام شاذلی مصری جلد اوّل ص۱۹۹ پر ہے۔ اَلْمُرَادُ مِنَ الْعَلَوِیِّ کُلُّ اَوْلَادِ الْعَلِیِّ مِنَ الْفَاطِمَۃِ بِنْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِھَا۔ ثُمَّ اصْطَلَحَ۔ تَفْرِیْقًا مِنَ السَّادَاتِ وَغَیْرِ السَّادَاتِ لِلتَّعَارُفِ۔ ترجمہ: پہلے زمانوں میں علوی سے مولیٰ علی کی تمام

marfat.com
Marfat.com

اولاد مراد لی جاتی تھی فاطمی بھی غیر فاطمی بھی، پھر بہت عرصے بعد اصطلاح تفریق کرنے کے لیے اور تعارف کرانے کے لیے سادات علوی اور غیر سادات علوی۔ سولھویں دلیل۔ فتاوٰی در مختار جلد دوم ص۳۵ پر ہے۔ وَاِنَّ بِالْعَالِمِ فَکُفُوٌ لِاَنَّ شَرَفَ الْعِلْمِ فَوْقَ شَرَفِ النَّسَبِ وَالْمَالِ کَمَا جَزَمَ بِهِ الْبَزَّازِی وَارْتَضَاهُ کَمَالٌ وَغَیْرُهٗ۔ اس کی شرح میں فتاوٰی شامی اوّل ص۳۵ پر ہے۔ وَذَکَرَ الْخَیْرُ الرَّمْلِیُّ عَنْ مَجْمَعِ الْفَتَاوٰی۔ اَلْعَالِمُ یَکُوْنُ کُفُوًا لِلْعَلَوِیَّةِ لِاَنَّ شَرَفَ الْحَسَبِ اَقْوٰی مِنْ شَرَفِ النَّسَبِ۔ ترجمہ، اور بے شک عالم مرد کفو ہے ہر اونچے خاندان کا اس لیے کہ علم کی شرافت نسبی شرافت سے بلند ہے اور مالی شرافت سے بھی۔ اسی مسلک پر جزم فرمایا علامہ بزازی نے اور اسی مسلک کو منتخب فرمایا علامہ کمال الدین اور دیگر فقہا مشائخ نے عبارت شامی کا ترجمہ۔ اور ذکر کیا علامہ خیر الدین رملی نے مجمع الفتاوٰی سے کہ بڑا معزز و مکرم عالم دین علویہ سیدزادی و غیر سید علویہ لڑکی کا کفو ہوتا ہے۔ اس لیے کہ حسبی شرافت زیادہ قوی ہے نسبی شرافت سے، جماعت فقہا میں علامہ کمال الدین کا مقام بہت بلند ہے۔ چنانچہ فتاوٰی شامی جلد اوّل ص۱۷ پر ہے۔ وَقَدْ مَنَا غَیْرَ مَرَّةٍ اَنَّ الْکَمَالَ مِنْ اَهْلِ التَّرْجِیْحِ کَمَا اَفَادَهٗ فِیْ قَضَاءِ الْبَحْرِ بَلْ صَرَّحَ بَعْضُ مُعَاصِرِیْهِ بِاَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ۔ ترجمہ، اور ہم نے کئی مرتبہ پہلے بیان کیا ہے کہ بے شک امام کمال الدین اہل ترجیح فقہا میں سے ہیں جیسا کہ فتاوٰی بحرالرائق کے باب القضا سے افادہ ہوا بلکہ بہت سے ہم عصر مشائخ کرام نے اس بات کی تصریح فرمائی کہ بے شک وہ (علامہ کمال الدین) اہل اجتہاد سے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ اتنے بڑے فقیہ اعظم کا یہ فرمان کہ علمی شرافت نسبی شرافت سے اقوٰی اور فوق ہے بغیر ثبوت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ فوقیت و قوت قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی علم کی وجہ سے فرشتوں سے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرایا۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مولیٰ علی پر فضیلت بخشی کہ مولیٰ علی کے ہوتے ہوئے صدیق اکبر کو امت کا امام بنایا۔ اور مولیٰ علی کو مقتدی حالانکہ نسبی فضیلت مولیٰ علی کی زیادہ ہے کیونکہ مولیٰ علی ہاشمی قریشی ہیں اور تمام قریش قبائل پر ہاشمی نسب کو فضیلت مگر دینی امور میں علمی و حسبی فضیلت زیادہ اور شادی بیاہ میں سب خاندان برابر۔ علمی شرافت کی فوقیت کی بنا پر ہی۔ اِنَّ حَسَبِیْ وَنَسَبِیْ

marfat.com
Marfat.com

والی حدیث [illegible] حسبی کو پہلے ذکر فرمایا۔ تو جس طرح زمانۂ نبوی میں علم کی وجہ سے آدم
[illegible] تمام [illegible] صدیق اکبر کو مولیٰ علی اور تمام صحابہ پر فضیلت و فوقیت ملی اسی طرح آج
بھی تا قیامت [illegible] شخص کو غیر عالم پر فوقیت ہے اور اس فوقیت کی وجہ
[illegible] دینی صفات کا کفو ہے۔ قرآن و حدیث اور مشہورہ معتبرہ کتب فقہ
[illegible] ثابت [illegible] ہے۔ [illegible] تفضیلی رافضی لکھتے ہیں کہ اگر سیدزادی کا غیر سید
[illegible] معزز معظم باوقار شریف مرد سے کر دیا تو بھی اس میں
[illegible] خاندان کی رسوائی ہے۔ مگر یہ بات احمقانہ بھی ہے بے دلیل
[illegible] کے خلاف ہیں۔ چنانچہ ہدایہ شریف جلد اول ص ۲۸۵ پر ہے۔
وَتُعْتَبَرُ اَيْضًا فِي الدِّيَانَةِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَاَبِي يُوْسُفَ
وَهُوَ الصَّحِيْحُ لِاَنَّهٗ مِنْ اَعْلَى الْمَفَاخِرِ وَالْمَرْاَةُ تُعَيَّرُ بِفِسْقِ الزَّوْجِ فَوْقَ مَا
تُعَيَّرُ بِضِعَةِ نَسَبِهٖ۔ ترجمہ۔ اور نسبی کفو کے ساتھ ساتھ حسبی یعنی دین و دیانت کفو بھی
معتبر اور لازمی ضروری ہے اور یہ مسلک امام اعظم ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کا ہے اور ہر طرح
صحیح ہے۔ اس لیے کہ دین و دیانت شرافت صداقت علمی لیاقت اعلیٰ عزت و عظمت اور قابلِ
فخر خوشی ہے۔ عورت (بیوی) جتنی ذلت و عار شرمندگی خاوند کے فسق و فجور بدکرداری
سے محسوس کرتی ہے اتنی نسبی خاندانی صنعت و حرفت پیشہ و تجارت کاروبار میں نہیں کرتی
یعنی ایک نیک متقی خوش عقیدہ سنی عابدہ زاہدہ سیدزادی کے لیے یہ ذلت ہے اور اس کے نیک
پاک مقدس اہلِ سنت خاندان کے لیے اصل ذلت و عار شرمندگی رسوائی یہ ہے کہ اس کا
خاوند اور اس کے والدین کا داماد کوئی فاسق قاتل ڈاکو یا شرابی جواری یا بدعقیدہ رافضی
شیعہ سید لڑکا ہو۔ نہ کہ نیک پاک عالم خاوند معاشرے میں باعزت شخص۔ اٹھارویں دلیل۔ مسلک
حنفی میں اَوَّلاً حسبی اور نسبی کفو کا رشتہ تلاش اور قبول کیا جائے گا اگر نسبی حسبی کفو نہ ملے تو صرف
حسبی کفو میں بیٹی کا نکاح کیا جائے گا مگر صرف نسبی کفو چونکہ ہر نیک شریف خاندان کے لیے باعث
ذلت ہے اگرچہ سید ہو اس لیے صرف نسبی کفو سیدزادی اور کسی بھی معزز یا عزت نیک خاندان
کی لڑکی کے لیے جائز نہیں اس لیے کہ فسق و فجور کفویت ختم کر دیتا ہے اگرچہ ذات قبیلہ
عورت و مرد کا ایک ہی ہو۔ چنانچہ۔ فتاویٰ شامی درِ مختار جلد دوم ص ۳۲۳ پر ہے۔ وَيُفْتٰى
فِيْ غَيْرِ الْكُفْؤِ بِعَدَمِ جَوَازِهٖ اَصْلًا۔ هٰذَا رِوَايَةُ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَهٰذَا

marfat.com
Marfat.com

إذا كان لها ولي لم يرض به قبل العقد فلا يفيد الرضا بعده. بحر. وأما إذا لم يكن لها ولي فهو صحيح نافذ مطلقا اتفاقا. كما يأتي. لأن عدم وجه عدم الصحة على هذه الرواية دفع الضرر عن الأولياء وأما هي فقد رضيت بإسقاط حقها. فتح. وإن لم يكن لها ولي فهو أي العقد صحيح نافذ مطلقا. أي كفوا أو غيره۔ اور فتاوی بحر الرائق جلد سوم ص ۱۲۸ پر ہے وهذا يدل على أن كثيرا من المشايخ أفتوا بانعقادها فقد اختلف الإفتاء۔ ترجمہ، عبارت شامی، اگر کوئی عورت غیر قوم میں بغیر رضاء ولی نکاح کرے صرف مرد کی حیثیت دیکھ کر تو فتویٰ دیا جاتا ہے اس نکاح کے بالکل ناجائز ہونے کا یہ بات حسنؒ کی روایت ہے امام ابوحنیفہؒ سے مروی۔ لیکن اور یہ جب ہے جبکہ اس لڑکی کا ولی اس عقد سے پہلے ہی ناراض تھا تو اب نکاح ہو جانے کے بعد اگر ولی راضی بھی ہو گیا تب بھی یہ رضا مفید نہ ہو گی یہی فتاویٰ بحر میں ہے اور لیکن اگر لڑکی کا ولی زندہ موجود ہی نہ ہو تو یہ حسبی نسبی کفو میں کیا ہوا نکاح صحیح ہو گا اور مطلقاً نافذ و جائز ہو گا تمام فقہاء اسلام کے اتفاق سے جیسے کے شامی میں آگے آئے گا۔ اس لیے کہ وجہ جواز نہ ہونا صحیح نہ ہونا اس روایتِ حسن کی بنا پر تا قیامت والی وارثین کے شرعی اختیار کے نقصان کو ختم کرنے کے لیے ہے۔ اور لیکن وہ لڑکی جس نے اپنی مرضی سے بغیر رضاء ولی غیر نسبی کفو میں صرف حسبی دیکھ کر اپنا نکاح کر لیا تو بے شک اپنے ولی وارثوں کی رضا کی خاطر راضی ہے اپنے حقِ بلوغت کو ختم کرنے پر۔ یہ مسئلہ فتاویٰ فتح القدیر کا بھی ہے۔ اور اگر کسی شریف لڑکی کا ولی موجود ہی نہ ہو تو اس لڑکی کا کیا ہوا اپنا نکاح بالکل صحیح نافذ ہو گا مطلقاً خواہ نسبی حسبی کفو میں کیا ہو یا غیر نسبی فقط حسبی کفو میں ولی سے مراد ولیِ قریبی ہے نہ کہ ساری دنیا کے قومی بزرگ، سیدزادی غیر سید زادی ہر نیک مسلمان لڑکی اور نیک مسلمان خاندان کے لیے یہ قانونِ نکاح ہے۔ بحر الرائق کا ترجمہ اور یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ بے شک کثیر مشائخ فقہا نے نکاح کے صحیح منعقد ہو جانے کا ہی فتویٰ دیا ہے۔ پس بعض مختلف بھی ہو گئے۔ اس دلیل سے بھی یہ ثابت ہوا کہ سیدزادی کا نکاح ولی کی اجازت سے غیر نسبی کفو میں صرف حسبی کفو غیر سید سے جائز ہے اور اگر سید زادی کا ولی وارث موجود نہ ہو تو حسبی کفو میں اس کی اپنی مرضی بھی جائز و نافذ ہے۔

انیسویں دلیل۔

فتاویٰ شامی جلد دوم ص ۳۲۰ پر ہے۔ لزم النكاح بغير كفوء إن كان الولي أبا أو جدا لم يعرف منهما سوء الاختيار وإن عرف لا يصح النكاح اتفاقا۔ ترجمہ

marfat.com
Marfat.com

نکاح لازم و صحیح ہے۔ اگر لڑکی کا ولی والد اور یا دادا جن دونوں سے اس سے قبل سوء اختیار
ثابت و ظاہر نہ ہوا ہو اور اگر والد یا دادا سے اس نکاح سے پہلے کسی بیٹی کے نکاح میں
سوء اختیار ثابت ہو چکا ہو [illegible] پھر ایک بیٹی پوتی کا نکاح غیر نسبی حسبی کفو میں نابالغہ
یا بالغہ کا بغیر اس کی اجازت کے [illegible] نکاح کر دیتا ہے تو تمام فقہاءِ عظام کے نزدیک
وہ نکاح صحیح نہیں ہے۔ اور منکوحہ لڑکی بالغ ہوتے ہی یا بالغہ منکوحہ اطلاع ملتے ہی فوراً
اس نکاح سے بیزاری کا اظہار کر کے [illegible] بذریعہ عدالت فسخ کرا سکتی ہے۔ اس کو خیار
بلوغ کہا جاتا ہے۔ یعنی اگر باپ والد نے یا دادا نے اپنی بیٹی پوتی کا کسی لالچ یا دباؤ
[illegible] کسی ناکفو ظالم سے نکاح کر دیا تو اگر یہ اس کا پہلا کام ہے تب تو نابالغہ یا بالغہ
بیٹی کو فسخ کرنے کا اختیار نہیں۔ نکاح صحیح اور مضبوط ہو جائے گا۔ ہاں بعد میں ظلم ہونے کی صورت
میں خود والد یا دادا کسی ظلم کی بنا پر تنسیخ یا خلع کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ لیکن اگر یہ دوسری بار
ہے تو یہ نکاح متفقاً غلط ہوا ظلم خاوند ظاہر ہو یا نہ ہو خود منکوحہ تنسیخ نکاح کرا سکتی ہے۔
فاسق ہو خواہ ہم قوم ہو یعنی فقط نسبی کفو یا غیر نسبی اور غیر حسبی، اور منکوحہ خواہ سیدزادی
ہو یا عربی یا عجمی۔ اسلام کے تمام دینی دنیوی قانون تمام امتِ مسلمہ کے لیے یکساں ہیں سادات
کے لیے علیحدہ کوئی خصوصی قانون ثابت نہیں بجز ان کی تعظیم و توقیر کے اور یہ بات ثابت ہے
کہ صحیح شرعی نکاح اور نیک خاوند کی وطی و صحبت سے تعظیم و توقیر میں کوئی فرق نہیں پڑتا
بلکہ مودتِ قربیٰ اور تعظیم سادات غیر سید معزز اور اونچے خاندان اور نیک متقی خاوند سے
ہی زیادہ حاصل ہوتی ہے۔ یہ بات ماؤشما کی نہیں بلکہ ان سیدزادیوں اور ان کے سادات
گھر والوں سے پوچھی جا رہی جن کی سیدزادیاں غیر سید حسبی کفو میں بیاہ کر گئی ہیں
بیسویں دلیل۔ مسلک اعظم کی آخری دلیل۔ فتاوی بحر الرائق شرح کنز الدقائق جلد سوم
ص۱۳۰ پر ہے۔ وَالْكَفَاءَةُ تُعْتَبَرُ نَسَبًا. فَقُرَيْشٌ أَكْفَاءٌ فِي النِّكَاحِ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ. وَبِهٰذَا اسْتَدَلَّ الْمَشَايِخُ عَلَى أَنَّهُ لَا يُعْتَبَرُ التَّفَاضُلُ فِيمَا بَيْنَ
قُرَيْشٍ وَهُوَ الْمُرَادُ بِقَوْلِهِ قُرَيْشٌ أَكْفَاءٌ حَتّٰى لَوْ تَزَوَّجَتْ هَاشِمِيَّةٌ
قُرَشِيًّا غَيْرَ هَاشِمِيٍّ لَمْ يُرَدَّ عَقْدُهَا. وَإِنْ عَرَبِيًّا غَيْرَ قُرَشِيٍّ لَهُمْ
رَدُّهُ. ترجمہ:۔ اور امام اعظم ابو حنیفہ رض کے مسلک میں نسبی کفائت بھی معتبر ہے
وجب کہ آئمہ ثلاثہ کے مسلک میں نکاح کرنے کے لیے مرد میں نسبی کفو ہونا ضروری

marfat.com
Marfat.com

معتبر نہیں جیسا کہ ہم نے پہلے ثابت کر دیا) پس حنفی مسلک میں قریش قبائل آپس میں کفو ہیں، یہاں تک کہ اگر کوئی ہاشمی قریشی سیدزادی (غیر سید ہاشمی) قریشی نیک مرد سے بغیر رضاءِ ولی اپنا نکاح کر لیتی ہے تو اس کا یہ عقد توڑا نہیں جا سکتا کیونکہ سیدزادی نے نسبی حسبی کفو میں نکاح کیا لہٰذا مضبوط اور معتبر ہے، لیکن اگر سیدزادی عورت کسی غیر قریشی مرد سے نکاح کرلے تو والی وارثوں کے لیے شرعی حق ہے اس نکاح کے رد کرنے تنسیخ کرانے کا بحمدہ تعالیٰ ہم نے مندرجہ بالا دلائل میں قرآنِ مجید کی آیت اور احادیثِ مقدسات کے فرمودات اور معتبر و مشہور کتبِ فقہ مفتابہ مکتوبات سے ثابت کر دیا کہ سیدزادی کا نکاح اُس غیر سید مرد سے بالکل جائز ہے جو کسی بھی قریش قبیلے سے ہو۔ اور اُس غیر سید مرد سے بھی جائز ہے جو علم عقل تقوٰے شرافت وجاہت اور نہایت پاکیزہ اونچے باعزت باوقار خاندان کی وجہ سے سیدزادی کا کفو بن جائے۔ نیز اسلام میں صرف نسبیت کوئی فضیلت نہیں نسبیت کے ساتھ حسبیت ہونا لازمی ضروری ہے، تفضیلی شیعہ کہتے ہیں کہ اگر سیدزادی کا نکاح غیر سید مرد سے کیا گیا تو اُس کی اولاد کی نسبیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کٹ جائے گی لیکن قرآن و حدیث فرماتے ہیں کہ اگر سیدزادی کا نکاح فاسق فاجر یا بدعقیدہ سید مرد سے کیا گیا تو بُرے ماحول کی وجہ سے خود اُس سیدزادی اور اُس کی اولاد کی حسبیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کٹ جائے گی، شریف متقی خاوند و خاندان میں اگرچہ نسبیت کٹ جائے گی مگر حسبیت تو قائم رہے گی۔ کیونکہ صحبتِ صالح ترا صالح کند ۔ صحبتِ طالح ترا طالح کند۔ اور یارِ بد بدتر بُوَد از مارِ بد۔ اور حسبیت کی فکر کرنی زیادہ ضروری ہے کیونکہ حدیث و قرآن نے اُس کو مقدم رکھا ہے۔ لہٰذا اسی کی فوقیت ہے اور وہی اقوٰی ہے، خیال رہے کہ دنیا رات ہے۔ زندگی سفر ہے تمام اہلِ بیت کَسَفِیْنَۃِ نوح ہیں اور تمام صحابہ کالنجوم ہیں، یہ تمثیلات چشمۂ علم و حکمت کی زبانِ اقدس نے بیان فرمائیں ان تمثیلات کے اشارے کیا بتا رہے ہیں؟ یہی کہ ستارے بلندیوں پر ہیں، کشتی دریا کی سطح پر ہے۔ ماحول ظلمت ہے، کشتی کو ستاروں کی ضرورت ہے نہ کہ ستاروں کو کشتی کی۔ ہم نے جن کتبِ فقہ کی دلیلیں پیش کی ہیں ان کتبِ معتبرہ مشہورہ سے پورا عالمِ اسلام فیض بار ہا ہے، اُن کے ہی پُر جلال و پُر جمال فتاوٰی سے اسلامی حکومت، عدالت، عبادت، نظامت کا کام چل رہا ہے۔ یہ کوئی معمولی کتب نہیں کہ جب چاہا اور جس مسئلے کو چاہا مان لیا جس کو چاہا نہ مانا، کبھی حنفیت کا سہارا پکڑ لیا اور کبھی

marfat.com
Marfat.com

بھٹکتے پھرتے شافعیت کی گود میں کود پڑے۔ وہاں بھی کام نہ بنا تو غیر معروف یا بدعقیدہ کتب کا سہارا پکڑ لیا۔ مطلب کی بات لے لی خلاف مطلب نہ مانی۔ اور یہی اللہ کے تفضیلی رافضیوں کا یہی طریقہ ہے اور ایسے لوگوں کے لیے سورۃ البقرہ آیت ۸۵ میں قرآن مجید کی جھڑک ہے کہ بدبختو۔ کیا تم کتاب کی بعض باتوں کو مانتے ہو۔ ترجمہ: کسی کسی آیت کو مانتے ہو کسی کا انکار کرتے ہو۔ اب ام کلثوم سیدزادی کے نکاح کا غیر سید مرد سے جائز اور صحیح ہونے کا ثبوت اور دلائل کا ذکر ہے جو زیر ذیل سطور ہیں، اس کے عملی دلائل ملاحظہ فرمائیں۔

سیدزادی کا نکاح غیر سید سے کرنے کے جائز ہونے کے عملی دلائل

مشہورہ ومعتبرہ

تمام کتب احادیث، تاریخ کے علاوہ تاریخ یعقوبی جلد دوم ص ۱۲۹ و ص ۱۵۰ اور تاریخ عمدۃ المطالب فی انساب آل ابی طالب کے ص ۶۳ پر اور بخاری شریف جلد اول ص ۴۰۳ طبع کراچی پر اور تاریخ طبری ابن خلدون اور تاریخ کامل اور اصابہ، اسد الغابہ اور دیگر اکثر سیر اور فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ آقائے کائنات حضور اقدس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بڑی بیٹی سیدہ زینب کا نکاح ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض کے بھانجے ابو العاص رض بن ربیع قریشی کلابی سے کیا۔ ۲۔ اور اپنی دوسری بیٹی سیدہ رقیہ کا نکاح عثمان غنی رض سے کیا۔ ۳۔ اور اپنی تیسری بیٹی سیدہ ام کلثوم کا نکاح بھی سیدہ رقیہ رض کے وصال شریف کے بعد حضرت عثمان غنی رض سے کیا حالانکہ عثمان غنی قریشی اموی تھے۔ ۴۔ اور اپنی چوتھی آخری بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہرا کا نکاح مولیٰ علی قریشی ہاشمی سے کیا، یہ تینوں داماد سید نہیں تھے اگر سیدزادی کا نکاح غیر سید سے حرام و باطل ہے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیوں کئے۔ اس کا جواب ان تفضیلی رافضیوں کے پاس کچھ نہیں، صرف جان بچانے کے لیے کہہ دیتے ہیں کہ یہ مجبوراً مصلحت کے تحت تھے میں پوچھتا ہوں ان حمقا سے کہ مصلحت کے تحت حرام بھی کبھی جائز ہو سکتا ہے۔ اور اگر مجبوری تھی تو کم از کم اپنی ہاشمی قوم میں ہی کرتے کیا اس وقت کوئی ہاشمی مرد دنیا میں نہ تھا؟ نہ کوئی مجبوری تھی نہ کوئی خصوصی مصلحت صرف یہ قانون بنانا بتانا تھا کہ سیدزادی کا کفو قریشی غیر سید بھی ہے اور پھر مجبوری تو آج بھی ہے کہ نیک پاک سنی سیدزادی کے لیے نیک پاک سنی سید لڑکا

Marfat.com
Marfat.com

مشکل سے ملتا ہے، جیسا کہ سوالِ مذکورہ میں بیان کیا گیا ہے جن کے لیے یہ فتویٰ لکھا جا رہا ہے
۵ آقائے کائنات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب بنتِ
جحش کا نکاح ایک آزاد شدہ غلام حضرت زید سے کر دیا حالانکہ حضرت زینب ہاشمیہ تھیں، زید
ایک عجمی غلام تھے۔ بعض نے کہا غیر قریشی عربی تھے۔ مگر پہلا قول درست ہے۔ اس کا جواب
بھی تفضیلیوں کے پاس بجز آئیں شائیں کرنے بغلیں جھانکنے کے کچھ نہیں، گھبرا کر کبھی کہدیتے
ہیں کہ ہم تو صرف سیدزادی کی بات کر رہے ہیں اور صرف اُس پر یہ سخت ظالمانہ پابندی
لگا رہے ہیں کہ اس کا غیر سید سے کبھی کسی بھی صورت میں نکاح جائز نہیں۔ گویا کہ شریعت
ان کے گھر کی خود ساختہ ہے جس پر چاہی من مرضی کی پابندی لگا دی ۷ حضرت مولیٰ علی شیرِ خدا
نے اپنی ایک بیٹی اُمّ کلثوم کا نکاح فاروق اعظم رض سے کر دیا جن سے اولاد بھی پیدا ہوئی۔ مولیٰ
علی رض کو مجبوری نہ تھی نہ کوئی رشتوں کی کمی تھی گھر میں ہاشمی رشتے موجود تھے۔ فاروق اعظم
قریشی عدوی تھے نہ کہ ہاشمی، تفضیلی شیعہ رافضی حریلیاں والے اس نکاح کے منکر ہیں
ایک مصنف اپنی کتاب حسب نسب جلد سوم ص ۲۶۳ پر اس حقیقتِ متواترہ کا فقط اس لیے
انکار کرتا ہے کہ مولیٰ علی نے اپنی بیٹی کا نکاح اپنے بھتیجے سے کرنا تھا یعنی عبداللہ بن جعفر سے
اس لیے فاروقِ اعظم کا پیغامِ نکاح دینا شرعاً جائز ہی نہ تھا، کیونکہ نبی کریم نے پیغام پر پیغامِ نکاح
کو ناجائز فرمایا فاروقِ اعظم اس مسئلے کو جانتے تھے لہٰذا پیغامِ نکاح نہیں دے سکتے
تھے۔ مصنف کی یہ بات بھی غلط ہے مولیٰ علی کے پاس ابھی تک کسی کا پیغام نہیں
آیا تھا۔ صرف مولیٰ علی کا اپنا ارادہ تھا کہ اپنے بھتیجے سے اپنی بیٹی کا نکاح کریں۔ اسی کا
مولیٰ علی نے فاروقِ اعظم کے سامنے پیغامِ نکاح ملنے پر اظہار فرمایا۔ لیکن جب فاروقِ اعظم
نے اپنے نکاح کی وجہ بتائی تو مولیٰ علی نے اپنا دلی ارادہ بدل کر فاروقِ اعظم سے نکاح
کر دیا مصنف مذکور اسی دلی ذاتی ارادے کو اپنی حماقت سے پیغامِ نکاح سمجھا اس لیے
مندرجہ ذیل سطور میں اس حقیقتِ واقعی کے تحریری ثبوت پیش کئے جا رہے ہیں (انشاء اللہ
تعالیٰ)

چنانچہ پہلا ثبوت :۔ بخاری شریف جلد اوّل طبع کراچی ص ۴۰۳ کتاب الجہاد میں لکھا ہے کہ
مولیٰ علی نے فاروقِ اعظم کے پیغامِ نکاح کو قبول کر کے اپنی بیٹی اُمّ کلثوم کا نکاح فاروقِ اعظم سے
کر دیا۔ اور ان سے اولاد بھی ہوئی تھی۔

marfat.com
Marfat.com

دوسرا ثبوت۔ علامہ ابن حجر عسقلانی شافعی رحمۃ نے اپنی کتاب الاصابہ جلد ہشتم طبع مصر ص ۲۹۷ پر لکھا ہے کہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی ام کلثوم رض کا نکاح فاروق اعظم رض سے کیا۔

تیسرا ثبوت۔ علامہ ابن عبدالبر مالکی رحمۃ نے اپنی کتاب الاستیعاب جلد چہارم طبع مصر ص ۴۶۷ پر بھی لکھا ہے کہ مولا علی نے سیدہ ام کلثوم کی شادی فاروق اعظم سے کر دی تھی۔

چوتھا ثبوت۔ مؤرخ طبری نے اپنی کتاب تفسیر طبری جلد سوم ص ۲۷۰ طبع کراچی میں بھی لکھا ہے کہ سیدہ ام کلثوم بنت فاطمہ و علی کا نکاح فاروق اعظم سے ہوا تھا۔ اور ام کلثوم کے بطن سے فاروق اعظم کے دو بچے پیدا ہوئے خود علی مرتضیٰ نے بیٹے کا نام زید اور بیٹی کا نام رقیہ رکھا۔

پانچواں ثبوت۔ علامہ ابن اثیر نے بھی اپنی کتاب اسد الغابہ کے ص ۱۱ پر فاروق اعظم اور سیدہ ام کلثوم رض کے نکاح کا ذکر کیا اور اولاد کا بھی ذکر کیا۔

چھٹا ثبوت۔ علامہ ابن حبان رحمۃ نے بھی اپنی کتاب الثقات کے ص ۲۴ پر سیدہ ام کلثوم و فاروق اعظم عمر بن خطاب رض کے نکاح و اولاد کا ذکر کیا۔

ساتواں ثبوت۔ علامہ ابن قتیبہ نے بھی اپنی کتاب المعارف ص ۸۰ پر مطبع مصری میں فاروق اعظم رض و سیدہ ام کلثوم بنت علی کے نکاح ہونے کا ذکر کیا ہے۔

آٹھواں ثبوت۔ علامہ ابن اثیر نے اپنی کتاب تاریخ الکامل جلد دوم طبع بیروت کے ص ۲۱ پر وضاحت سے لکھا کہ سیدہ ام کلثوم جن کا پورا نام صغریٰ ام کلثوم بنت فاطمۃ الزہرا تھا فاروق اعظم کی زوجہ محترمہ تھیں فاروق اعظم ان کا بہت احترام کرتے تھے۔ فاروق اعظم نے ان کے نکاح سے پہلے بھی ایک اور عورت سے نکاح کیا تھا جن کا نام بھی ام کلثوم تھا وہ ملیکہ بنت جردل خزاعی کے نام سے مشہور تھیں۔ مگر ان ملیکہ سے اولاد نہیں تھی۔ اور سیدہ سے آپ کی اولاد ہوئی۔

نواں ثبوت۔ علامہ ابن کثیر نے بھی اپنی کتاب البدایہ والنہایہ جلد ہفتم کے ص ۱۳۹ پر لکھا ہے کہ فاروق اعظم کی دو بیویاں تھیں پہلی کا نام ام کلثوم ملیکہ بنت جردل خزاعی تھا، اور دوسری بیوی کا نام سیدہ ام کلثوم صغریٰ بنت علی و فاطمۃ الزہرا تھا۔ ان کے بطن سے دو بچے زید و رقیہ ہوئے۔

دسواں ثبوت۔ علامہ ابن حبان نے اپنی کتاب الثقات کے ص ۱۹۰ پر لکھا ہے کہ فاروق اعظم کا نکاح سیدہ صغریٰ ام کلثوم بنت علی مرتضیٰ سے ۱۷ھ میں ہوا تھا اور حق مہر چالیس ہزار درہم

marfat.com
Marfat.com

مقرر ہوا تھا۔ اتنا مہر کسی اور بیوی کا نہ تھا یہ عظمتِ سیدہ کی وجہ سے تھا۔
گیارھواں ثبوت۔ قاضی سلیمان منصور پوری نے اپنی کتاب رحمۃ للعٰلمین جلد دوم ص۱۱۰ پر لکھا ہے کہ فاروق اعظم نے سیدہ اُمِ کلثوم بنتِ علی سے نکاح کیا۔ اور اولاد ایک بیٹا زید۔ ایک بیٹی رقیہ کا ذکر کیا ہے۔
بارھواں ثبوت۔ علامہ شبلی نعمانی نے بھی اپنی کتاب الفاروق ص۲۹۳ پر فاروق و سیدہ بنتِ علی کے نکاح کا ذکر تفصیل سے کیا ہے۔
تیرھواں ثبوت۔ علامہ ابن حزم نے بھی اپنی کتاب جامع السیرت کے ص۲۰۰ پر اس نکاح بنتِ علی و فاروقِ اعظم رض کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔
چودھواں ثبوت۔ دائرہ معارفِ اسلامیہ جلد اوّل ص۲۵۲ مطبوعہ لاہور میں بھی تفصیل سے ذکر ہے کہ فاروق و سیدہ بنت علی کا نکاح ہوا تھا۔
پندرھواں ثبوت۔ فتاویٰ درّ مختار شامی جلد دوم ص۳۲۵ پر بھی فاروق اعظم اور سیدہ بنت علی کے اس نکاح کا ذکر موجود ہے۔
سولہواں ثبوت۔ علامہ الشیخ سعید نے اپنی کتاب الارشاد طبع تہران کے ص۱۶۷ پر لکھا ہے کہ مولی علی رض کی دو بیٹیاں اولادِ فاطمہ الزہرا سے تھیں بڑی بیٹی حضرت زینب کبریٰ رض یہ کربلا میں گئی تھیں۔ چھوٹی بیٹی صغریٰ ام کلثوم رض یہ دونوں سیدزادیاں امام حسن رض و حسین رض کی چھوٹی سگی بہنیں تھیں۔ چونکہ تفضیلی شیعہ صغریٰ ام کلثوم کے نام کا انکار کرتے ہیں کہ صغریٰ نام کی کوئی بیٹی علی مرتضیٰ رض کی نہ تھی، خود شیعہ کتاب سے ثبوت پیش کیا گیا ہے۔
سترھواں ثبوت۔ کتاب تہذیب الاحکام طبع تہران ایران کے ص۳۸۹ پر بھی فاروق و سیدہ بنت علی صغریٰ اُم کلثوم کے نکاح کا ذکر لکھا ہے۔
اٹھارھواں ثبوت۔ حضرت مولانا عبد الحق محدث دہلوی نے بھی اپنی کتاب مدارج النبوت فارسی جلد دوم ص۴۸۸ پر لکھا ہے کہ فاروق اعظم نے مولی علی شیرِ خدا کو صغریٰ ام کلثوم سے نکاح کرنے کی خواہش کا پیغام دیا جس کو علیِ مرتضیٰ نے قبول کر کے نکاح کر دیا تھا۔
انیسواں ثبوت۔ داتا صاحب رح نے اپنی کتاب کشف المحجوب فارسی کے باب ۲۹ آداب نکاح و تجرد کے ص۵۶۷ پر پوری تفصیل سے اس نکاح کا ذکر فرمایا ہے کہ فاروقِ اعظم نے مولی علی کے پاس پیغام نکاح بھیجا تو مولی علی نے عمروں کے بہت زیادہ فرق کا عذر پیش کیا تو آپ نے نکاح کرنے کی وجہ بتائی کہ

marfat.com
Marfat.com

بھری جمعیت اور سیرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے ہی ہے میں چاہتا ہوں کہ اس نکاح کے ذریعے میری جمعیت اور صوریت میں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے جڑ جائے تب مولا علی نے یہ رشتہ قبول کر کے اپنی بیٹی سیدہ ام کلثوم کا نکاح کر دیا، پھر اولاد ہونے کا بھی ذکر کیا ہے۔

چوتھا ثبوت۔ امام جلال الدین سیوطی شافعی نے بھی اپنی کتاب خصائص کبریٰ جلد دوم ص۲۷۹ پر اس نکاح عقد سیدہ کا ذکر کیا ہے۔

پانچواں ثبوت۔ بحوالہ شامی جلد دوم ص۳۲۲ پر ہے۔ فَقُرَيْشٌ بَعْضُهُمْ أَكْفَاءٌ لِلْبَعْضِ الْكَرِيمَةِ وَلَا تَفَاضُلَ فِيمَا بَيْنَهُمْ مِنَ الْهَاشِمِيِّ وَالنَّوْفَلِيِّ وَالتَّيْمِيِّ وَالْعَدَوِيِّ وَغَيْرِهِمْ وَلِهٰذَا زَوَّجَ عَلِيٌّ وَهُوَ هَاشِمِيٌّ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ فَاطِمَةَ لِعُمَرَ وَهُوَ عَدَوِيٌّ" ترجمہ: پس قریش قبیلے سب آپس میں ایک دوسرے کے کفو ہیں اس فرمانِ نبوی سے ثابت ملا اس بات کا کہ قبائلِ قریش کی آپس میں کسی پر کسی کی خاندانی قومی کوئی فضیلت نہیں ہاشمی ہو یا ہے یہ خواہ نوفلی تیمی، عدوی ہو یا ان کے علاوہ دیگر قریشی اسی وجہ سے مولیٰ علی ہاشمی قریشی نے اپنی بیٹی ام کلثوم بنتِ فاطمۃ الزہرا کا نکاح عمر فاروق سے کر دیا حالانکہ وہ عمر عدوی قریشی تھے یہ بات تمام کتبِ فقہ احناف نے کفو کے باب میں لکھی ہے ثابت ہوا کہ فاروقِ اعظم رض اور سیدہ فاطمۃ الزہرا کا نکاح ایک حقیقتِ واقعہ صادقہ ہے۔

پانچواں ثبوت:۔ امام علاؤ الدین کاشانی جن کی وفات ۵۸۷ھ میں ہوئی اپنی کتاب بدائع صنائع جلد دوم ص۳۱۹ پر لکھتے ہیں۔ وَلَا تَكُونُ الْعَرَبُ كُفْأً لِقُرَيْشٍ لِفَضِيلَةِ قُرَيْشٍ عَلَى سَائِرِ الْعَرَبِ وَلِذٰلِكَ اخْتَصَّتِ الْإِمَامَةُ بِهِمْ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ، بِخِلَافِ الْقُرَشِيِّ أَنَّهُ يَصْلُحُ كُفْأً لِلْهَاشِمِيِّ. وَإِنْ كَانَ لِلْهَاشِمِيِّ مِنَ الْفَضِيلَةِ مَا لَيْسَ لِلْقُرَشِيِّ. لٰكِنَّ الشَّرْعَ أَسْقَطَ اعْتِبَارَ تِلْكَ الْفَضِيلَةِ فِي بَابِ النِّكَاحِ عَرَفْنَا ذٰلِكَ بِفِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ. فَإِنَّهُ رُوِيَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَ ابْنَتَهُ مِنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَانَ أُمَوِيًّا لَا هَاشِمِيًّا وَزَوَّجَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ ابْنَتَهُ أُمَّ كُلْثُومٍ مِنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَلَمْ يَكُنْ هَاشِمِيًّا بَلْ عَدَوِيًّا۔ ترجمہ: آخری عبارت کا مولیٰ علی نے اپنی بیٹی ام کلثوم کا نکاح

marfat.com
Marfat.com

کر دیا تھا فاروق اعظم سے حالانکہ حضرت عمر ھاشمی نہ تھے بلکہ عدوی قریشی تھے۔
تیئیسواں ثبوت۔ حضرت اعلیٰ پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب تحقیقِ حق فی کلمۃِ الحق ص۱۵۲ پر لکھا ہے کہ ام کلثوم را بنکاح آورد امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پس پسرے زید نام برائے او بزاد ترجمہ، سیدہ ام کلثوم کو امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے نکاح میں لائے ان کا ایک بیٹا زید پیدا ہوا۔ یہ سب کتاب زبان فارسی میں ہے۔ اس سے پہلے پیر صاحب علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاجزادی حضرت فاطمہ امیر المومنین مولیٰ علی کے نکاح میں تھیں ان سے صاجزادوں (حسن وحسین) کے علاوہ، رقیہ، اُم کلثوم، زینب متولد ہوئیں رقیہ قبل بلوغت فوت ہوگئیں تھیں۔ زینب سیدہؓ کو عبد اللہ بن جعفر نکاح میں لائے اور وہ اُن کے پاس ہی فوت ہوئیں، پھر لکھا ہے کہ سیدہ اُمّ کلثوم فاروق اعظم نکاح میں لائے۔ فاروق اعظم کی وفات کے بعد عون بن جعفر نے سیدہ سے نکاح کیا۔ عون بن جعفر کی وفات کے بعد محمد بن جعفر کے نکاح میں آئیں ان کی وفات کے بعد عبد اللہ بن جعفر کے نکاح آئیں اور وہیں فوت ہوئیں۔ (از تحقیقِ حق مصنفہ حضرت اعلیٰ گولڑوی ص۱۵۲) پیر صاحب کے کلام سے ثابت ہوگیا کیا اب بھی کسی کو دم مارنے کی جرأت ہے۔ یا صرف مطلبی عقیدت ہے۔
چوبیسواں ثبوت۔ علامہ عینی علیہ الرحمۃ نے بھی اپنی کتاب شرح کنز الدقائق ص۹۹ پر لکھا ہے وَکَانَ عَلِیٌّ زَوَّجَ اِبْنَتَہٗ مِنْ عُمَرَ وَکَانَ عَدَوِیًّا لٰکِنْ کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْشٍ، فَلَا مُعْتَبَرَۃَ بِفَضْلِ بَعْضِ بُطُوْنِ قُرَیْشٍ عَلٰی بَعْضِھَا۔ ترجمہ، اور مولیٰ علی نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا تھا عمر فاروق سے حالانکہ وہ عدوی قریشی تھے لیکن یہ تمام مولیٰ علی وشبیر خدا وغیرہ قریشی ہی تھے۔ پس اس بات اور عمل سے جان لیا گیا کہ قریش کے کچھ قبیلوں کا کچھ قبیلوں پر فضیلت کا نکاح میں کوئی اعتبار وا ہمیت نہیں ہے۔
پچیسواں ثبوت۔ علامہ ابن نجیم مصری بھی اپنی کتاب فتاویٰ بحر الرائق جلد سوم ص۱۳۰ پر فاروق اعظمؓ کے اس نکاح سیدہ ام کلثوم بنتِ علی کا ذکر فرماتے ہیں، چنانچہ لکھا ہے۔ وَزَوَّجَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِنْتَہٗ اُمَّ کُلْثُوْمٍ مِنْ عُمَرَ وَکَانَ عَدَوِیًّا لَا ھَاشِمِیًّا فَاِنَّہٗ یَدْفَعُ بِذٰلِکَ قَوْلُ مَنْ قَالَ اِنَّہٗ تُعْتَبَرُ الزِّیَادَۃُ بِالْخِلَافَۃِ حَتّٰی لَا یُکَافِیُٔ اَھْلَ الْبَیْتِ الْخِلَافَۃِ غَیْرُھُمْ مِنَ الْقُرَیْشِیِّیْنَ۔ ترجمہ، اور نکاح کر دیا مولیٰ علی رضی نے اپنی بیٹی سیدہ اُمِ کلثوم کا فاروقِ اعظم سے حالانکہ حضرت عمر عدوی تھے نہ کہ

marfat.com
Marfat.com

[illegible] بالکل ہی غلط ہو گیا جو اس نے بنایا کہ خلافت کی زیادتی
[illegible] یہاں تک کہ عمر قریشی قبیلہ جو خلافت کی فضیلت
[illegible] اہل بیت کے [illegible] جو خلافت والے ہیں یہ تقسیم لغو ہے۔ یہ ایک دراز عبارت
[illegible] نے لکھا ہے۔

[illegible] سیدہ ام کلثوم سے ہونا حقیقت میں ایسا واقعہ
[illegible] ایسا ہی ہے جیسے کوئی اندھا اپنی دوپہر
[illegible] ثبوت فتاویٰ در مختار و شامی جلد اول ص
[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ قُلْنَا هٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلٰى
بَقَاءِ الزَّوْجِيَّةِ بِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ يَنْقَطِعُ بِالْمَوْتِ اِلَّا سَبَبِيْ
وَنَسَبِيْ وفی شامی [illegible] الْحَدِيْثُ الَّذِيْ ذَكَرَهُ الشَّارِحُ وَفَسَّرَ بَعْضُهُمْ
السَّبَبَ فِيْهِ بِالْاِسْلَامِ وَالتَّقْوٰى وَالنَّسَبَ بِالْاِنْتِسَابِ وَلَوْ بِالْمُصَاهَرَةِ
وَالرِّضَاعِ وَظَهَرَ لِيْ اَنَّ الْاَوْلٰى كَوْنُ الْمُرَادِ بِالسَّبَبِ الْقَرَابَةَ السَّبَبِيَّةَ
كَالزَّوْجِيَّةِ وَالْمُصَاهَرَةِ وَبِالنَّسَبِ الْقَرَابَةَ النَّسَبِيَّةَ لِاَنَّ نِسْبَةَ الْاِسْلَامِ
وَالتَّقْوٰى لَا تَنْقَطِعُ عَنْ اَحَدٍ فَيَبْقَى الْخُصُوْصِيَّةُ فِيْ سَبَبِهٖ وَنَسَبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِلْمِهٖ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَتَزَوَّجْتُ اُمَّ كُلْثُوْمٍ
بِنْتَ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ [illegible] وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَلَا اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ فَهُوَ مَخْصُوْصٌ بِغَيْرِ
نَسَبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا نَافِعٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ ترجمہ [illegible]
نے دلیل بنائی کہ غسل دیا حضرت علی نے حضرت فاطمہ کو۔ ہم نے جواب دیا کہ یہ غسل دینے والی
روایت اگر صحیح بھی ہو تب بھی خصوصیت پر محمول ہے زوجیت باقی رہنے کی وجہ سے اس
لئے کہ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے: ہر سبب و نسب موت سے ختم ہو جاتے ہیں مگر میرا سبب
و نسب ختم نہیں ہوتا۔ فتاویٰ شامی میں ہے۔ وہ حدیث جس کا شارح در مختار نے ذکر کیا
پھر فقہا نے اس کی تفسیر کی ہے کہ سبب سے مراد اسلام و تقویٰ ہے اور نسب سے مراد رشتہ داری
اگرچہ سسرالیت یا رضاعت سے ہو۔ لیکن میرے نزدیک زیادہ ظاہر یہ ہے کہ سبب سے
مراد سسرالی رشتہ داری ہے۔ جیسے زوجیت و مصاہرت اور نسب سے مراد نسبی رشتہ داری
ہے کیونکہ سببیت اسلام و تقویٰ تو کسی بھی مسلمان کا ختم نہ ہوگا موت سے۔ لہٰذا خصوصیت [illegible]

marfat.com
Marfat.com

صرف رشتے داری میں ہی ہو سکتی ہے اسی لیے فاروقِ اعظم نے فرمایا تھا کہ میں نے اُمِ کلثوم بنت علی سے اسی نبوی نسبت قائم کرنے کے لیے نکاح کیا ہے۔ اور لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ قیامت میں کوئی رشتے داری قائم نہ رہے گی۔ یہ فرمان بھی مخصوص ہے نسبِ نبوی کے علاوہ کے لیے نبوی نسب دنیا و آخرت میں نفع دینے والا ہے۔

سیدزادی کے غیر سید حَسبی کفو کے ساتھ نکاح جائز ہونے کے عملی دلائل میں، دلیل[۲۷]۔ یہ بات بھی تمام سنی شیعہ کی کتب میں لکھی ہے کہ سیدہ زینب بنت فاطمہ زہرا کا نکاح عبد اللہ بن جعفر طیار قریشی ہاشمی غیر سید سے ہوا یہ مولیٰ علی کے بھتیجے تھے[۲۸] ان ہی سے مولیٰ علیؓ اپنی بیٹی سیدہ اُمِ کلثومؓ کا نکاح کرنا چاہتے تھے مگر پھر ان کا نکاح فاروق اعظمؓ سے کر دیا۔ ان دونوں واقعات سے جو خود مولیٰ علی نے انجام دیئے تفضیلی شیعوں کے اُس باطل عقیدے کی جڑ کٹ گئی کہ سیدزادی کا بجز سید مرد کے کسی غیر سید سے نکاح جائز نہیں۔ مولیٰ علیؓ نے اپنی ان دونوں بیٹیوں کا نکاح کسی مجبوری سے نہ کیا تھا بلکہ تا قیامت یہ مسئلہ اور قانون بتانے کے لیے کیا تھا کہ سیدہ کے لیے اگر اُس کی شایانِ شان کوئی معزز متقی گھرانے کا غیر سید مرد کا رشتہ ملے تو فوراً نکاح کر دو شرعاً بالکل جائز ہے۔ دلیل ۹ بحار الانوار جلد دوم ص۱۰۶ پر ہے کہ سیدہ فاطمہ بنت علی کا نکاح ابو سعید قریشی تیمی سے ہوا تھا۔[۱۰] اسی کتاب بحار الانوار دوم کے اسی ص۱۰۶ پر ہے، سیدہ میمونہ بنت علی کا نکاح عبد اللہ بن عقیل سے ہوا۔ سیدہ رقیہ بنتِ علی کا نکاح قبل بلوغت مسلم بن عقیل سے ہوا مگر رخصتی سے پہلے فوت ہو گئیں اور سیدہ خدیجہ بنتِ مولیٰ علی کا نکاح عبد الرحمنؓ بن عقیلؓ سے ہوا تھا، اور سیدہ نفیسہؓ بنت مولیٰ علیؓ کا نکاح ملت بن عبد اللہ بن نوفل بن حرث بن عبد المطلب سے ہوا۔ دلیل[۱۱] علامہ جمال الدین احمد اپنی تالیف شجرہ طیبہ کے ص۲ پر لکھتے ہیں کہ[۱۲] سیدہ نفیسہ بنتِ امام حسن بن مولیٰ علیؓ کا نکاح عبد اللہ بن زبیر سے ہوا یہ ابن زبیر بھی سید نہیں بلکہ ہاشمی بھی نہیں تھے[۱۳] یہیں ص۲ پر ہے کہ سیدہ نفیسہ بنت زید بن امام حسن بن مولیٰ علی کا نکاح ولید بن عبد الملک بن مروان اُموی قریشی سے ہوا[۱۴] اور سیدہ اُمِ حسن بنت امام جعفر صادق کا نکاح سلیمان بن علی بن عبد اللہ بن عباس سے ہوا۔[۱۵] اور سیدہ ام کلثوم بنت عبد اللہ بن امام حسن بن مولیٰ علی کا نکاح اسماعیل بن عبد اللہ بن عباس سے ہوا[۱۶] سیدہ زینب بنت محمد نفسِ ذکیہ بن عبد اللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن کا نکاح محمد بن ابو العباس عبد اللہ

marfat.com
Marfat.com

[illegible] سے ہوا [illegible] حسن [illegible] فوت ہو گئے تو ان ہی سیدہ زینب کا نکاح عیسیٰ بن علی بن
بن عبد اللہ ابن عباس سے ہوا [illegible] سب مرد قریشی اموی عباسی تھے سیدنہ تھے۔ دلیل ۱۸ اسی
کتاب [illegible] جمال الدین احمد کے ص ۳ پر لکھا ہے کہ سیدہ اُم الحسین بنت امام
زین العابدین کا نکاح [illegible] بن محمد بن علی عباسی غیر سیدہ سے ہوا ۱۸ اور سیدہ اُم موسیٰ بنت
امام [illegible] کا نکاح [illegible] علی بن عبد اللہ ابن عباس سے ہوا۔ ۱۹ سیدہ ام موسیٰ کی وفات
[illegible] قریشی کا نکاح اُم موسیٰ کی ہمشیرہ سیدہ فاطمہ بنت امام
[illegible] سے ہوا تھا اور سیدہ زینب بنت حسین الاعرج بن امام زین العابدین کا
[illegible] عباسی سے ہوا (از شجرہ طیبہ مؤلفہ علامہ جمال الدین احمد ص ۳) دلیل ۲۱
کتاب [illegible] جلد دوم ص ۲۳۰ پر ہے کہ عبد الرحمٰن جان باز عباسی خلفاءِ عباسیہ کی اولاد
[illegible] سے تھے ان کی پہلی بیوی سیدہ محمد شاہ بہرائچی کے خاندان میں سے تھیں اور ان کی دوسری بیوی
[illegible] سادات میں سے تھیں ص ۱۴۶ پر بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ دلیل ۲۲ علامہ سید تصدق
بخاری نے اپنی کتاب تاریخ و تحقیق ص ۲۴۶ اور کتاب عمدۃ المطالب ص ۹۹ پر لکھا ہے
کہ سیدہ فاطمہ سیدہ بیوہ بنت امام حسین رض کا دوسرا نکاح عبد اللہ بن عمرو بن عثمان ذوالنورین
سے ہوا تھا۔ دلیل ۲۳ کتاب آغانی جلد چودھویں ص ۱۶۳ اور کتاب روضۃ الاصفیا ص ۲۶۴
پر اور کتاب تاریخ و تحقیق اہلبیت ص ۲۴۲ پر لکھا ہے کہ سیدہ سکینہ رض بنت امام حسین رض
کا پہلا نکاح مصعب بن زبیر بن عوام قریشی اموی سے ہوا تھا جب بیوہ ہو گئیں تو دوسرا نکاح
عمرو ابن حکیم بن حزام انصاری سے ہوا تھا پھر بیوہ ہوئیں تو تیسرا نکاح عبد العزیز بن مروان
سے ہوا اور تاریخ ابن سعد جلد ہشتم ص ۴۷۲ پر ص ۴۷۵ پر ہے کہ سیدہ سکینہ بیوہ کا چوتھا نکاح زید بن عمرو بن عثمان بن عفان سے ہوا اور
پھر بیوہ ہوئیں تو پانچواں نکاح ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن عوف قریشی تیمی سے ہوا ان میں سے کوئی بھی سیدنہ تھا۔ دلیل ۲۴ علامہ واقدی
کی کتاب طبقات کبریٰ جلد ہشتم ص ۴۷۵ طبع بیروت میں ہے کہ حسن عسکری ابن امام حسن رض کی چار بیٹیاں تھیں پہلی بیٹی سیدہ زینب کا نکاح
ولید بن مروان قریشی اموی سے ہوا۔ دوسری بیٹی سیدہ فاطمہ بنت امام حسن عسکری کا نکاح معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب قریشی ہاشمی
غیر سید سے ہوا جب بیوہ ہو گئیں تو ان کا نکاح ایوب بن سلمہ ابن عبد اللہ بن ولید بن مغیرہ قریشی کلابی سے ہوا ص ۲۶
تیسری بیٹی سیدہ ملیکہ بنت امام حسن عسکری ابن امام حسن رض بن مولیٰ علی رض کا نکاح جعفر بن مصعب
بن زبیر قریشی تیمی سے ہوا۔ چوتھی بیٹی سیدہ اُم قاسم رض بنت امام حسن عسکری کا نکاح مروان
بن ابان بن عثمان غنی سے ہوا یہ بھی قریشی اموی تھے (حوالہ از کتاب انساب عرب مؤلفہ

marfat.com
Marfat.com

ابو محمد علی اُندلسی طبع بیروت ص۴۲) ۲۸ اسی کتاب میں یہیں ص۴۲ پر لکھا ہے کہ سیدہ خدیجہ بنتِ حسین ابن امام حسن بن مولیٰ علی اور ۲۹ سیدہ حمادہ بنت امام حسن عسکری دونوں کا نکاح اسماعیل بن عبدالملک قریشی اُموی سے ہوا۔ دلیل ۳۰ چار مستند ومشہور کتابیں ۱ شجرہ طیبہ مؤلفہ جمال الدین احمد ص۹ ۲ نسب نامہ رسولِ اَنام مرتبہ علامہ مولانا پیر دستگیر ص۱۶۳ ۳ کتاب شیر وشکر مؤلفہ علامہ پیر دستگیر ص۱۱ ۴ کتاب تواریخ آئینہ تصوف مصنفہ علامہ شاہ محمد حسن ص۴۷ اِن کتب میں لکھا ہے کہ سیدہ خدیجہ رض بنت امام زین العابدین رض کا نکاح ثابت بن زوطی تابعی امام اعظم ابوحنیفہ کے والد عجمی فارسی النسل سے ہوا ۳۱ اور سیدہ فاطمہ رض سکینہ بنت امام جعفر صادق رض کا نکاح امام اعظم ابوحنیفہ سے ہوا۔ ۳۲ اور سیدہ فاطمہ رض بنت امام موسیٰ رض کاظم بن امام جعفر رض صادق کا نکاح حماد بن امام اعظم عجمی فارسی النسل سے ہوا تھا، ۳۳ اور آئینہ تصوف تواریخ ص۴۸ پر ہے کہ سیدہ بی خاتونِ اکبر بنت سید عبد الرزاق کا نکاح الشاہ عثمان سے ہوا یہ امام اعظم کی اولاد سے تھے (عجمی فارسی النسل) ۳۴ اسی کتاب تواریخ آئینہ تصوف ص۸۷ پر ہے کہ سیدہ ہاجرہ بنت سید محی الدین کا نکاح الشیخ عبد القادر سے ہوا یہ بھی امام اعظم کی اولاد سے تھے فارسی النسل ۳۵ فتاویٰ درِ مختار وشامی جلد اول ص۴۷ پر ہے کہ۔ اَلْاِمَامُ مُحَمَّدُ بِنُ حَسَنُ شَیْبَانِی مَوْلُوْدُ ۱۳۲ھ وَمُتَوَفّٰی ۱۸۹ھ فِی الرَّیِّ مُصَنِّفُ فِی الْعُلُوْمِ الدِّیْنِیَۃِ تِسْعَ مِائَۃٍ وَتِسْعَۃً وَتِسْعِیْنَ کِتَابًا وَمِنْ تَلَامِذَتِہٖ الشَّافِعِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَتَزَوَّجَ بِاُمِّ الشَّافِعِیِّ وَفَوَّضَ اِلَیْہِ کُتُبَہٗ وَمَالَہٗ فَبِسَبَبِہٖ صَارَ الشَّافِعِیُّ فَقِیْہًا

ترجمہ:۔ امام اعظم کے دوسرے شاگرد امام محمد رح بن حسن شیبانی نے علوم دینیہ میں نوسو ننانوے ۹۹۹ کتابیں لکھیں آپ کی ولادت بھی اور وفات بھی بغداد کے مضافات علاقہ رے میں ہوئی آپ کے شاگردوں میں امام شافعی رح بھی تھے۔ حضرت امام محمد نے امام شافعی کی والدہ سے نکاح کیا تھا اس طرح امام محمد امام شافعی کے سوتیلے باپ بن گئے تھے حالانکہ امام شافعی کی والدہ ہاشمیہ تھیں امام محمد ہاشمی نہ تھے۔ بلکہ امام محمد ابو عبد اللہ بن حسن بن فرقد شیبانی عراق کے گاؤں واسط میں پیدا ہوئے کوفے میں پرورش پائی اور خراسان کے علاقہ رے میں وفات ہوئی یہ مضافاتِ ایران ہے رے میں ہی آپ کا مزار ہے عجمی قبیلہ بنی شیبان سے تھے۔ امام محمد نے اپنی ساری کتابیں اور سارا مال امام شافعی کو دے دیا تھا تو ان کتابوں کے سبب سے امام شافعی فقیہِ اعظم بن گئے۔ بعض جہلا کہتے ہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہ رح کی خاندانِ

marfat.com
Marfat.com

عقیدت اور آشنائی بیت ہو سکتا ہے کوئی واقفیت نہیں بالکل اجنبیت تھی اور دلیل میں کہتے ہیں
کہ امام اعظم کے دشمنوں نے منصوبے امام اعظم کے خلاف امام محمد رض باقر کو یہ باتیں سنائی ہوئی
تھیں کہ کوفہ کا ایک عالم احادیث کے خلاف اپنی عقل سے مسئلے بناتا ہے پھر جب امام ابوحنیفہ رض
ایک مرتبہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور ان کی پہلی ملاقات امام باقر رض سے ہوئی تو بالکل اجنبیوں
کی طرح امام باقر رض نے آپ نے فرمایا سنا ہے تم نے میرے جد امجد کے دین و احادیث
کی جگہ مسئلے بنائے ہیں اس وقت امام ابوحنیفہ نوجوان ہی تھے۔ تب امام ابوحنیفہ نے اس
مسئلے امام کی تحقیق میں ایسے مسکت جواب دیئے کہ امام باقر رض خوش ہو گئے۔ اسی جہالت
کی بنا پر تفضیلی جاہل رافضی ان نکاحوں کا انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ اجنبیت والی بات بالکل
غلط ہے۔ حق سچ بات یہ ہے کہ خاندانِ ابوحنیفہ کا تعلق خاندانِ اہل بیت سے جدی پشتی چلا
آرہا ہے چنانچہ فتاویٰ در مختار شامی جلد اول ص ۵۹ پر ہے کہ امام ابوحنیفہ کے دادا محترم
حضرت زوطی نعمان کی حضرت مولا علی سے بہت اچھی اور گہری ملاقات تھی اور حضرت نعمان زوطی رض
مولا علی کی بارگاہ میں تحفہ تحائف اکثر بھیجا کرتے تھے زوطی رض کوفے کے رؤسا میں سے تھے کپڑے کی تجارت
تھی ایک مرتبہ عید مہرجان کے موقعہ پر حضرت زوطی رض نے مولا علی رض کے پورے اہلِ دربار کے لیے فالودہ
بنا کر بھیجا تھا تاریخوں میں یہ دعوت بہت مشہور ہوئی پھر امام اعظم کے والد حضرت ثابت رض کا بھی
مولا علی رض اور امام حسن رض و حسین رض کی بارگاہوں میں حاضری و ملاقاتیں کثرت سے ہوتی رہیں یہاں
تک مولا علی رض نے حضرت ثابت رض کو کئی مرتبہ اپنی دعاؤں کا شرف بخشا اور امام ابوحنیفہ جیسے بیٹے
کی بشارت بھی دی اور برکت کی دعائیں بھی دیں یہ واقفیت اور روزمرہ کی ملاقاتیں ہی اس نکاح
کا پیش خیمہ ہوئیں کہ امام زین العابدین نے اپنی بیٹی سیدہ خدیجہ سے کر دیا۔ یہ تحقیق نہیں ہو
سکی کہ حضرت ثابت کا یہ پہلا نکاح تھا یا دوسرا تیسرا اور امام ابوحنیفہ کس کے بطن سے
تھے۔ جس کی بنا پر مشکوک ہو گیا کہ امام ابوحنیفہ امام باقر کے سگے بھانجے تھے یا سوتیلے
بہر حال اجنبیت نہ تھی۔ اور امام باقر سے یہ مدنی ملاقات نہ پہلی تھی نہ اجنبی بلکہ دشمنوں
کی شکایت سن کر امام باقر نے خود امام ابوحنیفہ کو بلوایا تھا اور بیباکانہ گفتگو ہوئی تھی۔
نیز اُس وقت امام ابوحنیفہ نوجوان نہ تھے بلکہ ۳۵ یا ۳۸ سال کے تھے۔ نوجوانی کے بعد
تو آپ نے ایک بزرگ کے مشورے پر علم پڑھنا شروع کیا تھا۔ بہر کیف ان نکاحوں کا انکار
محض جہالت اور ضدبازی ہے۔ دلیل ص ۳۶ سیدہ عظمت خاتون بنت سید سلطان قدسی بخاری

marfat.com
Marfat.com

کا نکاح اولادِ امام اعظم سے الشیخ نظام الدین عجمی فارسی سے ہوا ۳۷ سیدہ ہاجرہ بنت سید ابجر حسین سادات حسینی کا نکاح اولادِ امام اعظم میں سے الشیخ نصیر الدین ولی اللہ درویش سے ہوا۔ ۳۸ سیدہ بی اکبری خاتون بنت مخدوم جہاں گشت سید جلال الدین کا نکاح اولادِ امام اعظم میں سے پیر طریقت شیخ صفی الدین سے ہوا۔ ۳۹ سیدہ حلیمہ بیگم بنت سید عبداللہ بابا ابن سید علی ترمذی کا نکاح اولادِ امام اعظم الشاہ عبدالمجید عجمی فارسی سے ہوا ۴۰ سیدہ نیاز بی بی بنت سید احمد ابن سید قادر علی ابن سید محمد اسحاق بن سید عنایت الدین بن سید محمد بن سید محمود عالم بن سید یوسف بن سید جلال بخاری کا نکاح اولادِ امام اعظم میں سے الشیخ پیر محمد حیات المعروف شیخ کبیر گجراتی سے ہوا۔ اور سید نیاز بی بی کے بطن سے مشہور ولی اللہ اور عالم دین حافظ برخوردار پیدا ہوئے۔ ان تمام نکاحوں کا ذکر تواریخ آئینۂ تصوف ص ۴۸۶ و ص ۴۸۸ و ص ۴۹۲ و ص ۴۹۳ پر ہے۔ دلیل ۴۱ اسی کتاب تواریخ آئینۂ تصوف مؤلفہ علامہ الشاہ محمد حسن انصاری ص ۴۹۳ پر لکھا ہے کہ، سیدہ قمر النساء بنت سید شفیع احمد برادر سید کبیر الدین شاہ دولہا گجراتی کا نکاح امام اعظم کی اولاد میں سے الشیخ حافظ برخوردار ابن پیر الشیخ محمد حیات سے ہوا ۴۲ آگے لکھتے ہیں ص ۴۹۴ پر کہ سیدہ فاطمہ بنت سیدہ احمد آنوالہ والے کا نکاح اولادِ امام اعظم میں سے الشیخ علامہ رحمۃ اللہ ابن حافظ برخوردار سے ہوا۔ اسی ص ۴۹۴ پر ہے ۴۳ کہ علامہ الشیخ رحمت اللہ کا نکاح ثانی سیدہ بی بی انور خاتون بنت سید یوسف علی بن سید قمر علی سے ہوا۔ سیدہ انور خاتون آٹھویں پشت میں امام تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتی ہیں دلیل ۴۴ اسی تواریخ کے ص ۴۹۵ پر لکھا ہے کہ سیدہ عجیب النساء بنت سید علی شاہ آنوالہ والا کا نکاح اولادِ امام اعظم میں سے الشیخ نعمت اللہ سے ہوا ۴۵ تواریخ آئینہ کے اسی ص ۴۹۵ پر ہے کہ سیدہ مریم فاطمہ بنت سید اکبر بن سید زاہد کا نکاح الشاہ محمد حسن انصاری عجمی مصنف تواریخ آئینہ تصوف سے ہوا۔ سیدہ مریم فاطمہ پندرہ پشتوں کے واسطوں سے سید عبدالقادر جیلانی بغدادی غوث پاک سے مل جاتی ہیں ۴۶ ان ہی الشاہ محمد حسن کی دوسری بیوی سیدہ العجوبہ خاتون بنت سید نصرت علی منصب دار بدخشانی ملقب خان بہادر تھیں۔ علامہ محمد حسن انصاری عجمی بھی امام اعظم کے ننھیال سے تھے دلیل ۴۷ علامہ ابراہیم عبدالغنی اپنی کتاب سید نا عبدالقادر گیلانی و اولادہ کے ص ۴۸۹ پر لکھتے ہیں کہ سیدہ زمزم بنت سید سلیمان نقیب

marfat.com
Marfat.com

[illegible] سید مصطفیٰ گیلانی کا نکاح عقیل بند قبیلے کے ایک بزرگ معزز عالم دین فقیہ العصر
[illegible] احمد میاں سے ہوا۔ دلیل ۴۸ حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب
نفحات الانس کے ص۲۱ پر اور علامہ شیخ عطا محمد نے اپنی کتاب مفتاح الغیب کے ص۱۲
پر اور علامہ مولوی احمد علی نے اپنی کتاب قصر عارفاں کے ص۱۶۱ پر لکھا ہے کہ سید بہاؤ الدین
[illegible] نے اپنی بیٹی کا نکاح حضرت علامہ فخر الدین عراقی عجمی سے کیا تھا ان ہی فخر الدین
عراقی کا دوسرا نکاح [illegible] نعمت اللہ ہمدانی کی بہن سیدہ حافظہ جمال سے ہوا۔ پہلی بیوی سیدہ
[illegible] بطن سے شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نواسے پیدا ہوئے
[illegible] کے بطن سے نعمت اللہ ہمدانی کے بھانجے شرف الدین بوعلی شاہ قلندر پانی پتی
پیدا ہوئے اور دوسرے لڑکے نظام الدین متولد ہوئے۔ علامہ فخر الدین عراقی نویں پشت میں
[illegible] سے جا ملتے ہیں۔ یہ بات علامہ فضل الرحمٰن پانی پتی نے اپنی کتاب انوار قلندر کے
[illegible] پر بھی لکھی ہے۔ دلیل ۴۹ علامہ شیخ عطا محمد اپنی کتاب مفتاح الغیب کے ص۱۳ پر
اور علامہ مولوی احمد علی اپنی کتاب قصر عارفاں کے ص۹۲ پر لکھتے ہیں کہ سید نعمت اللہ کرمانی
نے اپنی بیٹی کا نکاح حضرت پانی پتی کے بھائی نظام الدین عراقی سے کیا تھا یہ انصاری
عجمی قبیلے سے تھے ۵۰ اور علامہ مولوی احمد علی اپنی کتاب قصر عارفاں جلد اول ص۲۴ پر۔
اور علامہ حاجی نجم الدین اپنی کتاب مناقب محبوبین کے ص۵۷ پر لکھتے ہیں کہ الشیخ نظام
الدین اورنگ آبادی کا نکاح سید صدر الدین ابو الفتح گیسو دراز گلبرگہ شریف کی اولاد
میں سے ایک سیدزادی عائشہ سے ہوا ان کے بطن سے مشہور چشتی بزرگ محمد فخر الدین
پیدا ہوئے دلیل ۵۱ عاشق الٰہی میرٹھی نے اپنی کتاب تذکرۃ الخلیل کے ص۱۲ پر لکھا
ہے کہ سیدہ محفوظ بی بی بنت سید نظام الدین بن سید محمد باقر بن شاہ ابو المعالی کا
نکاح الشیخ غلام محمد انصاری سہارنپوری سے ہوا یہ غلام محمد اکتیسویں پشت میں حضرت
ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتے ہیں۔ دلیل ۵۲ کتاب ازالۃ الخفا جلد
اول ص۱ پر لکھا ہے کہ شیخ عبد الرحیم محدث دہلوی عجمی کا نکاح ایک کاظمی سیدزادی سے
ہوا جن کے بطن سے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پیدا ہوئے۔ دلیل
۵۳ کتاب استاذ العلما مؤلفہ علامہ حبیب الرحمٰن شیروانی ص۵ و ص۶ پر لکھا ہے کہ مفتی لطف اللہ
جو استاد تھے پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ان کے والد انصاری تھے عبد اللہ

Marfat.com
Marfat.com

بن جراح انصاری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے تھے لیکن مفتی لطف اللہ کی والدہ سیدزادی نہیں ۵۴ اسی کتاب کے ص۴ پر لکھا ہے کہ مفتی لطف اللہ انصاری جراحی کا نکاح انڈیا یوپی کے شہر جلیسیر میں سید رونق بخاری کی بڑی بیٹی سیدہ جمیلہ سے ہوئی۔ دلیل ۵۵ علامہ پیر غلام دستگیر نے اپنی کتاب تاریخ بزرگانِ لاہور۔ طبع نوری بکڈپو لاہور کے ص۲۲۱ پر لکھا ہے کہ سیدہ بی بی حاج بنتِ سید احمد توختہ ترمذی حسینی سید لاہوری کا نکاح شہزادہ بہاؤ الدین محمد بن سلطان قطب الدین محمد والیٔ مکران سے ہوا یہ شہزادہ بہاؤ الدین محمد الشیخ ابوالحسن ہنکاری قریشی عدوی کی اولاد سے تھے ہم نے مسئلہ کفو اور سیدزادی کے غیر سید مرد سے نکاح کے جواز پر مسلک حنفی کو بیس قولی دلائل اور پچپن ۵۵ عملی دلائل سے ثابت کر دیا۔ مسلکِ حنفی کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا بھر کی تمام مسلمان عورتوں کے لیے قرآن وحدیث کا ایک ہی قانونِ نکاح ہے۔ اس قانونِ نکاح میں سید اور غیر سید سب عورتیں شامل ہیں۔ قانونِ نکاح یہ ہے کہ ہر عورت کا نکاح نسبی حسبی کفو کے مرد کے ساتھ کیا جائے کفو نسبی یہ ہے کہ خاوند بیوی کا قوم قبیلہ ایک جیسا ہو۔ قوم قبیلہ آبائی خونی رشتے اور آبائی پیشے سے بنتا ہے۔ اس نسبی کفو میں مرد کی قومیت عورت کی قومیت سے نیچی نہیں ہونی چاہیئے یا برابر ہو یا اونچی ہو۔ نسبی اعتبار سے دنیا کی کوئی قوم بھی سادات سے بلند نہیں ہو سکتی لہٰذا صرف نسبت کو دیکھتے ہوئے صرف قریشی قبائل ہی سادات کے نسبی کفو ہیں۔ ان کے علاوہ دنیا کی کوئی قوم بھی دنیوی اعتبار سے کتنی ہی بلند و معظم ہو سادات کے برابر نہیں ہو سکتی لہٰذا سیدزادی کا کفو بھی نہیں ہو سکتی خواہ چوہدری ہوں یا مغل پٹھان یا شہزادہ ہو یا سلطان اس لیے کہ یہ سادات آقائے کائنات حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد ہیں۔ اور وہ ہیں عین نور ان کا سب گھرانہ نور کا۔ حضرت حکیم الامت رحمہ نعیمی بدایونی فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر سید کی حیثیت بھی محفوظ ہے تو وہ عام فرشتوں سے بھی افضل ہے کیونکہ حسبی نسبی سید عرش کا نور ہے زمین کا یاقوت ہے۔ حسبی کفو یہ ہے کہ عورت و مرد مسلمان ہوں نیک اور متقی شرافت و دیانت والے ہوں۔ علم و فقہ اور عقل والے ہوں۔ معاشرے میں معزز و معظم صاحبِ حیثیت صحیح العقیدہ اور وجاہت و وقار والے اہل سنت ہوں۔ اگر مرد میں یہ تمام صفات قائم ہوں تو کسی بھی اونچی ذات کا ہو سیدزادی کا کفو ہے اور ایسے غیر سید مرد

marfat.com

Marfat.com

سے سیدزادی کا نکاح شرعاً جائز ہے۔ کیونکہ سید حضرات نبی کریم کا نسب ہیں۔ اور نیک متقی عالم معزز مکرم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حسب ہیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نسب بھی تا قیامت قائم اور حسب بھی اور آخرت میں حسب بھی ابدی باقی اور نسب بھی حسب کا ہی دوسرا نام سبب ہے۔ طرزِ قرآنی و ترتیبِ حدیث سے ثابت ہے کہ حسب کا درجہ و فضیلت نسب سے بھی زیادہ ہے لہٰذا فاسق مرد دنیوی اعتبار سے کتنا ہی بڑا اور بلند ہو متقیہ نیک خاندان مسلمان عورت کا کفو نہیں ہو سکتا اِسی فالی بنیاد پر مسلکِ ائمہ ثلاثہ متفقہ ہے کہ فاسق فاجر سید مرد نیک متقیہ اور شرافت و دیانت والے سید اہل سنت خاندان کا کفو نہیں ہے۔ لیکن غیر سید متقی نیک سنی سیدزادی کا کفو ہے۔ مسلکِ حنفی میں نسبی حسبی کفو مرد کے ساتھ نکاح کرنے میں عاقلہ بالغہ لڑکی خود مختار ہے ولی کی اجازت و رضا ضروری نہیں۔ لیکن صرف حسبی کفو میں نکاح کے لیے ولی قریبی کی اجازت ضروری لازمی ہے اگر ولیِ اقرب راضی نہ ہو تو نکاح باطل ہے بذریعہ عدالت تنسیخ و باطل کرا سکتا ہے۔ فقہاءِ احناف فرماتے ہیں کہ نیک خاندان والی سنی سیدزادیاں لعل و گوہر ہیں کَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ہیں۔ یہ علم و عقل شرافت دیانت وجاہت کرامت کے تاجِ شاہی میں تو تزوج و پیوست کیا جا سکتا ہے مگر فسق و فجور اور بدعقیدگی والے سیدوں کی گندی کیچڑ میں پھینکنا جائز نہیں۔ اسلام نے نکاح میں مرد کی شرافت دیانت وجاہت کرامت کی شرط اور پابندی لازمی کر کے مسلمان عورت کی جان و شان عزت و آبرو کی حفاظت فرمائی ہے لہٰذا سیدزادی کا نکاح غیر سید مومن مسلمان شریف کریم مرد معزز سے باجازتِ ولی قریبی کرنے میں سیدزادی کی ذلت نہیں بلکہ یہی عزت اور سچی مودّتِ فی القربیٰ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زمانۂ نبوی و فاروقی سے لے کر آج تک سید والدین اپنی سیدہ بیٹیوں کا نکاح غیر سید علماء و اولیا فقہا سے برضاء و رغبت کرتے چلے آ رہے ہیں جس کا عملی ثبوت کثیر تعداد میں ہم نے پیش کر دیا۔ پوچھو اُن تلبیسِ ابلیس میں بگڑے ہوئے تفضیلی رافضی شیعوں سے جو بے دلیل و بے ثبوت کہتے اور لکھتے پھرتے ہیں دنیا میں کتابوں کو آخرت میں اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرتے پھرتے ہیں کہ سیدزادی کا نکاح کسی بھی غیر سید سے جائز نہیں حرام اور باطل ہے اگرچہ ولی راضی خوش ہو پوچھو اِن جہلا سے کہ یہ اتنے کثیر نکاح جن کا ہم نے دلائلِ علیہ میں باحوالہ ذکر کیا ہے کیا سب

marfat.com
Marfat.com

باطل تھے اور معاذ اللہ جو اولاد اُن نکاحوں سے ہوئی جن سے بڑے بڑے اولیا فقہاء دیانت و شرافت پھیلانے والے متولد ہوئے وہ سب باطل نکاحوں کی اولاد تھی، ہمارے اس سوال کا بجز ضد بازی کے اور کیا جواب ہو سکتا ہے اور ضد ہمیشہ جہالت کی حماقت سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دنیا و آخرت میں جہالت و حماقت سے بچائے آمین یا رَبَّ الْعَالَمِیْن۔ وَاللہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ۔

مفتیانِ گولڑہ شریف کے فتووں کا مکمل و مدلل تردیدی جواب

اس استفتا کے ساتھ ہمارے پاس اکہتر صفحات پر مشتمل ایک کتابچہ بھیجا گیا جس میں تیئیس سوالاً جواباً تحریریں ہیں جن کو فتویٰ کا نام دیا گیا ہے۔ اس کتابچے کا نام وعنوان۔ تعارفِ مفتیانِ گولڑہ شریف ہے اس کتابچے کی دو تحریروں کے علاوہ باقی تحریریں اتنی کمزور اور عامیانہ ہیں کہ مفتیءِ اسلام ہونا تو علم و فقہ کی بہت بڑی سند ہے عام مولوی بھی سمجھ جاتا ہے کہ یہ تحریریں محض غالی تبرائی شیعوں کی ترجمانی ہے۔ کیونکہ یہ تحریریں قرآن و اسلام کے سراسر خلاف ہیں ان تحریروں کو گولڑہ شریف جیسے علمی آستانے اور مرکزِ شریعت کی طرف وابستہ کرنا فقط گمنام کا نام چمکانے کے لیے ہے ان مضمون نگاروں کی بے عقلیوں پر حیرت ہے کہ سب سے پہلا فتویٰ حضرت اعلیٰ قبلہ گولڑوی علیہ الرحمۃ کا لکھا ہے جو سراسر ان بقایا مضامین و دلائلِ مضامین کے خلاف ہے اور بالکل مسلکِ حنفی و احادیث مبارکہ کے مطابق ہے، چنانچہ اس کتابچہ کے صے پر استفتا یعنی سوال کی عبارت میں صاف لکھا ہے کہ بِغَیْرِ مَشْوَرَۃٍ مِّنْ اَحَدٍ مِّنَ الْاَوْلِیَاءِ الْقَرِیْبَۃِ اَوِ الْبَعِیْدَۃِ ھَلْ یَجُوْزُ ھٰذَا النِّکَاحُ اَمْ لَا۔ اور مندرجہ اس پورے سوال کا ترجمہ اس طرح لکھا ہے، کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلے میں کہ مسمّی محمد خان ساکن ملہوٹ نے مولوی عبدالحق ساکن ملہوٹ کے حسب حکم و اجازت ایک سیدہ ہاشمیہ فاطمیہ سے نکاح کیا ہے اور کسی قریبی و بعیدی وَلی کی رضامندی اس پر نہیں۔ کیا یہ نکاح درست ہے یا نہیں اس کا جواب پیر صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ نے بزبان فارسی یہ دیا کہ نکاح مذکور جائز نیست صاف ظاہر ہے کہ یہ ناجائز ہونا فقط اس لیے ہے کہ سیدزادی لڑکی کے والی وارث ناراض تھے اور اگر وَلی قریبی راضی ہوتا تو پیر صاحب کا فتویٰ یہ عدمِ جواز کا نہ ہوتا۔ یہی مسلک حنفی ہے

marfat.com
Marfat.com

اور احادیث سے ثابت نہیں پیر صاحب نے اپنے دلائل میں صرف مسلکِ حنفی کو ہی ثابت نہ فرمایا بلکہ مسلک کی شان بھی ظاہر فرما دی۔ کیونکہ رضاءِ ولی کی اہمیت و ضرورت کو اجاگر فرمایا اور بتایا کہ رضاءِ ولی کیوں ضروری ہے۔ بغیر رضا نکاح کر لینا دل آزاریِ ولی ہے۔ اور سیّد کی دل آزاری بہت ہی بڑا ظلم و جرم ہے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں۔ یہی ہم نے اس فتوے میں سے ثابت کیا ہے۔ لیکن ولی کی کسی مجبوری کی بنا پر یا بطیب خاطر رضا سے غیر سیّد کا سیّدزادی سے نکاح کر لینے میں کوئی دل آزاری نہیں بلکہ جب سیّد عالم اپنا مناسب شایانِ شان رشتہ دیکھ کر غیر سیّد سے اپنی بیٹی کا خود نکاح کر دے تو اس میں جھوٹے محبتِ اہلِ بیت بن کر رکاوٹ ڈالنا یا اپنی ضدی جہالت سے مسئلہ باطل کہنا زیادہ دل آزاری ہے۔ اور اس نکاح کو باطل کہنے والے زیادہ بڑے جہنمی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ دے۔ پیر صاحب کا اپنے فتوے میں آگے یہ لکھنا کہ ہزارہا دل بوجہ ہتک حرمتِ اہل بیت رنجیدہ و شکستہ خواہند بود۔ ترجمہ: ہزاروں دل اہل بیت کی بے حرمتی بے عزتی کی وجہ سے رنجیدہ و شکستہ ہوں گے کیونکہ ولی کو ناراض کیا بغیر اجازت اس کی بیٹی سے نکاح کر لیا۔ اس ظلم جبر کو جو مسلمان سنے گا وہ بھی برا کہے گا۔ اس طرح ہزاروں دل مجروح مغموم ہوں گے۔ رہا یہ مطلب ہے کہ اگر اس طرح کا جبریہ نکاح کا رواج چل پڑا تو ہزاروں سیّدزادیوں کے ہزاروں سیّد والدین کے دل رنجیدہ ہوں گے۔ ایک جاہل تفضیلی شیعہ نے اس کا یہ مطلب نکالا کہ ایک سیّدزادی کے غیر سیّد سے نکاح کرنے کے لیے ساری دنیا کے سیّدوں کو راضی کرنا پڑے گا۔ گویا کہ ایک سیّد والدین ایک بیٹی کے نکاح کے لیے پوری دنیا کا چکر لگائے۔ کیا ظالمانہ عقیدہ ہے۔ اور پھر بھی حُبِّ اہل بیت کا دعویٰ ہے۔ پیر صاحب نے درِّ مختار کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ متونِ فقہ حملوا اندو شحون از عدمِ ایں چنیں نکاح لِعَدَمِ كَفَاءَةِ الْعَجَمِيِّ لَا يَكُوْنُ كُفُوًا لِلْعَرَبِيَّةِ وَلَوْ كَانَ عَالِمًا اَوْ سُلْطَانًا وَهُوَ الْاَصَحُّ ۔ ترجمہ: فقہ کے متن لکھے ہوئے ہیں اس طرح کے نکاح کے نہ ہوتے پر اس وجہ سے کہ عجمی مرد عربی عورت کا کفو نہیں ہوتا۔ اگرچہ وہ عجمی عالم ہو یا بادشاہ۔ اس مسئلے میں فقہا کا اختلاف ہے مگر مسلکِ حنفی میں یہی صحیح مسئلہ ہے اس عبارت میں ایں چنیں کے لفظ نے بتا دیا کہ صرف وہ نکاح غلط ہو گا جس میں ولی ناراض ہو۔ کیونکہ سوال ایسے ہی نکاح کا پوچھا گیا ہے نہ کہ ہر غیر نسبی کفو والے نکاح کا۔ اور جب کسی لڑکی کا ولی راضی نہ ہو تو فقہی ضابطے کے مطابق نہ غیر کفو عالم کفو بن سکتا ہے نہ غیر کفو بادشاہ

marfat.com
Marfat.com

ہاں البتہ اگر والد یا دادا اپنی صحیح سچی سمجھ و عقل سے کسی مصلحت و اچھائی کی بنا پر اس غیر کفو کو اپنی بیٹی کے لیے پسند کر لیتا ہے تو وہ ہی شخص حسبی کفو بن جائے گا۔ درمختار کی اس عبارت میں تمام عربی عجمی کا ذکر ہے نہ کہ فقط سیدزادی کا۔ اور جب ولی نے اپنی رضا نہ بتائی اور نکاح کو غلط قرار دیا تب اس ناراضگی کو بطلان کے بعد جو وطی ہو گی وہ ناجائز ہو گی ...... اظہارِ ناراضگی سے پہلے والی وطی صحبت زنی نہ ہو گی اسی لیے حضرت علیہ الرحمۃ نے۔ پس درصورتِ مسطورہ کی قید لگا دی۔ بہر کیف یہ فتوٰی تفضیلی شیعہ کے خلاف ہے۔ اس لیے ان پیش کنندہ شیعوں کو چنداں مفید نہیں۔ اس کتابچے کے ص۱۴ پر دوسرا فتوٰی بقلم محمد بخش مولوی غلام محمد کی تحریر ہے جس کا سوال گول مول ہے رضاءِ ولی یا ناراضگی کا ذکر نہیں مگر جواب بالکل پیر صاحب علیہ الرحمۃ کے فتوے کی نقل ہے لہٰذا یہ تحریر مجہول ہونے کی بنا پر ناکارہ ہے۔ اسی کتابچے کے ص۱۶ پر سجادہ نشین گولڑی شریف کی ایک عبارت درج ہے اس میں بھی رضاءِ ولی کی وضاحت نہیں ہے اور نہ ہی وہ تحریر بقول ان کے شرعی فتوٰی ہے۔ خیال رہے کہ سیدزادی کی عزت کا مسئلہ صرف والدین والی وارثین کا حق ہے وہ اپنے خداداد حق کو ہر طرح استعمال کر سکتے ہیں۔ کسی غیر ولی کو تڑپنے پھڑکنے کی ضرورت نہیں لہٰذا کوئی بھی شخص نئی شریعت بنا کر دین یا محبتِ سادات کا جھوٹا ٹھیکیدار بننے کی کوشش نہ کرے۔ یہاں تک کہ غیر ولی سید بھی ولی سید کی مخالفت کا حق نہیں رکھتا۔ ص۱۱ پر کسی مولوی محب النبی صاحب کا تین سطری مضمون ہے۔ جو علمی اعتبار سے بالکل غلط ہے۔ کیونکہ یہ ان کی ذاتی دخل اندازی ہے اور شریعت میں رائے زنی حرام ہے۔ ص۱۱ پر ایک سوالیہ استفتاء ہے۔ کہ ایک عورت اپنی لڑکی کی شادی کسی امتی یعنی غیر سید سے کرنا چاہتی ہے لڑکا چوہدری خاندان سے ہے تو کیا سیدہ کا نکاح غیر سید چوہدری سے جائز ہے یا نہیں۔ اس کا جواب بھی مولوی محبُ النبی صاحب نے تین سطروں میں سادات اور اس سائلہ سیدزادی کی

گستاخی کرتے ہوئے غیر اخلاقی لفظ استعمال کئے اور نہ کوئی دلیل نہ حوالہ نہ ثبوت گویا تمام شریعت کا ٹھیکہ انہوں نے ہی اٹھا رکھا ہے۔ اگر کوئی اہلِ علم و عقل اس کا جواب دیتا تو سب سے پہلے وہ عالمِ دین اس سیدہ کے والد یا دادا کے متعلق پوچھتا کہ وہ کہاں ہیں ان کی رضا ہے یا نہیں ہے اگر وہ دنیا میں نہ ہوتے تب والدہ سے غیر سید سے نکاح کرنے کی وجہ اور

marfat.com
Marfat.com

مجبوری پیش جاتی، پھر دیکھا جاتا کہ وہ چوہدری لڑکا خود اور خاندانی اعتبار سے نیک پاک متقی شریف اور دین و دیانت کو سمجھنے اور سید زادی کی قدر و منزلت پہچاننے والا اور معاشرے میں باعزت باوقار ہے یا نہیں۔ اگر ہر اعتبار سے والدہ صاحبہ اختیار ہوتی اور لڑکا شرعی معیار پر پورا ہوتا تو ایسی صورت میں ممکن تھا کہ بغرضِ قرآن و حدیث نکاح کے جواز کا فتویٰ دیدیا جاتا ورنہ عدمِ اختیار کی بنا پر والد کو نکاح سے روک دیا جاتا، اور یہ عدمِ جواز کی رکاوٹ تو فاسق و بدعقیدہ سید لڑکے کے ساتھ نکاح کرنے پر بھی لگتی ہے۔ بہرکیف ایک محقق مفتی و اسلام میں فرقہ کے غلط اور انتہائی فتوے جاری نہیں کر سکتا، نیز یہ بھی خیال رہے کہ سید اور غیر سید میں امتی اور غیر امتی یا امتی اور سید یا مومن اور مسلمان سے تفریق ڈالنی بھی تبرائی شیعوں کی ایجاد ہے، ہر سید بھی امتی ہے، جو سید اپنے آپ کو امتی نہ سمجھے وہ اسلام سے خارج ہے اس لیے یہ تفریق و اصطلاح شرعاً گناہِ عظیم اور تلبیسِ ابلیس ہے۔ تفریق صرف سید اور غیر سید کے لفظ سے کی جائے۔ پس محبّ النبی صاحب کا یہ مضمون بے تحقیق و جلد بازی و جذباتی ہے۔ اس کو اسلامی فتویٰ نہیں کہا جا سکتا ص۱۸ پر محمود شاہ صاحب ہزاروی کی کتاب کے بارے میں ان کے چند مریدوں کا استفتا ہے ص۱۹ پر اس کا جواب بھی اُن ہی مولوی محبّ النبی صاحب نے دیا ہے اور کتاب و صاحبِ کتاب کی خوب ثنا گوئی کی گئی ہے۔ میری نظر سے چونکہ وہ کتاب نہیں گزری لہٰذا میں اس ثنا گوئی پر کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا اگر ٹھیک ہے تو فبہا اور اگر غلط ہے تو دروغ برگردنِ راوی۔ ثنا گوئی کے اس آٹھ سطری مضمون کی درمیانی دو سطروں میں سیدہ کے غیر سید سے نکاح کو مطلقاً ناجائز قرار دیا ہے اور دلیل میں صرف امامِ اعظم کا نام استعمال کیا ہے۔ یہ ان مولوی صاحب کی غلط بیانی ہے امامِ اعظم کا یہ مسلک نہیں ہے اور ہو بھی کس طرح سکتا ہے بھلا امام اعظم بناتُ النبی صلّی اللہُ تعالیٰ علیہ وسلم اور بناتِ علی کرّم اللہ وجہہٗ اور بناتِ امام زین العابدین اور خود اپنے اس نکاح اور تمام اُن نکاحوں کے خلاف کیسے مسلک بنا سکتے ہیں جو غیر سیدوں سے ہوئے محبّ النبی صاحب کی یہ سب تحریریں شیعہ رفض کی ترجمانی ہیں اور شیعہ نوازی ہیں۔ اِس پورے کتابچے کے تمام سوالات و جوابات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ پوچھنے والے بھی جاہل شیعہ لوگ ہیں اور جواب دینے والے بھی اگر رافضی شیعہ نہیں تو شیعہ رافضی نواز ضرور ہیں۔ کیونکہ سوالات میں اکثر شیعوں کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔ یعنی اُمتی اور سید

marfat.com

Marfat.com

بلکہ شیعوں میں سے یہ مراثیوں کی ایجاد ہے جس کو اب رافضی شیعوں نے اپنا لیا۔ ان شیعہ سائلین کا صرف گولڑے شریف میں اس طرح کے سوالات استفسارات و استفتا بھیجنے کی وجہ بھی یہی تھی کہ وہ سائلین جانتے تھے کہ شیعہ نوازی اور روافض کی ترجمانی صرف گولڑے شریف میں اب قابض و براجمان مفتی و مولوی صاحبان ہی کر سکتے ہیں کوئی مخلص و محقق سنی عالم و فقیہ نہیں کر سکتا اس کتابچے کو دیکھنے کے بعد اہل سنت عوام گولڑے شریف پر قابض ان مولویوں سے محتاط ہو گئے ہیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔ ص۲۲ و ص۲۳ پر مولوی محمود شاہ گولڑوی کا دو صفحاتی مضمون ہے۔ جس میں اپنے شیعہ مسلک کو بچانے کے لیے تین حنفی کتب کے حوالے اور عربی عبارتیں لکھی ہیں ۱۔ درّ مختار مگر اس عبارت کی شرح شامی دوم ص۳۲۳ میں موجود ہے کہ ولی کی رضا کے بغیر غیر سید واقعی غیر سید زادی کا کفو نہیں لیکن ولی کی رضا سے کفو بن جاتا ہے۔ ہم نے یہ تمام عبارات اپنی قولی دلیل ۱۵ میں باوضاحت لکھ دی ہیں ۲۔ یہ مولوی محمود شاہ اپنے مضمون میں فتاویٰ ھندیہ کا حوالہ دیتا ہے یعنی فتاویٰ عالمگیری کا اور بددیانتی سے تھوڑی سی عبارت بنا کر لکھتا ہے۔ وَفِي الْهِنْدِيَّةِ وَالْاَصَحُّ اَنَّهٗ اَيِ الْعَالِمُ لَا يَكُوْنُ كُفُوًا لِلْعَلَوِيَّةِ۔ حالانکہ فتاویٰ ھندیہ (عالمگیری) جلد اول ص۲۹۰ بَابُ الْخَامِسِ فِي الْاِكْفَاءِ میں صاف لکھا ہے کہ قَالُوا الْحَسِيْبُ كُفُوٌ لِلنَّسِيْبِ حَتّٰى اَنَّ الْفَقِيْهَ يَكُوْنُ كُفُوًا لِلْعَلَوِيَّةِ ذَكَرَهٗ قَاضِيْ خَان۔ وَالْعَتَابِيُّ فِيْ جَوَامِعِ الْفِقْهِ۔ وَفِي الْيَنَابِيْعِ وَالْعَالِمُ كُفُوٌ لِلْعَرَبِيَّةِ وَالْعَلَوِيَّةِ وَالْاَصَحُّ اَنَّهٗ لَا يَكُوْنُ كُفُوًا لِلْعَلَوِيَّةِ كَذَا فِيْ غَايَةِ السَّرُوْجِيْ۔ ترجمہ، تمام فقہاءِ عظام نے متفقہ فرمایا ہے کہ حسیبت کفو بن جاتی ہے نسبیت کی حتیٰ کہ بے شک عالم فقیہ یعنی بڑا معظم عالم کفو ہوتا ہے علوی لڑکی کا ایسا ہی قاضی خان نے فرمایا اور امام عتابی نے اپنے جوامع الفقہ میں فرمایا۔ اور لیکن ینابیع میں دو قول نقل کئے پہلا یہ کہ عالم مرد عربیہ اور علویہ کا کفو ہے۔ اور دوسرا یہ کہ عالم مرد علویہ کا کفو نہیں۔ صرف ینابیع کے نزدیک صحیح یہ قول ہے کہ عالم مرد علویہ کا کفو نہیں ہے۔ یہ ہے مکمل عبارت مگر اس مولوی محمود شاہ نے اپنی ناسمجھی یا خیانتِ عمدی سے صرف ینابیع کا مسلک لکھ دیا اور سمجھا کہ شاید یہ عالمگیری ھندیہ کا مسلک ہے پہلی سب عبارت حنفی مسلک والی چھوڑ دی۔ حالانکہ قاضی خان ان سب میں بڑے فقیہ ہیں ینابیع ایک غیر معروف کتاب ہے۔ ایسی خیانتوں سے باطل والے دینی

marfat.com
Marfat.com

مسئلہ ... مصنف نے اپنی کتاب حسب نسب جلد سوم ص۱۹۱ پر لکھا ہے کہ قالُوْا کا اشارہ ضعف کی طرف ہوتا ہے ... ص۵۳۹ کا نام لیتا ہے۔ حالانکہ فتاوی ... میں صرف قیل ... کہا گیا ہے نہ کہ قالُوْا کو یہ مصنف کی خیانت وملاوٹ ہے ... کثرت مسئلے کی مضبوطی پر ثبوت ہے۔ قیل وغیرہ ... معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ صیغے فعل مجہول کے ہیں ... جیسے کہ یہ مسئلہ قیل سے پہنچا ہو۔ لیکن اگر یہی مسئلہ ... پہنچا ہو تو آئمہ کے لیے یہ مسئلہ مضبوط وقوی ہوگا اور اس کے ... مضبوط قابل قبول ہوگا۔ فقہ کا یہ مشہور قانون ہے۔ قالُوْا کو ... المذہب۔ گولڑوی کی تیسری عبارت کبیری کی ہے مگر وہ اس مسئلہ سے غیر متعلق ہے محمود شاہ نے توڑ موڑ اور پھیر پھار کر زید پر کیچڑ اچھالنے کی ناپاک حرکت کی ہے۔ ص۲۵ پر بھی مولوی محب النبی صاحب کا ڈیڑھ سطری مضمون نقل کیا جس کا سوال یہ تھا کہ ایک سید آدمی کہتا ہے کہ میری موتیلی ماں بیوہ غیر سیدہ نے میری سیدہ سگی بیٹی کا نکاح خفیہ میری مرضی کے خلاف کسی غیر سید سے کر دیا کیا یہ نکاح جائز ہے اس کا شرعی جواب یہی ہے کہ یہ نکاح باطل وغلط قابل تنسیخ ہے۔ مگر اتنا مختصر لکھنا فتویٰ نہیں ہے ص۲۷ پر مولوی گولڑوی محمود شاہ کا قطعاً غلط اور ناکارہ خلاف مسلک حنفی مضمون لکھا ہے۔ اور دلیل میں وہی ہیرا پھیری کر کے درِّمختار کی عبارت پیش کی گئی ہے جس کا جواب ہم نے اپنی قوی دلیل ۱۸ میں وضاحت سے دیدیا ہے۔ اس مضمون میں آیت کریمہ وَجَعَلْنَاکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا کا ترجمہ کرتا ہے۔ یعنی میں نے تم کو قبیلہ قبیلہ قوم قوم بنایا ہے تاکہ تم آپس میں اپنی اپنی قوم میں قومی برتاویں کیا کرو جیسا کہ رشتے داری وغیرہ۔ یہ معنیٰ کرنا انتہائی جاہلانہ بددیانتی ہے آیت کے کسی لفظ کا یہ ترجمہ نہیں ہے۔ آگے لکھتا ہے کہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ یہ آیت احکام اُخروی میں ہے۔ یعنی دنیا میں تقوے اور نیک بننے کی ضرورت نہیں۔ یہ بات بالکل شیعہ جُہلا والی ہے۔ یہ ترجمہ بھی غلط اور یہ تفسیر بھی بے علمی بے عقلی والی ہے۔ خیال رہے کہ مومن مسلمان کا ہر کام ہی دنیا سے متعلق ہے آخرت صرف جزا کے لیے ہے یعنی دنیا میں متقی بنو اپنے نسبوں پر غرور مت کرو اگر حیثیت نہیں تو نسبت نفع نہ دے گی۔ اسی لیے

marfat.com
Marfat.com

آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنی نسبیت کا ذکر فرمایا تو پہلے حسبیت کی پابندی لگا دی۔ اگر علمیت کو دیکھا جائے تو اِنَّ اَکْرَمَکُمْ (الخ) کا تعلق دنیا سے ہی ہے۔ اور اگر جزا کو دیکھا جائے تو اِلَّا حَسَبِیْ وَنَسَبِیْ یا اِلَّا سَبَبِیْ وَنَسَبِیْ کا تعلق بھی آخرت سے ہے نہ کہ دنیا سے تو پھر تم تفضیلی رافضی دنیا میں فضیلتِ سادات کے لیے یہ حدیثِ پاک کیوں پڑھتے پیش کرتے ہو جب کہ اِس حدیث میں تو یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کے الفاظ صراحتاً موجود بھی ہیں۔ مگر آیتِ پاک میں تو یہ الفاظ موجود ہی نہیں ہیں پھر تم اس آیت کو صرف احکامِ اُخروی میں کیوں شمار کرتے ہو۔ کیا آیت میں جاہلانہ مطلب پرستی جائز ہے۔ نا معلوم کس شخص نے اس ناسمجھ مولوی کو گوڑے شریف جیسے آستانۂ مرکزِ علم ودانش کا مفتی بنا دیا۔ آگے لکھا ہے ھٰکَذَا فِی الْکُتُبِ۔ یعنی میرا یہ غلط ترجمہ وغلط تفسیر ایسی ہی کتابوں میں لکھی ہے۔ چنانچہ پتہ نہیں وہ کونسی جاہلانہ کتابیں ہیں جن کا نام مخفی رکھا۔ اسی کتابچہ کے ص۳۱ سے ص۳۳ تک مولوی فیض احمد صاحب کا ایک مضمون درج ہے مگر وہی ناسمجھیاں اور کمزوریاں جس نے اس مضمون کو قابلِ تردید بنا دیا۔ مفتیانِ گوڑھ شریف بے چاروں کو نہ تو عربی عبارتوں کی سمجھ آتی ہے نہ علمِ اصولِ فتویٰ سے واقفیت ہے نہ ہی مفتیٔ اسلام کی ذمہ داریوں کو جانتے ہیں۔ مولوی فیض احمد صاحب نے اپنے اس مضمون میں تین کتابوں کے حوالے پیش کئے ہیں ۱ بدائع شریف جلد دوم ص۲۵ یہ عبارت ہم نے بھی پیش کی ہے یہ متنازعہ نہیں ہے۔ واقعی کفائت نکاح میں معتبر ہے مگر صرف سید زادی کے لیے بلکہ ہر مسلمان خاتون کے لیے ہے اور صرف نسبی کفائت نہیں بلکہ سببی اور حسبی کفایت نسبی سے بھی زیادہ اشد ضروری اسی لیے فاسق وبدعقیدہ سید مرد کسی نیک خوش عقیدہ سیدہ کا کفو نہیں کیونکہ بدکرداری سے کفائت ختم ہو جاتی ہے اور بدعقیدگی سے اہلیت ہی ختم ہو جاتی ہے بدعقیدہ شخص سید ہی نہیں رہتا۔ جیسے کہ سرسید علی گڑھی نیچری یعنی منکرِ جنت ودوزخ اور منکرِ ملائکہ ۲ درِمختار کا حوالہ یہ بھی متنازعہ نہیں اور ہم نے بھی اپنے قولی دلائل میں پیش کیا ہے۔ انہوں نے تو تھوڑا سا صرف اپنے مطلب کی عبارت پیش کر دی ہے آگے پیچھے سے توڑ کر مگر ہم نے پوری عبارت مع شرح شامی کی عبارت جس نے درِمختار کی اس عبارت کا صحیح مقصد بیان کیا دیکھو ہماری قولی دلیل ص۱۸ ہم نے اسی عبارت سے ثابت کیا ہے کہ ہر سیدہ کا نکاح ہر قریشی مردِ صالح سے جائز ہے۔ جب کہ مولوی فیض احمد صاحب نے

marfat.com
Marfat.com

بد جیانت یا جہالت ہے کہ کسی سادات کو قریش سے علاوہ غیر کفو مانا ہے اپنی اِس بدعقیدگی پر کوئی حوالہ جات ... عبارت النص کی دلیل پیش نہ کر سکے یہ ان کی خیانت یا جہالت اور شیعہ جہالت ہے ... اِسی صفحہ میں تیسرا حوالہ عالمگیری جلد دوم سے پیش کیا۔ حالانکہ یہ پیش کردہ عبارت جلد اول صفحہ ... پر ہے کہ عالم مرد کفو نہیں ہے علویہ عورت کا۔ یہ عالمگیری یا حنفی فقہا کا مسلک نہیں ہے ... صرف ... کہ قال الاصح انہ لَا یَکُوْنُ کُفُوًا لِلْعَلَوِیَۃِ۔ ترجمہ اصح یہ ہے کہ عالم مرد کفو نہیں ہے علویہ عورت کا یہ عالمگیری یا حنفی فقہاء کا مسلک نہیں ہے یہ عقیدہ صرف ... کا ہے اور صرف اُن کے اپنے نظریئے میں عالم مرد علویہ کا کفو نہیں ہے۔ اصطلاح فقہائے کرام میں اَلْاَصَحُّ سے ذاتی عقیدہ مراد لیا جاتا ہے۔ عمومی اور اکثری عقیدے و مسلک کو اَلْفَتْویٰ، مختار، بِہٖ یُفْتٰی بِہٖ یا عَلَیْہِ الْاِعْتِمَادُ کے الفاظ ارشاد ہوتے ہیں لفظ الاصح، عِنْدِیْ یا عِنْدَنَا چند افراد کے لیے بولا جاتا ہے۔ چنانچہ درّ مختار شامی جلد اول ص... پر ہے اَنَّہٗ یُفْتٰی بِقَوْلِ الْاِمَامِ عَلَی الْاِطْلَاقِ ثُمَّ بِقَوْلِ الثَّانِیْ ثُمَّ بِقَوْلِ الثَّالِثِ ثُمَّ بِقَوْلِ زُفَرَ وَالْحَسَنِ بْنِ زِیَادٍ۔ یعنی اگر کسی مسئلہ میں ائمہ ثلاثہ احناف کے چند اختلافی اقوال کتب میں موجود ہوں۔ اس طرح کہ امام اعظم کا بھی امام ابو یوسف کا بھی امام محمد و زفر و حسن بن زیاد کا بھی تو مفتیٔ اسلام پر واجب ہے کہ امام اعظم کے قول پر ہی فتویٰ جاری کرے مطلقاً کسی بارے میں بھی ہو۔ اگر امام اعظم کا قول نہ ملے تو امام یوسف کے قول پر وہ نہ ملے تو امام محمد ورنہ امام زفر یا حسن بن زیاد کے قول پر فتویٰ جاری کرے شامی ص٦٦ پر ہے۔ فَاِنِ اخْتَلَفُوْا یُؤْخَذُ بِقَوْلِ الْاَکْثَرِیْنَ ثُمَّ الْاَکْثَرِیْنَ مِمَّا اِعْتَمَدَ عَلَیْہِ الْکِبَارُ الْمَعْرُوْفُوْنَ مِنْہُمْ۔ اور درّ مختار میں ص٦ پر ہے۔ مَتٰی کَانَ فِی الْمَسْئَلَۃِ قَوْلَانِ مُصَحَّحَانِ جَازَ الْقَضَاءُ وَالْاِفْتَاءُ بِاَحَدِہِمَا وَفِیْ اَوَّلِ الْمُضْمَرَاتِ اَمَّا الْعَلَامَاتُ لِلْاِفْتَاءِ فَقَوْلُہٗ وَعَلَیْہِ الْفَتْوٰی وَبِہٖ یُفْتٰی وَبِہٖ نَاْخُذُ وَعَلَیْہِ الْاِعْتِمَادُ وَبِہٖ عَمَلُ الْیَوْمِ وَعَلَیْہِ عَمَلُ الْاُمَّۃِ وَہُوَ الصَّحِیْحُ اَوِ الْاَصَحُّ اَوِ الْاَظْہَرُ اَوِ الْاَشْبَہُ اَوِ الْاَوْجَہُ اَوِ الْمُخْتَارُ وَنَحْوُہَا الخ) وَبَعْضُ الْاَلْفَاظِ آکَدُ مِنْ بَعْضٍ فَلَفْظُ الْفَتْوٰی آکَدُ لَفْظِ الصَّحِیْحِ وَالْاَصَحِّ وَالْاَشْبَہِ۔ فتاویٰ شامی اول ص٦٧ پر ہے۔ لِاَنَّ مُقَابِلَ الصَّحِیْحِ اَوِ الْاَصَحِّ وَنَحْوِہٖ وَقَدْ یَکُوْنُ ہُوَ الْمُفْتٰی بِہٖ لِکَوْنِہٖ ہُوَ الْاَحْوَطُ وَالْاَرْفَقُ بِالنَّاسِ

marfat.com
Marfat.com

اَوِالْمُوَافِقُ لِتَعَامُلِھِمْ۔ ترجمہ: تمام عبارتوں کا اگر کسی مسئلے میں فقہاءِ عظام اختلاف کرتے ہیں تو اکثریت کا قول مانا جائے گا پھر اکثریت میں بھی اُن فقہا کا جن پر بڑے اور مشہور اہلِ فتویٰ بزرگ اعتماد کرتے ہوں اُن اکثر میں سے۔ دُرِّ مختار میں ہے۔ جب کسی مسئلے میں دو قول ہوں اور دونوں کو اپنی اپنی کتاب میں صحیح کہا گیا ہو تو جائز ہے ہمیشہ ان دونوں میں سے فقط ایک پر فتویٰ جاری کرنا اور صحیح کہے جانے کے مضرات یعنی فقہی اصطلاحی الفاظ میں سے اول پر فتویٰ دیا جائے۔ لیکن اُن اصطلاحی الفاظ کی علامتیں فتویٰ دینے کے لیے یہ یاد رکھنی چاہئیں۔ پہلا لفظ وَعَلَیْہِ الْفَتْوٰی دوم وَبِہٖ یُفْتٰی۔ سوم وَبِہٖ نَاْخُذُ چہارم وَعَلَیْہِ الْاِعْتِمَادُ پنجم وَبِہٖ عَمَلُ الْیَوْمِ ششم وَعَلَیْہِ عَمَلُ الْاُمَّۃِ ہفتم وَھُوَ الصَّحِیْحُ ہشتم وَھُوَ الْاَصَحُّ نہم اَوِالْاَظْھَرُ۔ دھم الْاَشْبَہُ یازدھم الْاَوْجَہُ ۱۲ اَلْمُخْتَارُ۔ اور ان کی مثل دالخ) قابلِ قبول فَقبول الفاظِ اصطلاحی میں ترتیبی درجہ سے اَلْاَصَحُّ آٹھویں درجہ پر ہے۔ مگر مفتیانِ گولڑہ اسی پر پھولے سمارہے ہیں حالانکہ ہم نے پہلے اپنے دلائل میں ان ہی کتب سے ثابت کر دیا ہے کہ فتویٰ اور اعتماد و اعتبار اس قول پر ہے کہ عالم متقی غیر سید مرد سیدزادی کا کفو ہے اِن مُفتا بہ اقوال کے ہوتے ہوئے صرف تیا۔ بیع کے نزدیک اس مُفتا بہ
کے خلاف کسی دوسرے قول کو وَالْاَصَحُّ کہہ دینا غلط اور قابلِ تردید ہے

اسی لیے دُرِّ مختار کی اگلی عبارت میں صاف ارشاد ہے کہ۔ اِن مندرجہ بالا اصطلاحی لفظوں میں بعض لفظ بعض سے زیادہ مؤکد و مضبوط ہیں۔ پس لفظِ فتویٰ زیادہ مؤکدہ و مضبوط ہے لفظِ صحیح اور اَصَحُّ اور اَشْبَہُ سے عبارتِ شامی کا ترجمہ۔ یہ مُسلّم ہے کہ اعتبار و اعتماد دَ لفظِ فتویٰ وغیرہ۔ صحیح اور اَلْاَصَحُّ وغیرہ کے مقابل ہے۔ اور بے شک علما فقہا کے نزدیک فتویٰ اُن ہی مؤکد و مضبوط اقوال پر دیا جاتا ہے نہ کہ صحیح اور اَصَحُّ کے قولوں پر ۔ہی زیادہ احتیاط والا فتویٰ ہوتا ہے۔ اور لوگوں پر زیادہ آسانیاں کرتے والا اور لوگوں کے معاملات میں زیادہ موافقت کرنے والا۔ یعنی مضبوط اقوال پر فتویٰ جاری کرنا سیدزادیوں وغیرہ کو حالاتِ زمانہ اور خاندانی ظلم سے بچانا۔ گولڑے شریف کے ان مفتیوں نے یہ اصولِ فتویٰ و ذمہ داری نہ جانی نہ سمجھی اور لگے اندھے فتوے لکھنے اور ایسے کمزور و غلط فتووں سے آستانہ شریف کو بدنام کرنے کا سبب بنے۔ مولوی فیض احمد

marfat.com
Marfat.com

صاحب اپنے اس عشرہ میں عبدالوہاب شعرانی کی کتاب کشفُ الغمہ جلد دوم کی عبارت لکھتے
ہیں کہ وہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یُکَافِئُہُمْ فِی النِّکَاحِ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلْقِ
اور علامہ ابن حجر عسقلانی مصری کی کتاب صواعق محرقہ کی عبارت لکھتے ہیں کہ فَلَا یُکَافِیْ
شریفۃ ہاشمیۃ غیر ہاشمی ترجمہ: اور آلِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کا کوئی بھی کفو نہیں ہے۔ ترجمہ صواعق محرقہ۔ پس نہیں کفو ہو سکتا شریفہ
ہاشمیہ کا غیر شریف ہاشمی پہلی عبارت ہمیں کشف الغمہ میں نہیں ملی ہو سکتا ہے بعد میں
کسی نے ملاوٹ کر دی ہو۔ اگر ہو بھی تب بھی یہ دونوں عبارتیں ناقابلِ قبول اور قابلِ تردید ہیں
دو وجہ سے۔ پہلی وجہ یہ کہ مفتیانِ گولڑہ شریف اپنے کو حنفی کہتے ہیں اور فتوے مانگنے
والے بھی احناف ہیں جب کہ عبدالوہاب شعرانی حنبلی تھے اور ابوالفضل شہاب الدین احمد
ابن حجر عسقلانی قاہری مصری شافعی مذہب تھے تو حنفی مفتی کو جائز نہیں کہ اپنے مسلک
کے خلاف فتویٰ جاری کرے۔ مولوی فیض احمد صاحب نے مقلد ہونے کی وجہ سے
یہ فتویٰ لکھ کر دو جرم کئے۔ ایک جرم یہ کہ فتاویٰ عالمگیری میں سے "قالوا" والے اکثری
مسلک اور درمختار و شامی کے مُفتابِہٖ قول کو چھوڑ کر فتاویٰ عالمگیری سے
ہی بنا بیج کے "اَصَحّ" والے مرجوع قول کو ترجیح دی، دوسرا جرم یہ کہ حنفی مسلک چھوڑ کر
شافعی و حنبلی کتب سے عبارات لکھ کر فتویٰ جاری کیا یہ دونوں جرم ہیں چنانچہ فتاویٰ
درمختار جلد اول ص۱۹ پر ہے۔ وَاَنَّ الْحُکْمَ وَالْفُتْیَا بِالْقَوْلِ الْمَرْجُوْعِ جَھْلٌ
وَخَرْقٌ لِلْاِجْمَاعِ۔ جرم دوم۔ وَاَنَّ الرُّجُوْعَ عَنِ التَّقْلِیْدِ بَعْدَ الْعَمَلِ بَاطِلٌ
اِتِّفَاقًا وَھُوَ الْمُخْتَارُ فِی الْمَذْھَبِ۔ ترجمہ: بے شک مرجوح قول پر فتویٰ
اور حکم جاری کرنا جہالت ہے اور تقلید سے ہٹ کر فتویٰ دینا عملی مقلِد بننے کے بعد تمام فقہا
کے نزدیک باطل ہے یہی بات مذہب میں مختار ہے۔ دوسری وجہ یہ کہ علامہ شعرانی اور
علامہ ابن حجر حنبلی اور شافعی مقلد ہیں اور اُنکی فقہ حنبلی و شافعی سے ہم نے پہلے اپنے قولی دلائل
میں ثابت کر دیا ہے کہ حنبلی و شافعی مسلک میں نسبی کفو کا بالکل اعتبار نہیں ہے اِن کے
مسلک میں تو صرف حسبی کفو یعنی علم وعقل دین و دیانت ہی اصل کفو ہے، پھر ان
مقلِدین کا یہ عبارتیں لکھنا اور سادات کے لیے نسبی کفو پر زور دینا دینی علم کو نیچا
سمجھنا یہ ان دونوں علاموں کا اپنے مذہب سے اِنحراف ہے اور یہ شرعی جرم ہے

marfat.com
Marfat.com

جیسا کہ ابھی ہم نے مندرجہ بالا سطور میں فتاوی درِ مختار و شامی کی متفقہ ائمہ اربعہ کا ضابطۂ تقلید و افتا پیش کیا۔ تیسری وجہ یہ کہ یہ دونوں بزرگ فقیہ نہیں نہ ان کی یہ کتب، کتبِ فقہ میں شمار یا مُسلّم شریف بلکہ یہ محدث اور مورخ اور صوفی ہیں۔ ان کی یہ کتب بھی صوفیانہ ہیں، جب کہ فتویٰ دینے کے لیے کتبِ فقہ سے دلائل دینے واجب ہیں، تو کتبِ فقہ کو چھوڑ کر مولوی فیض احمد صاحب کا ادھر اُدھر ہاتھ چلانا اُن کی فقہی بصیرت کی کمزوری پر دال ہے۔ چوتھی وجہ یہ کہ یہ عبارتیں بذاتِ خود بھی ناکارۂ استدلال ہیں، اس لیے کہ شعرانی صاحب نے تو آلِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطلقاً سطلقاً کفو کی نفی کر دی کہ سید کا کوئی بھی کفو نہیں نہ خود آل آل کی کفو نہ غیر آل لہٰذا یہ مجہول عبارت قابلِ اعتماد و استدلال نہیں، اور ابن حجر صاحب کی عبارت میں ہے کہ شریفہ لڑکی کا کفو غیر شریف ہاشمی بھی نہیں، اگر یہ لفظ شرافت سے ہے تو ہم بھی کہتے ہیں کہ واقعی نیک شریف لڑکی کا کفو غیر شریف فاسق و فاجر ہاشمی مرد بھی نہیں ہو سکتا، جیسا ہم نے پہلے اپنے دلائلِ قولی میں عبارتِ کتبِ فقہ سے ثابت کر دیا کہ فاسق مرد نیک خاندان کی لڑکی کا کفو نہیں ہے اگرچہ ہم قوم ہو، دونوں کا نسب ایک ہو فتویٰ لکھنے کے لیے اتنی دقیق بصارت و بصیرت کی ضرورت ہے فتویٰ لکھنا بچوں کا کھیل نہیں، اور اگر لفظ شریف سیادت سے ہے تو یہ اصطلاح بذاتِ خود مجہول ہے نہ یہ اہلِ عرب کی اصطلاح ہے نہ عجم کی، عرب میں ہر سردار کو شریف کہتے ہیں مسلم ہو یا کافر۔ بلکہ فی زمانہ گورنر کو شریف کہتے ہیں چنانچہ گورنرِ مکہ کو شریفِ مکہ کہا جاتا ہے اور اب بھی کہا جاتا ہے اور عجم میں ہندوستانی لوگ سید کو میاں صاحب کہتے ہیں اور پنجاب پاکستان میں سید کو شاہ کہتے ہیں جب کہ یو پی بھارت میں اَلشَّاہ بزرگ سلمان کو اور صرف شاہ دولت مند کو اگرچہ ہند و ہو۔ اور عام اصطلاحِ عالم میں شریف صرف نیک مرد کو اور شریفہ نیک عورت کو ایک پھل کا نام بھی شریفہ ہے۔ تو ایسا مشترکُ المعانی لفظ سے شرعی استدلال پکڑنا کارِ حمقاں است۔ مولوی فیض احمد صاحب نے درِّ مختار کی عبارت لکھی ہے وَیُفْتٰی فِیْ غَیْرِ الْکُفُوْءِ بِعَدَمِ الْجَوَازِ اَصْلاً (الخ) یہاں پوری عبارت نہیں لکھی یہ اُن کی خیانت ہے ہم نے اپنے قولی دلائل میں اس کی پوری عبارت وضاحت کے ساتھ کر دی ہے، نیز یہ عبارت صرف سیدزادی کے لیے نہیں بلکہ ہر مسلمان لڑکی کے لیے اور اس کے خاندان کے لیے شریعتِ اسلامیہ کا ضابطہ کلّیہ ہے۔ مولوی فیض احمد آگے دو کتابوں کے حوالے دیتے ہیں ملا رشفہ الصادی طبع مصر ص۴۲ اور م۲ نبعۃ المسترشدین مصری۔ حالانکہ یہ دونوں

marfat.com
Marfat.com

کتابیں صرف کٹر رافضی شیعوں کی تصنیف ہیں، ان کے حوالے پیش کرنے سے ثابت ہو رہا ہے کہ مولوی فیض احمد صاحب بھی رافضی شیعہ ہیں، نیز یہ عبارت مسلکِ آئمہ اربعہ کے قطعاً خلاف ہے۔ اسی کتاب کے صفحہ ۳۳ پر جو ساتویں سطر کا فتویٰ ان ہی فیض صاحب کا ہے وہ بھی بالکل غلط اور خلافِ قرآن و حدیث اور خلافِ مسلک اَئِمّہ اَرْبَعہ ہے بالکل شیعہ نوازی، اسی صفحہ ۳۴ پر ایک فتویٰ بالکل غلط ہے۔ لکھتے ہیں کہ اگر سیدہ کے ورثاء بطیبِ خاطر کسی غیر سید سے نکاح کر دیں (اور سیدہ) خود بھی رضامند ہو تو بعض علماء اس نکاح کو جائز کہتے ہیں اور محققین علماء اور اکثر ساداتِ عظام اس نکاح کو ناجائز قرار دیتے ہیں تفصیل کے لیے کتاب جامع البرکات مصنفہ محمد شاہ محدث ہزارہ ملاحظہ کریں۔ مولوی فیض احمد صاحب کا یہ کہنا کہ بعض علماء جائز کہتے ہیں، یہ کذب بیانی یا نادانی ہے بلکہ اکثر فقہاءِ عظام جائز کہتے ہیں اور صرف تفضیلی رافضی ناجائز کہتے ہیں جو محقق تو درکنار یہ چاروں کو تحقیق کا پتہ نہیں ہے کہ تحقیق کیا چیز ہوتی ہے اور جامع البرکات الکتاب اس میں بجز شیعہ کتب کے حوالوں کے یا فقہا کے نظریات کو توڑ موڑ کر و بیونت کر کے پیش کرنے کے اور کچھ نہیں۔ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ کا مکمل مظاہرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی کتابوں اور مفتیانِ گولڑہ شریف کی ایسی شیعہ نوازیوں سے مسلمانوں کو بچائے آمین۔

صفحہ ۳۶ پر ایک غلط اور لغو مضمون کو فتویٰ قرار دیا گیا ہے۔ اور فتاویٰ مہریہ کا فتویٰ تو خود مولوی فیض احمد صاحب کے بھی خلاف ہے صفحہ ۳۷ پر بھی مولوی فیض احمد صاحب نے کشف الغمہ کی عبارت پیش کر کے غلط فتویٰ دیا اور ہدایہ شریف کی عبارت کا جان بوجھ کر غلط ترجمہ کر کے اپنی مطلب پرستی کی ہے۔ ہدایہ میں لَا يُزَوِّجْنَ اِلَّا مِنَ الْكُفَاةِ ہے اس کا اصل ترجمہ ہے کہ کوئی عورت خود اپنا نکاح غیر کفو میں نہ کرے بغیر رضاءِ ولی۔ مگر مولوی فیض احمد اس کا ترجمہ کرتے ہیں کہ عورتوں کا نکاح غیر کفو میں نہ کیا جائے۔ اب اس غلط ترجمہ کو نادانی کہا جائے یا بددیانتی خیانت کہا جائے۔ اسی طرح درِ مختار کی عبارت میں توڑ پھوڑ کر کے مطلب پرستی کی گئی ہے اس کی صحیح مکمل عبارت متن اور شرح کے ساتھ ہم نے اپنے قولی دلائل میں لکھ دی ہے صفحہ ۴۲ پر مولوی فیض احمد ایک مقولہ لکھتے ہیں۔ اَلشَّيْخُ فِيْ قَوْمِهٖ كَالنَّبِيِّ فِيْ اُمَّتِهٖ۔ قانونِ شریعت کے مطابق یہ مقولہ کفریہ ہے جو اس بات کا برابری والا عقیدہ رکھے گا تو وہ مرتد ہو جائے گا۔ اس فتوے میں

marfat.com
Marfat.com

اور بھی بہت گھبراہٹیں ہیں۔ مثلاً پہلے مضمونوں میں تو اسی بات پر اصرار و ضد او ربہٹ دھرمی ہے کہ کسی صورت بھی سیدزادی کا غیرسید مرد سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ مگر یہاں لکھتے ہیں کہ ہاں اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدب کی بنا پر جہاں خود پیر کے حکم سے کبھی ایسا ہوا وہ مستثنیٰ ہے یعنی کیا عجیب لماّ بازی ہے کہ جس نکاح کو ابھی پہلے باطل حرام اور ص۴۱ پر زنا کہا ہے وہ پیر کے حکم سے جائز ہو گیا۔ آگے لکھا ہے ص۴۳ پر ہے کہ جو شیعہ ضروریاتِ دین پر یقین رکھتے ہوئے صحابہ کرام کو سبّ وشتم (گالی گلوچ تبرّا بازی) جائز سمجھتے ہوں وہ ظالم اور بدعتی ہے اُن سے سنّی مسلمان کو رشتہ کرنا مناسب نہیں۔ اس مولوی فیض احمد نے شیعہ رافضی لوگوں کے بیلے کتنے نرم پیار بھرے لفظ استعمال کئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مولوی خود بھی شیعہ ہے۔ یعنی سنّی عالم غیرسید سے سیدہ کا نکاح تو باطل حرام اور صحبت صحبت زنا (معاذ اللہ) لیکن تبرّائی شیعہ صرف بدعتی ہے ان سے رشتہ کرنا مناسب نہیں۔ حالانکہ اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ صدیق وفاروق کو تبرّا کرنے والا بدترین کافر نہ سمجھنے والا خود کافر ہے۔ اس کے ص۴۵ پر عجیب اُوٹ پٹانگ باتیں لکھی ہیں، کبھی خود ہی ایک چیز کو مطلقاً ناجائز کہدیتے ہیں پھر خود ہی قیدیں لگا کر جائز کہدیتے ہیں یہ فتویٰ نویسی نہیں بلکہ شریعت سے من مرضی کا کھیل کیا گیا ہے ص۴۶ پر مولوی فیض صاحب نے تین کتابوں کے صرف نام سے حوالہ دئیے ہیں ۱۔ اِحیاءُ الْاَدب ۲۔ نعمۃ مستر شدین ۳۔ جامعُ البرکات۔ حالانکہ ان تینوں کتب میں علی الترتیب تبرّائی وتفضیلی شیعہ عبارات ہیں ص۴۶ پر بناتُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح کے بارے میں لاجواب ہو کر اور گھبرا کر جواب لکھتے ہیں کہ حضرت عثمان وغیرہ سے نکاح حسبِ وحیِ الٰہی تھا اُس پر قیاس درست نہیں نیز اُس وقت سب اَقرباء راضی تھے۔ اور اب بوجہِ کثرتِ سادات کرام سب کی رضاؔ معلوم کرنا متعذر ہے لہٰذا قرونِ اولیٰ کا معاملہ مستثنیٰ ہے بہرحال قائلینِ عدمِ جواز کو برا کہنا سخت مذموم ہے۔ کیونکہ مسائل اجتہادیہ میں ہر صاحب علم وبصیرت کو کتاب وسنّت کی روشنی میں رائے کا شرعی حق حاصل ہے۔ جس پر اعتراض جہالت ہے۔ یہ چھ سطری عبارت ایسی معلوم ہوتی ہے کہ انتہائی نادان بچّے کے ہاتھ میں قلم پکڑا دیا گیا ہے۔ اس میں چھ غلطیاں ہیں ۱۔ بناتِ پاک کے نکاح کو وحیِ الٰہی سے کہنا کذبِ بیانی ہے کہیں ثبوت نہیں ۲۔ سیدہ کے نکاح کے لیے سب اَقرباء کو راضی

marfat.com
Marfat.com

کرنا مطلقاً خلاف شریعت تو یہ بات کاری نہ پہلے اسلاف کا ثبوت ہے نہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم نے اپنی بنات کے نکاح کے بعد گھر ہر قرابت دار کو راضی کیا نہ اُس کی ضرورت
ہے بات حدیث تفضیل خصوصیت آپ بنا لیا ہے ص۳ پہ مستثنیٰ کرنے کا قاعدہ بھی جُہلاءِ شیعہ
کا بنایا ہوا ہے یعنی سیدہ کا نکاح غیر سید سے حرام باطل زنا ہے مگر پیر کہے تو مستثنیٰ
ہو کر جائز تھے۔ یہ سب شیطانی وسوسے ہیں ص۲ آگے
کہ کر اپنا لکھتے ہیں کہ سیدہ کا غیر سید سے نکاح کو جو نا جائز کہتے ہیں
ان کو بڑا مقدم ہے یعنی چھوٹے کو چھوٹا نہ کہا جائے ص۵ لکھتے ہیں کہ اجتہادی مسائل
میں صاحب رائے کا حق حاصل ہے۔ یہ بھی جاہلانہ بات ہے۔ فقہاءِ عظام فرماتے
ہیں کہ مقلد کو اجتہادی مسائل میں قطعاً اپنی رائے زنی کا حق حاصل نہیں۔ اگر ہر شخص کو یہ
حق دیدیا جائے تو اسی طرح ہر مسئلے میں گمراہی پھیلے گی جس طرح کفو کے مسئلے میں ان تفضیلی
شیعوں نے گمراہی پھیلائی ہے ص۶ لکھتے ہیں ہر شخص کی رائے کے حق پر اعتراض کرنا جہالت
ہے میں کہتا ہوں کہ اعتراض کرنا جہالت نہیں بلکہ اعتراض نہ کرنا ابلیسی خرافات کا
دروازہ کھولنا ہے بلکہ صرف اعتراض ہی نہ کرو ایسے شر پسند عناصر کے قلم چھین لو اور تقریری
تحریری طریقے سے ان کے سارے تخریب کاری دینی فساد فی الارض کے منصوبے خاک
میں ملا دیئے جائیں۔ فیض احمد صاحب آگے لکھتے ہیں کہ حسب حدیث صحیح فاطمہ سیدہ کو دیگر
دختران طیبہ پر فضیلت حاصل ہے بالکل غلط ہے۔ فاطمہ زہرہ اُس حدیث مقدسہ کی بنا
پر تمام اُمت کی عورتوں کی سردار ہیں سب پر فضیلت ہے مگر ازواج اور اپنی بڑی
ہمشیرگان سے افضل نہیں ازواجِ مطہرات کی تمام امت پر فضیلت ہے فاطمہ زہرہ پر
بھی اور باقی بنات النبی و اہل بیت النبی پر بھی اور بڑی دختران علی الترتیب بلحاظ عمر
درجہ بدرجہ افضل ہیں جب عمر میں چوتھے نمبر ہیں تو فضیلت میں بھی چوتھے نمبر پر ہیں
یہی مسلکِ اہل سنت ہے جو اس مسلک کے خلاف ہے وہ شیعہ رافضی ہے فیض احمد
صاحب نے یہاں یہ بات مسلکِ اہلِ سنت کے خلاف لکھ کر اپنی شیعیت یا شیعہ نوازی
و ترجمانی کا اشارہ دیا ہے ص۴۸ پر بھی بے دلیل خود ساختہ عقیدہ لکھا گیا ہے اور
اس کتابچے میں جگہ جگہ غیر نبی کے لیے علیہ السلام کا لفظ لکھا گیا ہے یہ بھی شیعہ نشانی
ہے ص۵ پر بھی مولوی فیض احمد صاحب غیر متعلقہ وغیر متنازعہ باتوں سے خانہ پُری کرتے

marfat.com
Marfat.com

ہیں، جن کا فتوے حنفی سے کوئی تعلق نہیں اور تفضیلی شیعوں کی فضیلت اہلِ بیت کو کفو کا معیار بناتے ہیں حالانکہ تمام فقہا فرماتے ہیں کہ کفو اور نکاح کے باب میں کسی ہاشمی سید کو کسی قریشی پر فضیلت نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم نے قولی دلائل میں ثابت کر دیا ہے ایک جگہ ذریت اور ابنیت کا فرق کرتے ہیں مگر جو دلیل لکھتے ہیں وہ نادانی سے اپنے ہی موقف کے خلاف لکھ جاتے ہیں ۵۱ پر ابن حجر کی عبارت فتاوٰی کبریٰ سے پیش کرتے ہیں مگر ہم نے پہلے بتا دیا کہ ابن حجر شافعی کا قول بے دلیل احناف کو مفید و مستدل نہیں ہو سکتا، حنفی کو اِدھر اُدھر ہاتھ مارنا ہی منع ہے۔ ص ۵۲ پر اپنے مضمون میں کوئی دلیل نہیں صرف اکثر محققین کا نام بار بار لیتے ہیں اور جب پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے وہ اکثر محققین کس کونے میں بیٹھے ہیں تو اشارہ کتاب جامع البرکات کی طرف کر دیتے ہیں ص ۵۳ سے ص ۵۵ تک محمود ہزاروی صاحب کا سہارا پکڑا گیا ہے۔ ص ۵۶ پر حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فتویٰ مدلل و محقق بزبانِ عربی منقول ہے، مجھے حیرانگی ہے کہ ان تفضیلی شیعوں نے مفتیانِ گولڑہ شریف کے ساتھ یہ دونوں فتوے کیوں نقل کر دیئے یہ دونوں فتوے ابتدا میں پیر صاحب علیہ الرحمۃ کا فتویٰ اور آخر میں یہ شیخ الاسلام علیہ الرحمۃ کا فتویٰ۔ ان مفتیانِ گولڑہ شریف اور شیعانِ حویلیاں و مفتیانِ گولڑہ شریف کے خلاف ہے، خواجہ سیالوی کا فتویٰ اس سے بھی زیادہ مسلکِ حنفی اور ہماری تائید میں ہے۔ خواجہ صاحب رض نے نسبتِ روحانیہ و جسمانیہ کا ذکر فرما کر تمام صحابہ کرام تمام اولیاء علما فقہا شرفا، اتقیا کو سادات کا کفو ثابت فرما دیا، اور تمام کفار فساق کو اہلیت و کفائت سے خارج کر دیا اگرچہ سید ہی فاسق و بدکار ہو۔ یہی حنفی موقف ہے۔ اسی کتابچہ کے آخری صفحات ص ۶۷ سے ص ۷۰ تک ایک انتہائی غلط اور لغو تبرائی شیعوں کا مضمون منقول ہے جو روزنامہ رسالہ اخبار ذوالفقار لکھنؤ سے ماخوذ ہے اس مضمون کی نسبت خواجہ حسن نظامی دہلوی کی طرف کی گئی اور عنوان باندھا ہے۔

عدمِ جوازِ نکاحِ سیدہ با غیر سید۔ قرآن کی روشنی میں۔ کذابیت کی حد ہے کہ دعویٰ ہے قرآن کی روشنی میں عدمِ جواز، مگر پورے مضمون میں ایک آیت بھی اس موقف پر نہیں لکھی گئی اور لکھتے کیسے جب کہ کوئی آیت اس موقفِ کفو پر ہے ہی نہیں نہ کوئی حدیث نہ فقہِ اہلِ سنت کی کوئی عبارت، بعض جگہ عربی عبارت کا جاہلانہ ترجمہ۔ بعض جگہ بناوٹی عربی عبارات کو حدیثِ رسول کہا گیا ہے۔ مگر کسی کتاب کا نام نہیں لکھا غالی شیعہ کتب میں

marfat.com
Marfat.com

... تبرائی ... ذکر کیا ہے ماشرائع و تہذیب الاحکام۔ اگر یہ واقعی حسن نظامی دہلوی
کی تصنیف ہے تو صاف بیان ہے کہ حسن نظامی دہلوی غالی تبرائی رافضی شیعہ تھا۔ اس لقب سے اس
حضرت ... کا ... ہو جائے گا کیونکہ شیطان ہر وقت ساتھ ہے کیا خبر کوئی
... مرتد ہو جائے ... رافضی تبرائی شیعوں کا لقب کھل ہے اس مصنوعی کی تبرائی
... امام جعفر صادق کی عبارت عربی لکھی ہے۔ لَا تُزَوِّجُوهُمْ
... (الخ) اس کا ترجمہ لکھتا ہے یعنی نہ نکاح کرو اے
... کے ساتھ کیونکہ عورت اختیار کر لیتی ہے دین اپنے شوہر
... مسلم بھی ہے جو مسلم ہے وہ ضروری نہیں مومن بھی ہو۔ ان
دونوں عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ لکھنے والا تبرائی شیعہ ہے اس کو مسلمانوں سے کوئی
تعلق نہیں کیونکہ یہ رافضی اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں اہلِ سنت کو مومن نہیں مانتے یہ ان کی ذاتی
اصطلاح ہے یہاں اپنی بات بنانے کے لیے امام جعفر صادق رضہ کی عبارت کا ترجمہ بھی غلط
کرتا ہے امام کی عبارت میں مومن و مسلم کا کوئی لفظ یا تعلق نہیں۔ ص۶۶ پر عجیب احمقانہ خلاف
عقل کو اسلام تانا بانا بُنا گیا ہے جس کے حرف حرف سے جہالت ٹپک رہی ہے ص۶۶ پر لکھا
ہے۔ ہر ایک آدمی حتّی الامکان اپنی دختر یا خواہر وغیرہ کو ایسے شخص کے عقد میں دینا پسند
کرتا ہے جو حسب و نسب ایمان و اسلام و ملت و مذہب میں اپنے سے افضل و اکمل
یا اپنے مساوی و برابر ہو۔ (الخ) یہی وہ کفریہ عبارت ہے جس کی بنا پر شیعہ رافضی مولیٰ
علی کو معاذ اللہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ افضل کہتے ہیں اور کہتے ہیں
کہ مولیٰ علی نبی کریمؐ سے بھی زیادہ محبوب رب کریم ہیں اسی وجہ سے شیعہ تبرائی پہلی تین بنات
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی کی فقط ایک ہی بیٹی
فاطمہ تھیں اور ایک ہی داماد مولیٰ علی تھے مگر آپ نے اِن ہی تبرائی و تفضیلی رافضیوں کو جہنم میں
ہلاک ہونے والے محبِ مُفرِط فرمایا (مشکوٰۃ شریف ص۵۶۵) کتابچہ کے ص۶۸ پر لکھتا ہے یہ
حضرات حسب و نسب و ملت و مذہب میں نبی کریم کے برابر و یکساں تھے۔ جواب بالکل غلط
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برابر کسی بھی چیز میں کوئی بھی شخص زمین و آسمان عرش و فرش میں
نہیں ہو سکتا نہ صدیق و فاروق نہ مولیٰ علی نہ جبرئیل و میکائیل یہ سب نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کروڑوں درجہ ادنیٰ ہیں۔ نبی کریم کے برابر یا یکساں

marfat.com
Marfat.com

نہ کوئی حسب ہیں ہو سکتا ہے نہ کوئی نسب ہیں نہ ملت و مذہب ہیں کفو کا معنی برابر و ہمسر کرنا نری جہالت ہے وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ کا معنیٰ ہے کہ اُس کا کوئی شریک و رشتے دار نہیں، نیز یہ ضابطہ بھی غلط و لغو ہے کہ ہر آدمی اپنی دختر کو اپنے سے افضل و اکمل کو دینا پسند کرتا ہے یہ بدترین ضابطہ بھی اِن شیعوں کی ذاتی ایجاد ہے۔ اور پھر اگر یہ ضابطہ ہے تو یہ مفتیانِ گولڑہ شریف اِس کا کیا جواب دیں گے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ایک بیٹی پاک کا نکاح ابُو العاص بن ربیع قریشی کلابی سے کیا اور اپنی دو صاحبزادیوں کا یکے بعد دیگرے عثمان غنی رض سے کیا اور آپ عثمان ذوالنورین رض بن گئے۔ آگے عجیب اوٹ پٹانگ باتیں لکھ کر اپنی ہی پہلی کلیات کا انکار و تردید کرتا ہے ص۶۹ پر لکھتا ہے کہ قربیٰ سے مراد صرف علی فاطمہ حسن و حسین ہی مراد ہیں غلط اور کذب ہے بلکہ قربیٰ سے اولاً ازواج پھر اولاد پھر تمام داماد اور پنجتن پاک۔ محققین فرماتے ہیں کہ قربیٰ میں سلمان فارسی بھی شامل ہیں کیونکہ ان کو بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا اہلبیت فرمایا۔ خیال رہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت تین قسم کے ہیں ۱ جو قرآن مجید نے بنائے یعنی ازواجِ پاک ۲ جو خود بن گئے یعنی اولاد ۳ جو حدیث پاک نے بنائے یعنی مولا علی اور سلمان فارسی اسی ص۶۹ پر امامیہ شیعوں کی دو بناوٹی روایتیں لکھی ہیں جن کا موجد ابو جعفر شیعہ امامیہ ہے آخری ص۷۱ پر چند بناوٹی روایتیں لکھی ہیں، جن کا کوئی ثبوتی حوالہ نہیں بتایا گیا۔ کتابچہ بنانے والے تو مفتیانِ گولڑہ کا تعارف آستانۂ عالیہ گولڑہ شریف کی نسبت سے کرایا ہے تاکہ آستانے کے تقدس میں ان کی عزت بن جائے اور ان کی شیعہ نوازی مان لی جائے مگر ان کا اصلی تعارُف اِس آخری شیعہ مضمون سے سہارا پکڑنے سے ہو گیا۔ اور ان مفتیانِ گولڑہ شریف کا اصلی چہرہ کھُل کر سامنے آگیا۔ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔

ماخوذات: اُن کتابوں کے نام جن کے حوالے اس فتوے میں پیش کئے گئے

۱ قرآن مجید ۲ بخاری شریف ۳ ترمذی شریف ۴ مشکوٰۃ شریف ۵ فتاویٰ درِ مختار و شامی

marfat.com
Marfat.com

۷ فتاویٰ عالمگیری مصریہ ۸ فتاویٰ فتح القدیر ۹ فتاویٰ بحرالرائق ۱۰ فتاویٰ کنزالدقائق ۱۱
فتاویٰ قاضی خان ۱۲ فتاویٰ خلاصہ ۱۳ فتاویٰ ہدایہ ۱۴ فتاویٰ رضویہ ۱۵ مسند احمد ۱۵
تیسیر المقاصد شرح جامع ۱۷ تیسیر البسائر ۱۸ امام شاذلی رح ۱۹ نسیم الریاض دوم شرح شفا
۱۹ عنایہ شرح ہدایہ ۲۰ بہار شریعت ۲۰ کنوز الحقائق ۲۱ مجمع البحار علی حاشیہ ترمذی ۲۲
۲۳ شرح کنز الدقائق ۲۴ مستدرک حاکم ۲۴ جامع صغیر امام سیوطی ۲۵ لمعات شرح مشکوٰۃ ۲۶
۲۷ شرح ... امام محمد یہ قولی دلائل کے حوالے ہیں۔ دلائلِ ثبوتیہ کے حوالے
۲۸ بخاری شریف جلد اوّل ۲۸ الاصابہ جلد ہشتم ۲۹ الاستیعاب جلد چہارم ۳۰ تاریخ طبری
۳۱ اسد الغابہ ۳۲ الثقات ۳۳ المعارف ۳۴ تاریخ کامل ۳۵ البدایہ والنہایہ جلد ہفتم
۳۶ رحمۃ للعالمین جلد دوم ۳۷ الفاروق شبلی ۳۸ جوامع السیرت ۳۹ دائرہ معارف اسلامیہ
جلد اوّل ۴۰ فتاویٰ درمختار و شامی جلد اوّل و جلد دوم ۴۱ الارشاد ۴۲ تہذیب الاحکام
۴۳ مدارج النبوت جلد دوم ۴۴ کشف المحجوب فارسی ۴۵ خصائص کبریٰ ۴۶ بدائع صنائع
۴۷ تحقیق حق در کلمۂ الحق حضرت اعلیٰ گولڑوی ۴۸ عینی شرح کنزالدقائق ۴۹ فتاویٰ بحرالرائق
جلد دوم۔

دلائلِ عملیہ کے حوالے۔ ۵۰ تاریخ یعقوبی جلد دوم ۵۱ عمدۃ المطالب فی انسابِ
آلِ ابی طالب ۵۲ بخاری شریف جلدِ اوّل ۵۳ تاریخ طبری ۵۴ تاریخ ابن خلدون ۵۵ تاریخ
کامل ۵۶ اصابہ اسد الغابہ ۵۷ بحار الانوار جلدِ دوم ۵۸ شجرہ طیبہ ۵۹ قصص عارفاں
جلدِ اوّل جلدِ دوم ۶۰ تاریخ و تحقیق ۶۱ کتب آغانی جلد چودھویں ۶۲ روضۃ الاصفیا۔
۶۳ تاریخ ابن سعد جلد ہشتم ۶۴ طبقاتِ کبریٰ واقدی جلد ہشتم ۶۵ نسب نامہ رسولِ انام
۶۶ شیر و شکر ۶۷ تواریخ آئینہ تصوف ۶۸ کتاب سیدنا عبدالقادر گیلانی و اولادہٗ ۶۹
مناقبِ محبوبین ۷۰ مفتاح الغیب ۷۱ انوارِ قلندری ۷۲ تذکرہ خلیل ۷۳ ازالۃ الخفا
جلدِ اوّل ۷۴ کتاب استاد العلماء ۷۵ تاریخ بندگانِ لاہور ۷۶ نفحات الانس۔

آخری بات خلاصہ مضمون، ہم نے چھہتّر کتبِ احادیث و فقہ معتبرہ مشہورہ اور تاریخ متعددہ سے قولاً و عملاً دلائلِ کثیرہ سے ثابت کر دیا کہ سیدزادی کا نکاح غیر سید مرد حسبی کفو والے سے جائز ہے۔ اور جو لوگ اس کے منکر ہیں اُن کے چند گنتی کے کمزور دلائل کو ہم نے جوابی کارروائی سے توڑ کر رد کر دیا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک دراصل حضبانِ

marfat.com
Marfat.com

گولڑہ وشیعانِ حویلیاں کو محض عدمِ تدبّر اور ناسمجھی کی بنا پر تین غلط فہمیاں ہوئیں ۱ وہ سمجھتے ہیں کہ شاید اگر سیدزادی کا نکاح غیر سید مردِ صالح سے کیا گیا اگرچہ خود سیدہ وَلیِ سیدہ کی رضا و اجازت سے کیا جائے تب بھی مُوَدَّتِ فی الْقُرْبیٰ کے خلاف ہے اور سیدہ وسادات پر ظلم ہے ۲ ھندو ذھنیت سے متاثر ہوکر یہ سمجھ لیا ہے کہ بیوی بنا ذلت ہے اور کہتے ہیں کہ بیوی اپنے خاوند کی لونڈی غلام نوکرانی بلکہ پاؤں کی جوتی کے مثل ہوتی ہے بوقتِ صحبت فراش بننا بھی ذلت ہی کی ایک صورت ہے ۳ کہتے ہیں کہ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ۔ کا معنیٰ یہ ہے کہ خاوند اپنی بیویوں کے آقا مولیٰ حاکم ہوتے ہیں۔ جیسا کہ مفتیانِ گولڑہ نے اپنے مرسلہ کتابچہ کے ص۲۲ پر اشارۃً لکھا ہے ان کی دیگر کتب میں تفصیل سے یہ وہی لغویات درج ہیں مگر اسلامی تعلیمات وَ اَزْدواجی شرعی احکام وَضوابط کے قطعًا خلاف ہیں اس لیے یہ سب شیطانی وسواس ہیں۔ اسلام نے بیوی کو بہت عزت کا مقام دیا ہے۔ اور بیوی کے متعلق یہ نظریات دورِ جہالت کی پیداوار، ہندو رسم و رواج کی خلفشار اور شیطان کی یلغار ہے۔ اسی ذھنیتِ فاسدہ نے نسب پرستی کو جنم دیا۔ جس طرح ہندو لوگ برہمن پرستی کا شکار ہیں یہ کہ عقیدۂ تعلیماتِ ہندو مذہب کے مطابق دنیا میں کوئی بھی برھمن کی ہمسری وَ برابری نہیں کرسکتا۔ اسی طرح ہندوانہ صحبتِ بد کے نتیجے میں یہ تفضیلی شیعہ رافضی فرقے والے سادات پرستی کا شکار ہوگئے کہ کوئی عالمِ فقیہ ایمان و دیانت اور سینے میں قرآن وحدیث کا خزانہ علم وتقویٰ رکھنے والے دنیا کے مُکَرَّمین آخرت کے مقربین کی بھی شیعوں کے نزدیک کوئی قدر و منزلت نہیں رہی، اور اسی نسب پرستی کو محبتِ اہلِ بیت کا نام دیا اسلام نے تشریف لاکر ایسی ہی نسب پرستی کو مٹایا اور

ایسے ہی جھوٹے احمق مُحِبّین کو خود مولیٰ علی شیرِ خدا نے محبِّ مُفْرِط کا لقب دے کر ہلاکت کی وعید سنائی ہے۔ تعلیمِ نبوت نے ایسی نسب پرستی کے تمام بتوں کو پاش پاش کر دیا اللہ تعالیٰ نے سورۃِ شوریٰ کی آیت ۲۳ میں، مُوَدَّۃَ فِی الْقُرْبیٰ کا حکم ربانی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی عطا فرمایا، اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِلَّا سَبَبِیْ وَنَسَبِیْ والی پوری حدیثِ مقدس فرما کر سادات سے مودّت وعزت کرنے کا طریقہ سکھایا۔ اور فاروقِ اعظم رض نے بنتِ علی کے لیے پیغامِ نکاح دے کر اور مولیٰ علی نے قبول فرما کر طریقہ

marfat.com
Marfat.com

[illegible] کو نسب محمد [illegible] ہونے کا تمام اُمّت کو عملی نمونہ بتایا کہ اے مسلمانوں تم مثلِ فاروق شایانِ شان مومن متقی بنو اور سادات تم مثلِ علی بنو علما فقہا متقی مسلمانوں کے معاون بنو تاکہ اگر نیک متقی عالم فقیہ عابد و زاہد بلند مرتبہ معظم مرد کی بیوی بننا اور فراش [illegible] وقت ہوتا یا [illegible] وارثان کی [illegible] تو جیسے عثمان غنی سے بناتِ نبی کا نکاح کیا جاتا [illegible] کہ اسی وقت مجبوری تھی کوئی مناسب رشتہ نہ ملا ہو [illegible] کوئی مجبوری نہ تھی اور نہ ہی کسی ایسی مجبوری کی بنا پر حرام [illegible] جائز ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر فرضًا مجبوری مان ہی لی جائے تو آج [illegible] مجبوری بدرجہ اتم موجود ہے کیونکہ سادات کی اکثریت میں فسق و بدعقیدگی آوارہ مزاجی داخل ہو گئی ہے نیک متقیہ صحیح العقیدہ سنی سیدہ کے لیے نیک متقی سنی سید مرد کا رشتہ ملنا مشکل ہو گیا ہے۔ ارشادِ قرآن اور نبی کریم کے فرمان کا یہ مقصد نہیں کہ دورِ جہالت کی طرح پھر نسب پرستی آجائے اگر ان ارشاد و فرمان سے بھی فقط سادات کو تختِ عزت پر بٹھا کر ظلم و فسق بدعقیدگی کی کھلی چھٹی دینے کا نام ہی مودتِ قُربیٰ وَالَا سَبَبِیْ وَنَسَبِیْ کا مقصود منشا ہو تو پھر کفر اسلام اور جہل و عقل نور و ظلمت میں فرق کیا رہا، مسلمان کو کچھ تو عقل و تدبر سے سوچنا چاہیئے کہ حدیث و قرآن کا یہ منشا نہیں نہ ہی اُمّت کو نسب پرستی سکھانا ہے۔ بلکہ بتایا یہ جا رہا ہے کہ اے مسلمانوں تم کو تا قیامت دعوتِ عام دی جا رہی ہے کہ تم اپنی حیاتِ دنیوی میں اتنے بڑے عابد و زاہد عالم و عادل معاشرے میں وجیہ و معظم عاقل و فقیہ بنو کہ مثلِ فاروقِ اعظم اگر تمہارے سائے سے شیطان نہ بھاگے تو کم از کم تمہارے ہمہ وقتی اعمالِ صالحہ سے شیطان بھاگتا ہی رہے۔ اور تم سب اپنے ان اعمالِ صالحہ کے ذریعے اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حسب سبب بن جاؤ اور جب سیدزادی و سادات اہلِ سنت کی شایانِ شان تم نے اپنے آپ کو ان کا حسبی کفو بنا لیا تو پھر مثلِ فاروقِ اعظم سیدزادی سے نکاح کے جائز حقدار بن سکتے ہو اور تم کو جائز ہے کہ والیانِ سادات کو پیغامِ نکاح بھیجو اور سیدہ کے ولی کو چاہیئے کہ مولیٰ علی کے عملی کردار اور نمونۂ حیدری کو اپناتے ہوئے خوب تحقیق و تفتیش کر کے رشتہ قبول کر لیں اور اپنی سیدہ بیٹی کا نکاح عالم متقی معظم و جیہ مرد سے کر دو تاکہ اس سیدہ کے وسیلے سے وہ غیر سید بھی نسبِ نبوت میں داخل و شامل ہو کر اِلَّا سَبَبِیْ وَنَسَبِیْ

marfat.com
Marfat.com

کا مصداق بن جائے۔ کیونکہ متقی عزت وکردار، شرافت اسلام اور دیانتِ ایمان والا ہی مودتِ قربیٰ کو صحیح جاننا سمجھتا اور محبتِ سادات کا پورا حق ادا کرسکتا ہے صرف فضیلت فضیلت کی مالا جپنے سے مودت و محبت کا ثبوت نہیں ہوتا۔ حدیث پاک کی دعوتِ عامہ یہ ہے کہ ہر مسلمان فلاحِ آخرت کے لیے نبوی حسب ونسب میں مثلِ فاروق داخل ہو جائے صحابہ کی اقتدا ہدایت کا دروازہ ہے بِاَیِّہِمُ اقْتَدَیْتُمُ اهْتَدَیْتُمْ مودت دا) آیتِ قرآن مجید کا بھی منشا ومقصد یہی ہے۔ اسی منشا کو عام ظاہر کرنے کے لیے فاروقِ اعظم نے مولیٰ علی کے پاس جب پیغامِ نکاح بھیجا تو وجہِ مناکحت یہی بتائی کہ میرا حسب سبب تو پہلے ہی نبوی ہے میں چاہتا ہوں کہ نسبِ نبوی میں بھی شامل ہو جاؤں۔ اسی منشاءِ حدیث وقرآن ونظریہ فاروقی کو سمجھتے ہوئے یہ رشتہ قبول فرمایا اور اپنی بیٹی امِ کلثوم کا اُن سے نکاح کر دیا۔ نکاح کے بعد کئی بار فاروقِ اعظم رض نے اپنے کلامِ خطبات میں فرمایا کہ میں نے بنتِ علی سے صرف دعوتِ قرآن وحدیث پر لبیک کہتے ہوئے نکاح کیا ہے تاکہ میں اس وسیلے سے نسبِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہو جاؤں۔ صدیقِ اکبر نے بیٹی دے کر نسبیتِ نبوی پائی عثمان وعلی نے بیٹی لے کر عمر بن خطاب ابوحفص نے پوتی لے کر نسبیت نبوی پائی۔ اور پھر تا عمر اپنی سیدہ بیویوں سے اُن سب نے ایسا حُسنِ سلوک فرمایا کہ اُن کی مودتِ قربیٰ عرشیوں فرشیوں کے لیے نمونۂ عظمیٰ بن گئی۔ خاص کر فاروقِ اعظم نے کہ اُن کی دوسری ازواج کو رشک آتا تھا کہ کاش ہم بھی سید زادیاں ہوتیں۔ ایک بار سیدہ اُمِ کلثوم نے فرمایا کہ یا امیر المومنین آپ خلیفۂ وقت بھی ہیں اور میرے خاوند بھی مگر پھر بھی میری اتنی تعظیم ومحبت فرماتے ہیں کہ میں شرمندہ ہو جاتی ہوں میں چاہتی ہوں کہ دیگر ازواج کی طرح میں بھی آپ کی خدمت کروں مگر آپ مجھ سے ذرہ بھر خدمت نہیں کرواتے بلکہ آگے بڑھ کر میرا استقبال کرتے ہیں اور میرے لیے اظہارِ محبت فرماتے ہوئے کھڑے ہو جاتے ہیں تو آپ نے جواباً فرمایا کہ تم صرف میری بیوی ہی نہیں بلکہ مجھ کو نسبِ نبوی میں شامل کرنے والا دنیا وآخرت کا وسیلۂ عظیم ہو، تم سے ہمبستری بھی صرف اس لیے کرتا ہوں تاکہ تم حقوقِ زوجیت سے محروم نہ رہو۔ ورنہ مجھ کو حاجت نہیں نہ اِس حاجت کے لیے میں نے یہ نکاح کیا ہے یہ ہے قرآن وحدیث کا منشاء اور تعلیمِ فاروقی و تائیدِ حیدری اسی تعلیم و تائید و منشا پر اُن بزرگوں نے عمل کیا جن کا ذکر ہم نے عملی دلائل میں کیا ہے اور

marfat.com
Marfat.com

[illegible] مسلمانو اگر تم بھی نسبِ نبوی سے میں شامل ہونا چاہتے ہو تو حیثیتِ نبوی میں امام
اعظم و امام محمد [illegible] اللہ تعالیٰ کی محبت [illegible] تعلیم سادات کا طریقہ آجائے
اور سید کی شایانِ شان [illegible] اُن کے حسبی کفو بن جاؤ۔ پھر مجبور مظلوم غریب سیّدزادیوں
[illegible] گھر [illegible] عمران کی فلاح آخرت و نسبِ رسالت کا وسیلہ سمجھ کر
[illegible] محبتِ سادات کا [illegible] و سلوک کرتے ہوئے سادات کی عزت
[illegible] اُن کے شوہر باوفا بن کر ظالم فاسق بدعقیدہ لالچی شکی بدکردار
[illegible] اُن کو [illegible] سے بچاؤ۔ خود بھی تعلیم کرو اور اپنے معاشرے و ماحول سے
[illegible] قرآن و حدیث و تعلیم صحابہ کی بتائی ہوئی سچی محبتِ اہلِ بیت ہے جس کو یہ بصیرت کے اندھے
بصارت کے حامل لوگ نہیں [illegible] ظالمانہ احمقانہ نقصان دِہ عقیدت کو محبت کا نام دیتے ہیں
[illegible] دے۔ خیال رہے، نیک خاوند کا فراش بننا ہزار درجہ بہتر ہے بدکردار و بدکار
[illegible] کا فراش بننے سے۔ نیز اسلامی بیوی نہ تو نوکرانی ہوتی ہے نہ لونڈی نہ شل جوتی بلکہ بحکم قرآنی
گھر کی شریک ملکیت اولاد کی اصل بننے والی باپ کی نسل بنانے والی خاوند کا لباسِ عزت اَلرِّجَالُ
قَوَّامُوْنَ۔ کا معنی حاکم و آقا ہونا نہیں بلکہ اس کا معنٰی ہے منتظم محافظ ذمہ دار۔ فرمایا یہ جا رہا ہے
کہ اے مسلمانوں سادات سے محبت کرو اکابر سے فیض لے کر۔ اصاغر کو فیض دے کر سیّدزادیوں
کے شوہر باوفا باوقار بن کر اور سیّدزادوں کے مربی و سرپرست اور اساتذہ بن کر، سیّدزادوں
کو ہمہ وقتی تربیت و نگاہ داشت سے ایسی تعلیم دی جائے کہ وہ زمانے کے پیشوا و مقتدا
بن جائیں اور ان کی حیثیتِ نبوی و نسبتِ رسالت تا عمر باقی رہے اور ان ہی خزانوں کے
ساتھ میدانِ محشر میں حاضریِ بارگاہ نصیب ہو۔ اِن سیّدوں پر ایسی کڑی نگاہ رکھو کہ نہ فسق
و فجور کی وجہ سے اِن کی کفویتِ حسبی ختم ہو نہ بدعقیدگی کی وجہ سے اصلیتِ نسبی ختم ہو۔

یہ طریقہ تعلیم ہم نے حضرت حکیم الامت نعیمی بدایونی
سے سیکھا کہ آپ نے ساری عمر سیّدزادوں کو پڑھایا اوّلاً اُستاذ خانے کے سادات صاحبزادوں کو مرادآباد میں
پڑھایا پھر گجرات پنجاب میں شاہِ ولایت اور اُن کے شہزادوں کو پڑھایا۔ اور چورہ شریف کے
سادات کو پڑھایا۔ آپ کی تربیتِ سادات و غیر سادات میں نو طرح نمایاں فرق تھے ۱۔ سادات
کو مدرسہ کا لنگر نہ کھانے دیتے کیونکہ اس میں زکوٰۃ و صدقات شامل ہوتے ہیں بلکہ سیّد طلبا
کو شہر و مضافاتِ شہر کی مساجد میں امام و مؤذن کی ڈیوٹی پر متعین فرما دیتے تاکہ لوگوں کو

marfat.com
Marfat.com

سادات کی خدمت وتعظیم کا موقعہ ملتا رہے اور سیّد زادوں کو نماز کی عادت وپابندی ملحوظ رہے
ہے۲ ہر بات بلکہ تحفہ تحائف میں سادات طالب کو زیادہ اہمیت دیتے ہے۳ تعلیمی وقت سادات کے لیے
زیادہ اور خصوصی دیا جاتا ہے۴ سیّد طلبا پر ہمہ وقتی کڑی توجہ رکھی جاتی۔ کسی بھی اخلاقی یا تعلیمی
تدریسی غلطی کوتاہی غفلت پر سیّد طلبا کو دُگنی سزا دیتے تھے۔ کہ انہوں نے کل پیرو مرشد بنناہے
ہے۵ صحبتِ بد سے سختی سے بچایا جاتا ہے۶ حضرت نے کبھی کسی سیّد زادے سے ذاتی خدمت نہ لی
یہاں تک کہ پانی برائے وضو بھی نہ لانے دیتے ہے۷ کبھی سیّد شاگردوں کی طرف بیٹھ کرکے نہ
بیٹھتے ہے۸ کبھی ایسا نہ ہوا کہ حضرت اوپر بیٹھے ہوں اور سیّد زادہ نیچے بیٹھا ہو یا کھڑا ہو۔
ہے۹ تعلیم اور اسباق کی کوتاہی پر سخت سرزنش وسزا فرماتے۔ یہی وجہ تھی کہ جب یہ سیّد زادے
پڑھ کر رخصت ہوتے تو فقیہ اعظم مفتیٔ اسلام ہونے کے ساتھ ساتھ وَلیِ کامل بھی بنتے ہوتے
ایک بار چورے شریف کے ایک پیرزادہ صاحب نے ایک درخواست میں عرض کیا کہ حضور
مجھے داتا صاحب کی زیارت نہیں ہوئی آپ مجھے زیارت کرادیں میں نے آپ کے شاگرد اپنے
ہم سبق حافظ سید علی صاحب سے یہ بات کی تھی تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تم تین دن حضرت
کو تہجّد کا وضو کراؤ تو تم کو زیارت ہوجائے گی۔ تو کیا آپ مجھ کو اس خدمت کا موقع عطا
فرمائیں گے۔ آپنے فرمایا یہ اُن کا تجربہ تھا۔ مگر تم کو میں جس طرح کہوں تم چپ چاپ ویسے
کرنا تو تم کو مدعا حاصل ہوجائے گا۔ آج عشا کے وقت میرے پاس آجانا، جب وہ سیّد شاگرد آئے
تو آپنے ان کو ایک پیڑھی پر بٹھایا اور فرمایا کسی بات میں نہ انکار کرنا نہ بولنا بس کرتے جانا۔ تب
آپنے خود اپنے دستِ اقدس سے ان کو پورا وضو کرایا پیر دھوئے، پھر فرمایا اب جاؤ دو نفل پڑھو
اس طرح سے یہ وظیفہ اور فاتحہ پڑھ کر داتا صاحب کو ایصالِ ثواب کرو پھر سوجاؤ اگر زیارت
ہوجائے تو جب آنکھ کھلے اُسی وقت میرے پاس خاموشی سے آجانا، خوش قسمتی سے اُسی رات
زیارت ہوگئی حضرت نے پھر ان کو اپنے ہاتھ سے وضو کرایا اور اسی طرح تہجد کے نفل وظیفہ اور
فاتحہ کا ایصال کرنے کا حکم دیا۔ غرضکہ اصل مودّت قربیٰ یہ ہے کہ سادات کو جہالت بُری صحبت
بدعملی بدعقیدگی سے بچایا جائے۔ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔ آپنے کبھی کسی انسان
کے منہ پر نہ مارا فرماتے تھے یہ ناجائز ہے۔ حدیث میں منع ہے۔

marfat.com
Marfat.com